عمران سیریز

# واٹر میزائل

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے



## چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "واٹر میزائل" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک ایسے مشن پر کام کیا ہے جس میں انہیں اندھیرے میں رکھنے کے لئے اعلیٰ کامیاب اور پیچیدہ پلاننگ کی گئی ہے کہ آخری لمحات تک عمران اور اس کے ساتھی تذبذب اور گومگو کے عالم میں ہی رہے اور پھر سب سے دلچسپ بات یہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہٹ کر جولیا اور صالحہ نے اپنے طور پر علیحدہ کام کیا ہے اور شاید پہلی بار جولیا کی ایسی صلاحیتیں سامنے آئی ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی یہ کہنے پر مجبور ہونا پڑا ہے کہ اگر جولیا اور صالحہ اس مشن پر کام نہ کر رہی ہوتیں تو یہ مشن کامیاب ہو ہی نہیں سکتا تھا۔اس ناول میں سسپنس اس قدر عروج پر ہے کہ یقیناً ناول کے آخری صفحے تک عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرح آپ بھی اسی تذبذب اور گومگو کی حالت سے ہی گزرنے پر مجبور ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ مجھے حقیقتاً آپ کی آراء کا انتظار رہتا ہے۔البتہ حسب روایت ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو سکے کہ کس قیامت کے یہ نامے میرے نام

آتے ہیں۔

لاہور سے ڈاکٹر عبدالرحمن لکھتے ہیں۔ " عمران سیریز عموماً اور خیروشر پر مبنی ناول خصوصاً بے حد پسند ہیں۔ آپ اکثر ناولوں میں مارشل آرٹ کے داؤ کے نام لکھ دیتے ہیں لیکن ان داؤ کی تفصیل درج نہیں کرتے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ جو داؤ بھی لکھا کریں اس کی مکمل تفصیل بھی ضرور لکھا کریں"۔

محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک مارشل آرٹ کے داؤ کی تفصیل کا تعلق ہے تو محترم فائٹ کے دوران اس کی تفصیل تو باقاعدہ لکھی جاتی ہے لیکن اگر تفصیل سے آپ کا مطلب اس داؤ کی باریکیوں پر باقاعدہ لیکچر دیا جانا ہے تو ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے ورنہ جب تک عمران اپنے لگائے ہوئے داؤ پر لیکچر مکمل کرے گا دوسرا فریق اپنا مشن مکمل کر کے شاید واپس اپنے ملک بھی پہنچ چکا ہو گا۔ اس لئے جس حد تک وضاحت ممکن ہو سکتی ہے لکھ دی جاتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جہلم سے ایچ عدیم راز لکھتے ہیں۔ " آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ ان کے مطالعہ سے میری معلومات میں واقعی انتہائی گراں قدر اضافہ ہوا ہے البتہ عمران صاحب کی اماں بی سے درخواست ہے کہ وہ عمران کے سر پر جوتیاں نہ مارا کریں ورنہ جس رفتار سے وہ سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے کہیں مکمل سنجیدگی اس پر طاری نہ ہو جائے"۔

محترم ایچ عدیم راز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی انتہائی دلچسپ انداز میں دلچسپ بات لکھی ہے۔ سنجیدگی کے جراثیم جس تیزی سے عمران پر اثرانداز ہوتے جا رہے ہیں وہ قابل تشویش مسئلہ تو ضرور ہے لیکن میرے خیال میں بچپن کی نسبت اب چونکہ عمران، اماں بی سے جوتیاں کم کھانے لگا ہے اس لئے وہ بچپن کی نسبت زیادہ سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ امید ہے آپ اس پوائنٹ پر غور کرنے کے بعد دوبارہ خط لکھیں گے۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

سرگودھا سے جمال ملک لکھتے ہیں۔ "آپ کا گذشتہ چھبیس سالوں سے قاری ہوں لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ ناول لکھ کر نوجوانوں کا کتنا نقصان کر رہے ہیں اور آپ کو اس کا احساس ہی نہیں ہے۔ اس لئے میری التجا ہے کہ آپ ناول لکھنا بند کر دیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

" محترم جمال ملک صاحب۔ طویل عرصے سے ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ ویسے اتنے طویل عرصے تک ناول پڑھنے کے بعد آپ کو یہ احساس ہونا کہ میرے ناول کتنا نقصان کر رہے ہیں اور مجھے اس کا احساس ہی نہیں ہے۔ واقعی انتہائی دلچسپ بات ہے۔ ویسے آپ کی یہ فرمائش کہ اب مجھے ناول لکھنا بند کر دینے چاہئیں۔ کیا آپ کے چھبیس سالہ نقصان اور میری چھبیس سالہ بے حسی کی تلافی کر سکے گا۔ برائے کرم اس سوال کا جواب ضرور دیں۔ آپ کے خط کا انتظار

رہے گا۔

حافظ آباد سے پادری حتوک ڈیوڈ انجم لکھتے ہیں۔" طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا خاموش مگر باقاعدہ اور مسلسل قاری ہوں۔ آج خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ میں آپ کا وہ ناول پڑھنا چاہتا ہوں جس میں مجرم نے سرسلطان کے آفس میں داخل ہو کر انہیں بے ہوش کر کے سیکرٹ سروس کی فائل برآمد کر لی جس میں عمران کی تصویر کے نیچے ایکسٹو کے الفاظ درج تھے۔ اس طرح سیکرٹ سروس کا یہ راز اوپن ہو گیا۔ میں نے بہت تلاش کی ہے لیکن آپ کے ناولوں میں یہ سچوئیشن نہیں ملی۔ برائے کرم اس ناول کا نام لکھیں تاکہ میں اسے پڑھ سکوں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم پادری حتوک ڈیوڈ انجم صاحب۔ خط لکھنے اور طویل عرصے سے ناولوں کے مطالعے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو سچوئیشن درج کی ہے ایسی کوئی سچوئیشن میرے کسی ناول میں نہیں لکھی گئی۔ یہ یقیناً کسی دوسرے مصنف کے ناول کی سچوئیشن ہو گی۔ اس لئے میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو اس ناول کا نام نہیں بتا سکتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بہاولپور سے محمد ساجد لکھتے ہیں۔" آپ کا ناول " پاور اسکواڈ" بے حد پسند آیا ہے۔ یہ سلسلہ بے حد اچھا تھا۔ اگر آپ اس پر مزید ناول لکھتے تو زیادہ لطف آتا۔ عمران اپنی ڈگریاں جب بتاتا ہے تو کیا وہ یونیورسٹی کا نام بغیر بریکٹ کے بتاتا ہے یا بریکٹ کے الفاظ بھی یونیورسٹی کے نام سے پہلے اور آخر میں لیتا ہے۔ کیونکہ آپ کتاب میں آکسن کے الفاظ سے پہلے اور آخر میں باقاعدہ بریکٹ ڈالتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم محمد ساجد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ڈگریوں کے ساتھ یونیورسٹی کا نام عمران بغیر بریکٹس کے لیتا ہے لیکن ناول میں اسے اس انداز میں لکھا جاتا ہے کہ وہ ڈگریوں سے علیحدہ نظر آئے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے عطاالرحمن لکھتے ہیں۔" اسرائیل پر لکھے ہوئے آپ کے "جیوش چینل" کے سلسلے کے ناول اور خصوصاً" پاور اسکواڈ" بے حد پسند آئے ہیں۔ آپ نے فور سٹارز کے ممبرز کو اول تو نظرانداز کر رکھا ہے اور دوسرا آپ نے ان میں سے کسی پر بھی علیحدہ ناول نہیں لکھا۔ حالانکہ یہ لوگ بھی نہ صرف سیکرٹ سروس کے ممبرز ہیں جبکہ صلاحیتوں کے لحاظ سے بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔ امید ہے آپ ضرور ان پر علیحدہ ناول لکھیں گے"۔

محترم عطاالرحمن صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ فور سٹارز پر علیحدہ ناول لکھنے کی آپ کی فرمائش سر آنکھوں پر۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد آپ کی یہ فرمائش پوری کر سکوں۔ ویسے فور سٹارز ایک لحاظ سے ان کے علیحدہ ناولوں پر مبنی سلسلہ بھی تو ہے جس میں یہ عمران کی لیڈر شپ سے ہٹ کر از خود کام کرتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پھلروان پنڈی بھٹیاں سے خالد محمود لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا چیختا ہوا قاری ہوں۔ اس سے یہ نہ سمجھیئے گا کہ میں ناول پڑھ کر چیختا شروع کر دیتا ہوں بلکہ میں نے یہ اصطلاح خاموش کے مقابل استعمال کی ہے۔ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ عمران ہر مشن میں کم از کم سات آٹھ ممبران ساتھ لے کر جاتا ہے۔ کیا ان کی تعداد کم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ویسے تو ہر ممبر صلاحیتوں کے لحاظ سے پوری بٹالین کے برابر ہے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم خالد محمود صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ میرے ناولوں کے چیختے ہوئے قاری ہیں۔ اس کے باوجود آپ مشن پر ممبران کی تعداد عمران کے ذریعے کم کرانا چاہتے ہیں۔ خاموش قاری یہ بات کہہ دیتا تو اور بات تھی کیونکہ خاموشی نیم رضا کہلاتی ہے۔ لیکن چیخ تو بہرحال اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خاموش رہنے کی بجائے چیختا ہوا خط ضرور لکھا کریں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے





کال بیل کی آواز سنتے ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا اخبار نیچے رکھا۔ اس کے چہرے پر بوریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ سلیمان بھی جان بوجھ کر اس وقت مارکیٹ جاتا ہے۔ اب اٹھنا پڑے گا"...... عمران نے بڑے بیزار سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز دوبارہ سنائی دی تو عمران اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سٹنگ روم سے نکل کر راہداری سے ہوتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"کون ہے"...... عمران نے کنڈی کھولنے سے قبل عادت کے مطابق اونچی آواز میں کہا۔

"صالحہ ہوں عمران صاحب"...... دروازے کی دوسری طرف سے صالحہ کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ صالحہ کا اس وقت اور بغیر اطلاع کے

آنا اس کے لئے حیرت کا باعث بن رہا تھا۔ بہرحال اس نے کنڈی کھولی اور دروازہ کھول کر سائیڈ پر ہو گیا۔ دروازے پر واقعی صالحہ موجود تھی۔

"آپ کا باورچی سلیمان کہیں گیا ہوا ہے جو آپ کو خود دروازہ کھولنے کے لئے آنا پڑا ہے"...... سلام دعا کے بعد صالحہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے واقعی لفظ کہیں درست استعمال کیا ہے کیونکہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے"...... سلام کا جواب دینے کے بعد عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا۔

"یہ آپ کا موڈ کیوں آف نظر آ رہا ہے۔ کیا اماں بی نے صبح صبح جھاڑ پلا دی ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اماں بی کی جھاڑ تو موڈ کو آن کر دیتی ہے"...... عمران نے اسی طرح مسمسے سے لہجے میں کہا اور پھر وہ ڈرائینگ روم کے دروازے پر پہنچ گئے۔

"تم بیٹھو۔ میں دیکھتا ہوں شاید باورچی خانے میں کوئی سامان بچا ہوا موجود ہے تو میں تمہارے لئے چائے بنا لاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا سلیمان نہیں آئے گا واپس"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔





"اب کیا بتاؤں۔ بہرحال بیٹھو"...... عمران نے اداسی بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور آگے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ عمران صاحب۔ آپ بیٹھیں میں چائے بناتی ہوں"۔ صالحہ نے بھی ڈرائینگ روم سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تمہیں تو باورچی خانے سے کچھ بھی نہ مل سکے گا۔ میں تو پھر بھی کہیں نہ کہیں سے بچا کھچا سامان نکال ہی لوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر آئیے۔ کسی اچھے سے ہوٹل میں چلتے ہیں۔ وہاں بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ یقیناً آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا ہو گا۔ وہاں ناشتہ بھی آپ کر لیں اور چائے بھی پی لیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"تم کار پر آئی ہو یا"...... عمران نے اس طرح چہک کر کہا جیسے صالحہ نے اسے ہوٹل میں ناشتہ کرانے کا کہہ کر کوئی بہت بڑی خوش خبری سنا دی ہو۔

"کار پر آئی ہوں۔ کیوں"...... صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اب کیا بتاؤں صالحہ۔ کار کی پٹرول ٹینکی میری جیب کی طرح خالی ہو چکی ہے اور میری کار جیسے ہی کسی پٹرول پمپ کی طرف مڑتی ہے وہاں موجود تمام پمپ بوائے ادھار بند ہے کے سلوگن اٹھائے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اب کیا بتاؤں"...... عمران نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میرے ساتھ آئیں۔ آج اس موضوع پر کھل

کر بات ہو جائے "....... صالحہ نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔

" میں لباس تو تبدیل کر لوں ورنہ تو ہوٹل والے اس لباس میں مجھے ہوٹل میں ہی نہ گھسنے دیں گے "....... عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں انتظار کر لیتی ہوں "....... صالحہ نے کہا اور ڈرائینگ روم میں جا کر بیٹھ گئی تو عمران تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس نے سفید رنگ کی شیروانی، پاجامہ اور سلیم شاہی جوتا پہن رکھا تھا۔ سر پر جناح کیپ بھی رکھی ہوئی تھی۔

" آؤ جلدی آؤ۔ اب کیا بتاؤں۔ میں نے تو کل سے کچھ نہیں کھایا"....... عمران نے ڈرائینگ روم کے دروازے پر رکتے ہوئے کہا اور پھر آگے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ آپ نے کیسا لباس پہن لیا ہے"....... صالحہ نے راہداری میں آکر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجبوری ہے صالحہ ۔ باقی سارے لباس ڈرائی کلینر کے پاس ہیں اور وہ۔ بہر حال آؤ"....... عمران نے دروازے پر رک کر کہا اور پھر دروازہ کھول دیا تو صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور وہ اسی طرح ہونٹ بھینچے دروازے سے باہر آ گئی۔ عمران نے بھی باہر آ کر دروازہ بند کر کے لاک کیا اور پھر چابی مخصوص جگہ پر رکھ کر وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ گیا جہاں صالحہ کی نئے ماڈل کی کار موجود تھی۔





" کس ہوٹل میں چلنا ہے"....... صالحہ نے سٹیرنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" جہاں تم چاہو۔ بہر حال میزبان تم ہو"....... عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے مسمسے سے لہجے میں کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

" ارے میں نے تم سے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ تم آئی کیسے تھیں"....... عمران جو منہ لٹکائے بڑے اداس انداز میں بیٹھا ہوا تھا یکلخت اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آیا ہو۔

" کوئی خاص بات نہیں تھی۔ ادھر سے گزر رہی تھی کہ میں نے سوچا کہ چلو آپ سے گپ شپ لگالی جائے"....... صالحہ نے اسی طرح ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں اور چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سخت ذہنی کشمکش میں مبتلا ہے۔

" اچھا"....... عمران نے بھی اسی طرح اداس سے لہجے میں کہا اور سر جھکا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ہوٹل شیراز کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی اور پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کار سے اتر کر صالحہ عمران کے ساتھ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ آنے جانے والے لوگ بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہے تھے کیونکہ اس ٹائپ کے ہوٹلوں میں آنے جانے والوں کے لئے عمران کا

لباس اور خاص طور پر اس کے سر پر موجود جناح کیپ ان کے لئے حیرت کا باعث بن رہی تھی لیکن عمران ان دیکھنے والوں کی نظروں سے بے نیاز صالحہ کے ساتھ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر بے چارگی اور مفلسی کے تاثرات آبشار کی طرح بہہ رہے تھے۔

"کیا آپ نے واقعی کل سے کچھ نہیں کھایا یا آپ ایکٹنگ کر رہے ہیں"...... اچانک صالحہ نے کہا۔

"ایکٹنگ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ میں واپس چلا جاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میرا مطلب آپ کی توہین کرنا نہیں تھا۔ اوہ۔ عمران صاحب"...... صالحہ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم بے شک مجھے چائے بھی نہ پلاؤ لیکن کم از کم تمہیں ایک مفلس، قلاش اور بھوکے آدمی کے جذبات اور عزت نفس کا خیال تو رکھنا چاہئے"...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم رئیلی سوری۔ دراصل آپ کے بارے میں جولیا سمیت سب ساتھی یہی کہتے ہیں کہ آپ اس انداز کی ایکٹنگ کرنے کے عادی ہیں جبکہ مجھے تو آپ اداکاری کرتے نظر نہ آ رہے تھے اس لئے میں نے پوچھ لیا ہے۔ آئی ایم سوری۔ آئیے"...... صالحہ نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کیا بتاؤں۔ جولیا سمیت سب ساتھی میری طرح بے روزگار



ہوتے تو انہیں پتہ چلتا کہ بھوک کیا ہوتی ہے اور بھوکے کو جب کہا جائے کہ وہ ایکٹنگ کر رہا ہے تو اس کے دل پر کیا گزرتی ہے"۔ عمران نے ایک بے چارگی سے بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے میں نے معافی مانگ لی ہے۔ عمران صاحب"۔ صالحہ نے کہا۔

"یہی تم میں اور دوسرے ساتھیوں میں فرق ہے اور چونکہ ابھی تم سیکرٹ سروس میں نئی شامل ہوئی ہو اس لئے تم ابھی اتنی ڈھیٹ نہیں بن سکی جتنے تمہارے دوسرے ساتھی ہیں۔ وہ معافی مانگنے کی بجائے الٹا میرا مزید مذاق اڑاتے ہیں"...... عمران نے بدستور مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ وہ سب آپ پر اپنی جان نچھاور کر سکتے ہیں حتیٰ کہ تنویر بھی آپ کے لئے اپنی زندگی دے سکتا ہے حالانکہ معاف کیجئے آپ ان سب کا مسلسل مذاق اڑاتے رہتے ہیں اور تنویر بے چارہ تو آپ کے مذاق کا سب سے زیادہ نشانہ بنتا رہتا ہے"...... صالحہ نے ہوٹل کے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ ان کی محبت ہے صالحہ کہ وہ مجھ سے اس قدر پیار کرتے ہیں اور میں ان کا مذاق اس لئے نہیں اڑاتا کہ اس سے میرا مقصد ان کی توہین کرنا ہوتا ہے بلکہ میں اپنا احساس کمتری اس طرح دور کرتا رہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"احساس کمتری۔ کیا مطلب"...... صالحہ نے ایک کونے میں موجود خالی میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ تم سب باقاعدہ برسر روزگار ہو اور میں بے روزگار۔ تم ملک کے اعلیٰ ادارے کے رکن ہو اور میری حیثیت صرف کرائے کے سپاہی کی ہے"...... عمران نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بیٹھیں۔ آج یا تو آپ پر ڈپریشن کا کوئی خاص دورہ پڑ گیا ہے یا پھر آپ کی طبیعت خراب ہے۔ آپ بہرحال اتنی طویل اداکاری نہیں کر سکتے اور یہ سن لیں عمران صاحب کہ آج آپ کو میرے ساتھ کچھ معاہدے کرنے ہوں گے"...... صالحہ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"معاہدے۔ مم۔ مم۔ مگر وہ۔ صفدر۔ وہ"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب ایسے معاہدوں سے نہیں تھا"...... صالحہ نے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے"...... عمران نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے صالحہ نے یہ بات کہہ کر اس کے سر پر رکھا ہوا ہزاروں ٹن کا بوجھ اتار دیا ہو۔

"آپ ناشتے میں کیا لیتے ہیں"...... صالحہ نے ویٹر کو اشارے سے بلاتے ہوئے کہا۔

"ناشتے میں کچھ نہیں لیتا البتہ ناشتہ کرتا ضرور ہوں"...... عمران



نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"میرا مطلب تھا کہ کیا کیا چیزیں آپ ناشتے میں پسند کریں گے"۔ صالحہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"غریبوں کا ناشتہ کیا ہوتا ہے۔ مکئی کی روٹی۔ سرسوں کا ساگ۔ خالص مکھن اور دودھ کی لسی"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ ایسا ناشتہ تو ظاہر ہے ان بڑے ہوٹلوں میں نہیں مل سکتا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے ہا۔

"تم بتاؤ کہ ناشتے میں کیا ہے"...... عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو ویٹر نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"کتنے ناشتے کرا سکتی ہو"...... عمران نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کتنے۔ کیا مطلب"...... صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مطلب ہے کتنے روز کے ناشتے بیک وقت کرا سکتی ہو"۔ عمران نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا۔

"جتنے آپ کہیں"...... صالحہ نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں سخاوت۔ سنو۔ ہوٹل شیراز کے عقب میں نابینا افراد کا ایک خصوصی اقامتی ادارہ ہے۔ تم جانتے ہو اس کے بارے میں"...... عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ ہوٹل کے بالکل عقب میں ہے"...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ صالحہ کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش بیٹھی رہی تھی۔

"تم وہاں گئے ہو کبھی"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ باہر سے گزرا ضرور ہوں"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"تو ایسا کرو کہ اس کے مینجر کو بلا لاؤ۔ جلدی"...... عمران نے کہا۔

"مینجر کو بلا لاؤں۔ مگر"...... ویٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"کوئی اور اٹنڈنٹ بھیج دو۔ جاؤ"...... عمران کا لہجہ اس بار تحکمانہ تھا۔

"یس سر"...... ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"اس کے مینجر کو آپ کیوں بلا رہے ہیں اور آپ نے ناشتے کا آرڈر بھی نہیں دیا"...... صالحہ نے کہا۔

"تم نے ناشتہ کر لیا ہے یا ابھی کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تو ناشتہ کر چکی ہوں۔ میں تو آپ کی بات کر رہی ہوں"۔ صالحہ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری فکر مت کیا کرو۔ میں تو ایسے حالات کا عادی ہوں۔ میں نے اس مینجر کو اس لئے بلایا ہے تاکہ میں اس سے معلوم کر سکوں کہ وہ اور اس کے ادارے کے افراد کس ٹائپ کا ناشتہ کرتے ہیں تاکہ میں بھی ویسا ہی منگوا لوں۔ اماں بی کہتی ہے کہ جو کچھ خود





کھاتے ہو ویسا ہی دوسروں کو دیا کرو اور اگر دے نہ سکو تو پھر جیسا وہ کھاتے ہیں ویسا خود کھایا کرو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صالحہ نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر واقعی انتہائی کشمکش کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے عمران کی اس ساری کارروائی کا کوئی سر پیر سمجھ میں نہ آ رہا ہو۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سادہ سا لباس پہنا ہوا تھا۔ ویٹر کے ساتھ چلتا ہوا میز کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہاں آکر بے حد سہم سا گیا ہو۔ وہ اس طرح انتہائی اعلیٰ انداز کے سجے ہوئے ہال کو دیکھ رہا تھا جیسے بچے کسی تماشہ گاہ کو دیکھتے ہیں۔

"یہ مینجر ہے جناب۔ اس نابینا سنٹر کا"...... ویٹر نے قریب آکر کہا اور اس ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں اور آدھے سے زیادہ جھکتے ہوئے سلام کیا۔

"آپ کا نام کیا ہے بزرگوار"...... عمران نے پوچھا۔

"جی خادم خاکسار کا نام عبدالحمید ہے جناب"...... مینجر نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے ناشتہ کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ج۔ ج۔ جی۔ نہیں۔ وہ دراصل ہمارے پاس اتنے فنڈز نہیں ہوتے کہ ہم ناشتہ کر سکیں اس لئے ہم صرف دو وقت کی روٹی کھاتے ہیں جناب"...... مینجر عبدالحمید نے انتہائی پریشان اور بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی جرم کا

اقرار کر رہا ہو۔

"آپ کھڑے کیوں ہیں۔ تشریف رکھیں"....... عمران نے کہا۔

"ج۔ج۔جی"....... مینجر نے چونک کر اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے عمران نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

"بیٹھیں بزرگوار۔ آپ اس ہال میں موجود افراد سے زیادہ قابل احترام ہیں"....... عمران نے کہا تو مینجر کے چہرے پر ہلکی سی چمک ابھری لیکن اس کے ساتھ ہی حیرت کے تاثرات زیادہ ابھر آئے تھے۔ بہرحال وہ خالی کرسی پر بیٹھ گیا تھا لیکن اس کے بیٹھنے کا انداز ایسے تھا جیسے وہ کرسی کی بجائے کانٹوں پر بیٹھا ہو۔

"آپ کے ادارے میں کتنے نابینا افراد ہیں"....... عمران نے کہا۔

"چالیس ہیں جناب"....... ہم انہیں ہنر سکھاتے ہیں جناب تاکہ وہ گداگر بننے کی بجائے اپنی روزی خود کما سکیں"....... مینجر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔ صالحہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی البتہ اس کے چہرے پر اب پتھریلی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

"ویٹر"....... عمران نے ویٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... ویٹر نے چونک کر کہا۔ اس کی حالت بھی شاید صالحہ جیسی تھی۔ اسی لئے اس نے چونک کر جواب دیا تھا۔

"ایک فل ناشتہ یہاں ٹیبل پر لا کر ان صاحب کو کرا دو اور چالیس فل ناشتے پیک کرا کر فلاحی ادارے میں بھجوا دو۔ جاؤ"۔ عمران نے کہا۔





"یہ کیا کر رہے ہیں عمران صاحب"....... صالحہ نے چونک کر کہا۔ ویٹر کے چہرے پر بھی حیرت تھی اور مینجر کا چہرہ بھی عمران کا آرڈر سن کر ہونقوں جیسا ہو گیا تھا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اس طرح آرڈر دے گا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے اس کی تعمیل کرو"....... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"یس سر۔ یس سر"....... ویٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

"جناب۔ آپ"....... مینجر نے کچھ کہنا چاہا لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

"آپ خود ناشتہ نہیں کریں گے عمران صاحب"....... صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے کچھ کرنے سے کچھ ہوتا دیکھنے کا زیادہ شوق ہے۔ میرا پیٹ اسی طرح ہی بھر جاتا ہے"....... عمران نے جواب دیا تو صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے اب سمجھ آ گئی ہو کہ عمران اب تک واقعی اداکاری ہی کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے عبدالحمید کے سامنے ناشتہ لگانا شروع کر دیا اور عبدالحمید اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ناشتے کو دیکھ رہا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار یہ سب چیزیں دیکھ رہا ہو۔

"باقی ناشتوں کا آرڈر دے دیا ہے"....... عمران نے ویٹر سے

پوچھا۔

"یس سر۔ وہ تیار ہو رہے ہیں"....... ویٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ہم دونوں کے لئے چائے لے آؤ"....... عمران نے کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"بسم اللہ کریں عبدالحمید صاحب۔ ہم پہلے ہی ناشتہ کر چکے ہیں ورنہ آپ کا ساتھ ضرور دیتے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مگر صاحب۔ یہ۔ یہ ناشتہ۔ مم۔ میں نے تو کبھی نہیں کیا صاحب۔ یہ"....... عبدالحمید نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے توس، انڈے کے آملیٹ، جام جیلی، دلیہ، دودھ، مکھن، کارن سنیکس، شہد اور چائے یہ سب کچھ ناشتے میں شامل تھا اور عبدالحمید آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سب چیزوں کو دیکھ رہا تھا جیسے کھانے کی بجائے یہ صرف دیکھنے کی چیزیں ہوں۔ پھر عمران نے بڑے پیار اور محبت سے اسے ناشتہ کرنے کا نہ صرف طریقہ بتایا بلکہ خود اسے ناشتہ کرنے میں بھی مدد دینا شروع کر دی۔ اس دوران ویٹر نے چائے کے برتن لگا دیئے تھے۔ صالحہ نے چائے بنانی شروع کر دی۔ جب عبدالحمید ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا تو عمران نے چائے کی چسکیاں لینا شروع کر دیں۔

"ویٹر"....... عمران نے ویٹر کو اشارے سے قریب بلاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... ویٹر نے قریب آ کر کہا۔





"ناشتے تیار ہو جائیں تو انہیں رکھ لینا۔ مینجر صاحب یہاں سے فارغ ہو جائیں تب انہیں بھجوانا تاکہ مینجر صاحب وہاں اپنی نگرانی میں اپنے آدمیوں کو ناشتہ کرا سکیں"....... عمران نے کہا۔

"یس سر"....... ویٹر نے کہا۔

"جناب آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ نے آج واقعی مجھے وہ چیزیں کھلا دی ہیں جو شاید میں ساری عمر بھی نہ کھا سکتا تھا"....... مینجر نے چائے کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ ویسے جس تیزی سے اس نے ناشتہ کیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسے جلدی اس لئے ہے کہ شاید عمران کا موڈ نہ بدل جائے اور سامان واپس کر دیا جائے۔

"آپ نے اب اپنی نگرانی میں جا کر سب کو اسی طرح ناشتہ کرانا ہے۔ ہم خود آ کر معلوم کریں گے کہ آپ نے اپنے سنٹر کے آدمیوں کو ناشتہ کرایا ہے یا نہیں"....... عمران نے کہا۔

"جی اچھا صاحب"....... عبدالحمید نے اٹھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ"....... عمران نے کہا تو مینجر رک گیا۔ عمران نے شیروانی کے بٹن کھولے اور پھر اندرونی جیب سے اس نے ہزار ہزار مالیت کے نوٹوں کی ایک پوری گڈی نکال کر مینجر کے ہاتھ پر رکھ دی۔

"یہ معمولی سی رقم ہے۔ اسے آپ مس صالحہ کی طرف سے اپنے اکاؤنٹ میں جمع کر لیں"....... عمران نے کہا۔

"ایک لاکھ روپے۔ یہ اتنی رقم۔ یہ تو"...... مینجر عبدالحمید کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"ہم آرہے ہیں آپ کے پاس۔ وہاں بات ہو گی اور بھی مل جائیں گے۔ جائیں"...... عمران نے کہا تو مینجر عبدالحمید نے گڈی اٹھا کر جلدی سے اپنی قمیص کے نیچے اس طرح چھپالی جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں عمران اسے جھپٹ نہ لے اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ویٹر ناشتے لے جاؤ"...... عمران نے ویٹر سے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"تو آپ اداکاری کر رہے تھے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی اداکاری کو واقعی نہ سمجھ سکی تھی"...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کیسے اندازہ لگا لیا کہ میں اداکاری کر رہا ہوں"۔ عمران کے چہرے پر ایک بار پھر پہلے کی طرح بے چارگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بس بس۔ پلیز۔ رہنے دیں۔ میں پہلے ہی آپ کے ہاتھوں اچھی طرح بے وقوف بن چکی ہوں۔ آپ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ آپ کے فلیٹ سے لے کر یہاں آنے تک میں آپ کے بارے میں کیا کیا سوچتی رہی ہوں"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بہن بھائی کے لئے اچھا ہی سوچے گی لیکن اس بات کا تمہیں حق نہیں ہے کہ تم خواہ مخواہ کسی کے جذبات کو اداکاری کا





نام دے دو"...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"تو آپ مفلس اور قلاش ہیں اور آپ نے کئی روز سے ناشتہ نہیں کیا"...... صالحہ نے ایک بار پھر ہنستے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب اپنی جذباتی کیفیت کا خود ہی اس انداز میں لطف لے رہی تھی۔

"تم شاید ان نوٹوں کی گڈی کی وجہ سے یہ سب کچھ کہہ رہی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے ایک لاکھ روپے آپ کی جیب میں پڑے ہوئے تھے اور آپ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے وہ اس مینجر کو دے دیئے حالانکہ میرا خیال ہے کہ بڑے سے بڑا سخی بھی چند لمحوں کے لئے جھجکے گا لیکن آپ کے اندر تو معمولی سی جھجک بھی نہ تھی"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ان نوٹوں کے لئے نام میں نے کون سا بتایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے میرا نام بتایا تھا لیکن یہ تو آپ کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ آپ نے اپنی بجائے میرا نام لکھوا دیا"...... صالحہ نے کہا تو عمران نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی گھبراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا۔ کیا مطلب"...... صالحہ نے یکلخت پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ وہ تو ڈیڈی کی رقم تھی جو انہوں نے مجھے دی تھی کہ

میں یہ رقم ان کے ایک عزیز کو پہنچا دوں۔ میں نے تو اس لئے دے دی تھی کہ تم سے بعد میں لے لوں گا۔ مگر اب کیا ہو گا۔ اوہ۔ ڈیڈی تو مجھے گولی مار دیں گے"...... عمران کا لہجہ واقعی رو دینے والا تھا۔

"کیا۔ کیا آپ درست کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب۔ لیکن آپ مجھ سے پوچھ تو لیتے"...... صالحہ نے مزید پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ تم ناشتوں کے آرڈر پر چونکہ خاموش رہی تھی اس لئے میں سمجھا کہ تمہارے لئے یہ رقم بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اب کیا ہو گا"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تو۔ تو۔ کیا مطلب۔ یہ ناشتوں کا بل بھی میں نے ادا کرنا ہے۔ مگر"...... صالحہ کی حالت اب دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ایسا نہیں کرو گی۔ اوہ۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم مجھے ناشتہ کرانے آئی ہو اس لئے بل بھی تم ہی دو گی۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ میرے پاس تو کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے جو بیچ کر میں بل ادا کر سکوں اور ڈیڈی کی رقم بھی ادا کر سکوں"...... عمران کی حالت واقعی انتہائی دگرگوں نظر آ رہی تھی تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ یہ ساری رقم میرے نام ہو گئی"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ تو ہی لوگوں کو سخاوت کی توفیق دیتا ہے"...... عمران نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے اس



کے سر سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

"عمران صاحب۔ ویسے ایک بات تو بتائیں۔ آخر آپ اس طرح کی اداکاری کیوں کرتے ہیں۔ کیا یہ کوئی نفسیاتی مسئلہ ہے"۔ اچانک صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اداکاری۔ کس قسم کی اداکاری کی بات کر رہی ہو تم"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسی آپ نے میرے فلیٹ پہنچنے سے لے کر اب تک کی ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہیں ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ میں اداکاری نہیں کر رہا۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں"...... عمران نے بڑے درد بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"چلیں۔ آج آپ بتا دیں کہ آپ نے کتنا ادھار دینا ہے اور آپ کا ماہانہ خرچہ کیا ہے۔ آج میں آپ کا تمام ادھار بھی اتار دیتی ہوں اور آپ کو آئندہ ایک سال کے اخراجات بھی ایڈوانس دے دیتی ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے نابینا سنٹر کے مینجر عبدالحمید کے چہرے پر ایک لاکھ روپے لیتے ہوئے ابھرے تھے۔

"ہاں۔ آپ بتائیں۔ زیادہ سے زیادہ دس بارہ کروڑ کہہ دیں گے۔

کہہ دیں۔ میرے والد کا اتنا بینک بیلنس بیرونی ممالک میں ہے کہ
میں آپ کو کروڑوں روپے کا چیک بھی دے سکتی ہوں اور اس بات
کی بھی گارنٹی دے سکتی ہوں کہ چیک کیش ہو گا"...... صالحہ نے
بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

" یہ فائدہ تو ہو گا کہ آئندہ آپ کم از کم میرے سامنے تو یہ اداکاری
نہ کر سکیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اٹھو اور میرے ساتھ چلو"...... عمران نے اٹھتے
ہوئے کہا۔

" کہاں"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

" میرے فلیٹ پر۔ میں ذرا آغا سلیمان پاشا سے حساب کتاب
پوچھ لوں۔ آج اگر کوئی سخی شخصیت مل ہی گئی ہے تو کم از کم
سلیمان پاشا کا ادھار تو اترے۔ آؤ"...... عمران نے کہا تو صالحہ اس
طرح سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی جیسے وہ یہ فیصلہ کر چکی ہو کہ آج
جو کچھ اس نے کہا ہے اسے پورا کر دے گی۔ انہیں اٹھتے دیکھ کر ویٹر
جلدی سے بل لے آیا تو صالحہ نے پرس کھول کر اس سے رقم نکالی اور
نوٹ نکال کر اس نے پلیٹ میں ڈال دیئے جس میں بھاری ٹپ بھی
شامل تھی اور تھوڑی دیر بعد کار ہوٹل کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر فلیٹ
کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔





"آپ کیا سوچ رہے ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آغا سلیمان پاشا کے علاوہ اور لوگوں کا جو ادھار ہے اس کا
حساب کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار
ہنس پڑی۔ تھوڑی دیر بعد کار عمران کے فلیٹ کے سامنے آکر رک گئی
اور وہ دونوں نیچے اتر کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔ فلیٹ کا دروازہ
اندر سے بند تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ سلیمان واپس آچکا ہے۔ عمران
نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" کون"...... تھوڑی دیر بعد اندر سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" دروازہ کھولو سلیمان۔ آج میں تمہارا ادھار اتارنے کا بندوبست
کر کے آیا ہوں"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور پھر ساتھ کھڑی
صالحہ کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اس کی تائید چاہتا ہو اور صالحہ نے
مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور
سلیمان ایک طرف ہٹ گیا۔

" لیکن صاحب۔ یہ تو مس صالحہ ہیں"...... سلیمان نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ مجھے آج مس صالحہ نے آفر کر دی ہے کہ آغا سلیمان پاشا کا
جتنا بھی ادھار ہے وہ اسے اتار دیں گی"...... عمران نے فاخرانہ لہجے
میں کہا۔

" ہاں سلیمان۔ آج تم مجھے بتا دو کہ تم نے عمران صاحب سے
کتنا ادھار لینا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"آپ تشریف رکھیں۔ میں بتاتا ہوں"...... سلیمان نے مودبانہ لہجے میں کہا تو صالحہ مسکراتی ہوئی عمران کے ساتھ ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"چلو جب تک سلیمان اپنا حساب کتاب تیار کرے تم ایک لاکھ روپیہ تو مجھے دے دو۔ وہ ڈیڈی کی رقم ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی سلیمان کے حساب کتاب میں مل جائے"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"کیا واقعی وہ آپ کے ڈیڈی کی رقم ہے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بے شک فون کر کے پوچھ لو۔ نمبر میں بتا دیتا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ صالحہ اس کی سنجیدگی دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔

"کمال ہے۔ حیرت ہے۔ آپ واقعی دنیا کے عجیب آدمی ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا پرس اٹھا کر اسے کھولا اور اندر موجود ایک چیک بک نکال کر اس نے ایک چیک پر ایک لاکھ روپے کی رقم لکھ کر اس پر دستخط کیے اور چیک علیحدہ کر کے اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ کیش ہو جائے گا"...... عمران نے چیک لے کر قدرے مشکوک لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ بڑی معمولی سی رقم ہے عمران صاحب۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ

لازماً کیش ہو گا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے چیک میز پر رکھ کر اس پر پیپر ویٹ رکھ دیا۔

"ہاں۔ اب بتائیں کہ فلیٹ پر کیسے آئی تھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کریں گے آپ پوچھ کر۔ ویسے مجھے آپ کے فلیٹ پر آنا بے حد مہنگا پڑا ہے۔ ایک لاکھ دس ہزار روپے خرچ ہو گئے ہیں میرے"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ یہاں سے ہوٹل اور ہوٹل سے یہاں تک واپسی میں زیادہ سے زیادہ دو لیٹر پٹرول خرچ ہوا ہو گا اور پٹرول اتنا مہنگا تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"میں پٹرول کی بات نہیں کر رہی۔ چالیس ناشتوں اور ایک لاکھ روپے کی رقم کی بات کر رہی ہوں"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو تم نے سخاوت کی ہے اور اللہ تعالیٰ سخاوت کو بے حد پسند کرتا ہے بلکہ ایک کی بجائے نجانے کتنے دیتا ہے۔ میرے خیال کے مطابق تو تم نے کچھ خرچ کرنے کی بجائے بہت کچھ کما لیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن آپ نے تو یہ سب کچھ مجھ سے زبردستی کرایا ہے"...... صالحہ نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے چائے کے برتن اور سنیکس کی پلیٹس

سامنے میز پر رکھ دیں۔

" سلیمان۔ یہ ایک لاکھ روپے کا چیک ہے یہ مس صالحہ نے دیا ہے"...... عمران نے پیپر ویٹ ہٹا کر نیچے رکھا ہوا چیک اٹھا کر سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" کیا کرنا ہے اس کا"...... سلیمان نے چیک کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ تمہارے لیۓ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ صالحہ بھی خاموش بیٹھی مسکراتی رہی۔

" اوہ نہیں۔ مس صالحہ مجھ سے عمر میں چھوٹی ہیں اور چھوٹے بڑوں سے لیا کرتے ہیں دیتے نہیں ہیں۔ یہ لیجئے مس صالحہ۔ یہ آپ اپنے پاس رکھیں البتہ میں آپ کو اپنی طرف سے کچھ معمولی سی رقم پیش کر دیتا ہوں"...... سلیمان نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے کوٹ کی جیبوں سے بڑے بڑے نوٹوں کی گڈیاں اس طرح نکالنا شروع کر دیں جیسے شعبدہ باز شعبدے دکھاتے ہوئے کرتے ہیں اور صالحہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

" ارے ارے بس کرو۔ کیوں اپنے آپ کو دیوالیہ کرنے پر تلے ہوئے ہو"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس معمولی سی رقم سے کیا فرق پڑتا ہے عمران صاحب۔ پانچ لاکھ روپے بھی بھلا کوئی رقم ہے۔ یہ تو آج کل کے بچے بھی نہیں



لیتے۔ مس صالحہ آپ یہ بیگ میں رکھیں میں اپنے سپیشل سیف سے اور لے آتا ہوں"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" یہ تم لوگ کس قسم کے ہو۔ تم بھی جیب میں گڈی رکھے پھرتے ہو اور اب سلیمان نے بھی اس طرح جیبوں سے پانچ لاکھ روپے نکال کر رکھ دیئے ہیں جیسے یہ اس کی روٹین ہو"...... صالحہ کی حیرت دیکھنے والی تھی۔

" میرے پاس تو بہرحال ڈیڈی کی رقم تھی ورنہ چیل کے گھونسلے میں گوشت کہاں ٹھہر سکتا ہے۔ جہاں تک سلیمان کا تعلق ہے تو وہ واقعی بڑا آدمی ہے۔ آل پاکیشیا باورچی ایسوسی ایشن کا صدر ہے اور ہر باورچی خانے سے باقاعدہ کمیشن وصول کرتا ہے۔ اب تم خود سوچو پاکیشیا میں کروڑوں نہیں تو لاکھوں باورچی خانے تو بہرحال ضرور ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان واپس آیا تو اس نے ہاتھ میں پچاس گڈیاں پکڑی ہوئی تھیں۔

" یہ لیجئے مس صالحہ۔ یہ پچاس لاکھ روپے ہیں اور میں معذرت خواہ ہوں کہ اس وقت کیش تو یہی ہیں۔ ویسے اگر آپ کچھ مہلت دے دیں تو میں بینک کے لاکر سے دو چار کروڑ روپے اور نکال کر آپ کو دے سکتا ہوں"...... سلیمان نے کہا اور بڑے بے نیازانہ انداز میں پچاس گڈیاں میز پر رکھ کر اس نے برتن سمیٹنے شروع کر دیئے۔

" میرا خیال ہے کہ اب مجھے واقعی حیرت سے مر جانا چاہئے"۔ صالحہ

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" مس صالحہ ۔ میں عمران صاحب کا باورچی ہوں اس لئے یہ رقم میرے لئے بڑی معمولی حیثیت رکھتی ہے"...... سلیمان نے برتن سمیٹتے ہوئے کہا۔

" تمہارا بے حد شکریہ سلیمان ۔ میں تمہاری بڑائی کی واقعی دل سے قائل ہو گئی ہوں ۔ مجھے رقم کی ضرورت نہیں ہے ۔ تم یہ رقم لے جاؤ"...... صالحہ نے کہا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ رقم آپ کے نام سے کسی فلاحی ادارے میں جمع کرا دوں"...... سلیمان واقعی دریا دل بنا ہوا تھا۔

" ارے نہیں ۔ تمہاری مہربانی ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

" مجھے تو ضرورت ہے"...... عمران نے جلدی سے گڈیاں اٹھانے کے لئے جھپٹا مارا لیکن سلیمان کا ہاتھ اس سے زیادہ تیزی سے آگے بڑھا تھا اور دوسرے لمحے تمام گڈیاں پلک جھپکنے میں میز سے ٹرالی میں پہنچ چکی تھیں۔

" یہ آپ کے لئے نہیں ہیں صاحب ۔ مس صاحبہ مجھ سے عمر میں چھوٹی ہیں ۔ آپ تو بڑے ہیں"...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے ٹرالی واپس لے گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا مطلب ۔ میں سمجھی نہیں یہ سب کچھ ۔ سلیمان مجھے رقم دے رہا تھا لیکن آپ کو اس نے ہاتھ بھی نہیں لگانے دیا"...... صالحہ نے



انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے سنا نہیں کہ یہ رقم چھوٹوں کے لئے ہے اور چھوٹے بچوں کو بہرحال اصل اور نقل میں تمیز نہیں ہوا کرتی"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی ۔

" کیا ۔ کیا مطلب ۔ کیا یہ نوٹ جعلی تھے ۔ اس قدر کثیر تعداد میں ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ جعلی کرنسی نہیں ہے ۔ تم نے کبھی عید مبارک کے نوٹ چھپے ہوئے نہیں دیکھے ۔ وہ اصل نوٹوں کی طرح ہوتے ہیں لیکن ان میں عید مبارک کے الفاظ چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور بچے انہیں لے کر اور ایک دوسرے کو دے کر بے حد خوش ہوتے ہیں ۔ اب انہیں جعلی کرنسی تو نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" کمال ہے ۔ آپ دونوں تو مکمل ڈرامہ ہیں ۔ حیرت ہے"۔ صالحہ نے کہا ۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے پوری تفصیل سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب ۔ کیا مس صالحہ آپ کے پاس آئی تھیں"...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی تو

عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" ہاں۔ اور نہ صرف آئی تھیں بلکہ ابھی تک موجود ہیں۔ کیوں "...... عمران نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور صالحہ بھی عمران کا یہ فقرہ سن کر چونک پڑی جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" انہوں نے آپ کو اب تک یقیناً ساری بات بتا دی ہو گی۔ پھر آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے "...... دوسری طرف سے صدیقی نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

" کون سی بات۔ مجھے تو صالحہ نے کوئی بات نہیں بتائی "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ فون مس صالحہ کو دیں "...... صدیقی نے چونک کر کہا تو عمران نے رسیور صالحہ کی طرف بڑھا دیا جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

" ہیلو۔ صالحہ بول رہی ہوں "...... صالحہ نے کہا۔

" مس صالحہ۔ میں صدیقی بول رہا ہوں۔ آپ نے تو مجھ سے کہا تھا کہ آپ عمران صاحب کو فلیٹ پر جا کر ان سے ساری بات کرنا چاہتی ہیں لیکن عمران صاحب بتا رہے ہیں کہ آپ نے کوئی بات ہی نہیں کی۔ کیا آپ نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے "...... صدیقی نے کہا۔

عمران لاؤڈر کی وجہ سے صدیقی کی بات سن رہا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

" میں عمران صاحب کے پاس آئی تو یہی بات کرنے تھی لیکن یہاں آ کر میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ براہ راست چیف سے بات کی جائے تو زیادہ بہتر ہے "...... صالحہ نے کہا۔

" اوہ نہیں مس صالحہ۔ آپ چیف کے مزاج کو پوری طرح نہیں سمجھتیں۔ اگر انہوں نے ایک بار انکار کر دیا تو پھر عمران صاحب بھی اس کو ہاں میں نہ بدلوا سکیں گے لیکن اگر عمران صاحب تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہو گئے تو وہ خود ہی چیف کو منا لیں گے۔ انہیں ایسے بے شمار طریقے آتے ہیں جن کے بارے میں ہم سوچ بھی نہیں سکتے "...... دوسری طرف سے صدیقی نے کہا۔

" او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں کر لیتی ہوں بات "...... صالحہ نے کہا۔

" ضرور کر لیں اور پھر مجھے بتا دیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" کیا ہوا ہے۔ کیا صفدر تیار ہو گیا ہے "...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی لیکن دوسرے لمحے وہ ہنس پڑی۔

" اوہ عمران صاحب۔ یہ وہ مسئلہ نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میں سیکرٹ سروس کو چھوڑنا چاہتی ہوں "...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیوں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے اور صدیقی کا اس سے کیا تعلق بنتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاص وجہ تو کوئی نہیں ہے۔ لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ چیف مجھے نظر انداز کر دیتا ہے۔ میں نے کئی بار اس بات کو محسوس کیا ہے لیکن میں خاموش رہی۔ کل میں نے ویسے ہی صدیقی سے ذکر کر دیا تو صدیقی نے فوراً مجھے فور سٹارز میں شامل ہونے کی دعوت دے دی جس پر میں تیار ہو گئی لیکن صدیقی نے کہا کہ اس کے لئے چیف کی اجازت ضروری ہے اور اس سلسلے میں اس نے آپ سے بات کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ میں یہاں آئی اسی لئے تھی لیکن پھر آپ کو معلوم ہے کہ معاملات اس انداز میں تبدیل ہوتے گئے کہ مجھے بات کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا"...... صالحہ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہی تھی کہ تم سیکرٹ سروس چھوڑنا چاہتی ہو جبکہ اب کہہ رہی ہو کہ تم فور سٹارز میں شامل ہونا چاہتی ہو"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تو صدیقی سے یہ بات کی تھی کہ مجھے نظر انداز کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مجھے بے حد الجھن ہوتی ہے اس لئے میں سیکرٹ سروس چھوڑنا چاہتی ہوں لیکن صدیقی نے مجھے آفر کر دی کہ میں سیکرٹ سروس چھوڑنے کی بجائے فور سٹارز جائن کر لوں"۔ صالحہ نے کہا۔



"لیکن صدیقی بہرحال فور سٹارز کا چیف ہے وہ تمہیں خود بھی تو فور سٹارز میں شامل کر سکتا ہے اس لئے چیف کی اجازت کی کیا ضرورت ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس سے بات کی تھی لیکن اس نے کہا کہ اس کے لئے چیف کی اجازت بہرحال ضروری ہے۔ جس پر میں نے کہا کہ میں چیف سے بات کر لیتی ہوں لیکن اس نے مجھے منع کر دیا اور آپ سے بات کرنے کے لئے کہا"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن فور سٹارز میں تمہاری شرکت کے باوجود تم سیکرٹ سروس میں تو شامل رہو گی اور فور سٹارز کے کیسز بھی تو اتنے زیادہ نہیں ہوتے کہ تمہیں مسلسل کام ملتا رہے"...... عمران نے کہا۔

"صدیقی نے کہا ہے کہ وہ فور سٹارز کے تحت چھوٹے چھوٹے کام بہرحال کرتے ہی رہتے ہیں البتہ بڑے کام کبھی کبھار ہی آتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی مصروفیات ڈھونڈ لی ہیں جبکہ میں فارغ رہ رہ کر واقعی بے حد بور ہو چکی ہوں"...... صالحہ نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ سیکرٹ سروس چھوڑنے کا مطلب کیا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ شروع میں مجھے بتایا ضرور گیا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ یہ صرف دھمکی ہے ورنہ چیف جو اس قدر با اصول ہیں وہ کس طرح اپنے ممبر کو صرف اس لئے ہلاک کر دے کہ وہ سیکرٹ سروس میں

کام نہیں کرنا چاہتا"...... صالحہ نے کہا۔

" یہ صرف دھمکی نہیں ہے صالحہ۔ کیونکہ یہ ملکی مفادات کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ بہرحال اگر تم واقعی سیکرٹ سروس چھوڑنا چاہتی ہو تو میں ابھی تمہارے سامنے بات کر لیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" آپ سیکرٹ سروس چھوڑنے پر کیوں اصرار کر رہے ہیں۔ آپ مجھے فور سٹارز میں شمولیت کی اجازت لے دیں"...... صالحہ نے کہا۔

" پھر صفدر کو بھی فور سٹارز میں شامل ہونا پڑے گا اور اس طرح فور سٹارز کی تعداد بڑھنا شروع ہو جائے گی جبکہ تمہارے سیکرٹ سروس چھوڑنے کے بعد ہو سکتا ہے کہ صفدر بھی سیکرٹ سروس چھوڑ دے۔ اس طرح تعداد کم ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" کیا آپ واقعی میرے سیکرٹ سروس چھوڑنے پر خوش ہیں"۔ اچانک صالحہ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" میں خوش ہوں۔ کیا مطلب۔ مجھے اس سے کیا خوشی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" آپ کا موڈ بتا رہا ہے کہ آپ اصل میں یہی چاہتے ہیں کہ میں سیکرٹ سروس چھوڑ دوں"...... صالحہ نے کہا تو عمران نے ہنستے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" کسے فون کر رہے ہیں"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔



" چیف کو"...... عمران نے کہا اور صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" ایکسٹو"...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب اپنے فلیٹ سے۔ مس صالحہ اس وقت میرے پاس موجود ہیں۔ ان کو شکوہ ہے کہ آپ اسے نظرانداز کرتے ہیں اس لئے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس چھوڑنا چاہتی ہے یا دوسری صورت میں وہ چاہتی ہے کہ اسے فور سٹارز میں شامل کر دیا جائے تاکہ وہ مصروف رہ سکے"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" صالحہ کو رسیور دو"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا تو عمران نے رسیور صالحہ کی طرف بڑھا دیا۔

" صالحہ بول رہی ہوں چیف"...... صالحہ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا عمران درست کہہ رہا ہے"...... چیف کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

" یس چیف۔ میں نے خود عمران صاحب سے یہی بات کی ہے"۔ صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو تم نے واقعی محسوس کیا ہے کہ تمہیں نظرانداز کیا جا رہا ہے حالانکہ جہاں تمہاری ضرورت ہوتی ہے وہاں تمہیں ٹیم میں. بہرحال

شامل کیا جاتا ہے"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ میں سیکرٹ سروس میں اپنے شوق سے شامل ہوئی تھی اور میں نے اس لئے انتہائی سخت ٹریننگ بھی لی تھی اور میں نے اپنے طور پر ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ میں آپ کی توقعات پر پوری اتروں لیکن میں نے اکثر دیکھا ہے کہ بہت کم مشنز میں مجھے شامل کیا جاتا ہے۔ اس سے میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ شاید میری کارکردگی معیار پر پوری نہیں اتر رہی اس لئے مجھے نظر انداز کیا جاتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"اگر میں تمہیں کہوں کہ ایسا نہیں ہے تو کیا تم یقین کر لو گی"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ پر تو مجھے اپنے آپ سے بھی زیادہ اعتماد ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"تو پھر یہ بات ذہن سے نکال دو۔ جب بھی میں نے محسوس کیا کہ تمہاری کارکردگی معیار پر پوری نہیں اتر رہی تو تمہیں شکایت کرنے کی بھی مہلت نہ مل سکے گی اور تم قبر میں اتر چکی ہو گی۔ جہاں تک مشن میں تمہاری شمولیت کا تعلق ہے تو اس کا فیصلہ مشن کی نوعیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ جہاں تمہاری ضرورت محسوس کی جائے گی وہاں تمہیں شامل کر دیا جائے گا۔ جہاں تک تمہیں فور سٹارز میں شامل کرنے کا تعلق ہے تو اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ وہ ایک محدود ٹیم ہے اور اسے محدود ہی رہنا چاہئے"۔ دوسری





طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب بتاؤ کیا فیصلہ ہے تمہارا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ اب فیصلہ کرنے کے لئے کیا باقی رہ گیا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"دیکھو صالحہ۔ چیف کے پیش نظر سرے سے ممبران یا ان کی اہمیت نہیں ہوتی۔ اس کے پیش نظر مشن اور ملک کی سلامتی ہوتی ہے۔ اس کی آنکھوں پر صرف ملکی مفادات کی عینک لگی ہوئی ہے اور بس۔ اور اس نے ہمیں بھی یہی ٹریننگ دی ہے کہ ہم صرف ملکی مفادات کی عینک سے ہی معاملات کو دیکھیں۔ جذبات کو اہمیت نہ دیں اور یہی وجہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس وقت پوری دنیا میں نام موجود ہے ورنہ غیر ممالک کے ایجنٹ ہم سے کم ذہین یا کم تربیت یافتہ نہیں ہوتے یا ان کی ٹریننگ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ فرق صرف نقطہ نظر کا ہوتا ہے اور یہی ہماری کامیابی کی بنیادی وجہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ کی مہربانی۔ بہرحال اب مجھے کم از کم اتنی تسلی ہو گئی ہے کہ میری کارکردگی غیر معیاری نہیں ہے۔ اب مجھے اجازت دیں"...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ اپنا چیک اٹھا لو اور اپنی طرف سے کسی فلاحی ادارے کو دے دینا کیونکہ تم نے دیکھ لیا ہے کہ تم نے بلائنڈ سنٹر کی معمولی سی خدمت کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہونے سے بچا لیا ہے ورنہ چیف کا تمہاری بات سننے کے بعد ردعمل یہی ہوتا کہ وہ صفدر کو حکم دے دیتا کہ تمہیں گولی مار دی جائے اور یقین کرو صفدر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے حکم پر عمل کر دیتا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کم از کم صفدر ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے ڈرائیں نہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دعا کرو کبھی ایسے تجربے سے تمہیں نہ گزرنا پڑے"...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور صالحہ مسکراتی ہوئی مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی راہداری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"تمہیں بہرحال سبق دینا ہی پڑے گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ خیریت ہے"...... دوسری طرف سے جولیا نے





چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر کو فون کر کے بتا دو کہ وہ مستقبل میں رنڈوا ہونے سے بچ گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا بکواس ہے۔ کیا یہ کوئی نیا مذاق ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے صالحہ کے اس کے فلیٹ پر آنے سے لے کر چیف سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"اب تم خود بتاؤ کہ کیا صفدر کی یہ خوش قسمتی نہیں ہے کہ وہ مستقبل میں رنڈوا ہونے سے بچ گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ صالحہ نے یہ کیا حماقت کی ہے۔ اسے مجھ سے بات کرنی چاہئے تھی۔ یہ تو واقعی اس نے خودکشی کرنے والی بات کی ہے اور چیف نے یقیناً اس لئے اس کی بات کو نظرانداز کر دیا ہے کہ یہ پہلا موقع تھا کہ صالحہ نے ایسی بات کی ہے۔ بہرحال تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب میں اسے خود سمجھا لوں گی"...... جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تم کسی کو کیا سمجھاؤ گی۔ اس سے بہتر ہے کہ تم خود ہی سمجھ جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"بس یہی مطلب پوچھتی رہو گی۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ خود سمجھ جاؤ کہ زندگی بڑی حسین ہوتی ہے اسے ان فضول کاموں میں ضائع نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"کاش یہ بات تمہاری سمجھ میں آجاتی تو زندگی واقعی "...... جولیا نے کہا اور پھر فقرہ مکمل کئے بغیر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ جولیا صالحہ کو خود ہی سیٹ کر لے گی۔

یورپ کے معروف ملک کرانس کے دارالحکومت پارسن کی ایک وسیع و عریض اور خوبصورت شاہراہ پر جدید ماڈل کی کیڈلاک کار بڑی سبک روی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کا رخ شہر کے شمالی مضافات کی طرف تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک وجیہہ نوجوان جس کے جسم پر انتہائی جدید تراش کا ہلکے بادامی رنگ کا سوٹ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے جینز کے ساتھ انتہائی شوخ رنگ کی شرٹ اور اس پر جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ کانوں میں انتہائی قیمتی ہیرے کے ٹاپس بھی موجود تھے۔ لڑکی اپنے انداز سے کسی ایکشن فلم کی ہیروئن دکھائی دے رہی تھی۔

"باس نے اچانک کیوں کال کیا ہو گا وائٹ"...... لڑکی نے

ڈرائیونگ سیٹ پر موجود نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم اب تک بیس بار یہ سوال کر چکی ہو اور ہر بار میں نے تمہیں یہی جواب دیا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے لیکن تم پھر یہی سوال کر دیتی ہو"...... نوجوان جسے وائٹ کہا گیا تھا، نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا اور لڑکی انتہائی مترنم آواز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تم اپنے آپ کو باس کا نمبر ٹو سمجھتے ہو اس لئے پوچھ رہی ہوں"...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یہ مجھ پر تمہارا سراسر الزام ہے جیکوٹی جبکہ ساری تنظیم جانتی ہے کہ تم باس کی عملی طور پر نمبر ٹو ہو۔ جتنا اعتماد باس تم پر کرتا ہے اتنا پوری تنظیم میں کسی پر بھی نہیں کرتا"...... وائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ تو میری کارکردگی کی وجہ سے وہ میرا خیال رکھتا ہے لیکن تم سے وہ ملاقاتیں زیادہ کرتا ہے۔ آخر اس کی کوئی وجہ تو ہو گی"۔ لڑکی جسے جیکوٹی کہا گیا تھا، نے شرارت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھ سے ملاقاتیں تو وہ اس لئے کرتا ہے تاکہ میری خراب کارکردگی پر مجھے ڈانٹ سکے"...... وائٹ نے کہا تو جیکوٹی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" لیکن اس بار شاید اس نے ہم دونوں کو ڈانٹنے کے لئے بلایا





ہے"...... جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر اس نے تمہیں ڈانٹا تو شاید یہ اس کی آخری ڈانٹ ہو گی"۔ وائٹ نے کہا تو جیکوٹی کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیوں۔ کیا مطلب"...... جیکوٹی نے کہا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر یہ سوال کر رہی ہے۔

" مطلب تم بھی اچھی طرح سمجھتی ہو اور باس بھی"...... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم نے آج تک مجھے پروپوز کیا ہی نہیں۔ ہر بار ٹال جاتے ہو"...... جیکوٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جب تک ہم بلیک سٹار میں ہیں تب تک ایسا نہیں کر سکتے۔ یہ تنظیم کا قانون ہے اس لئے مجبوری ہے۔ ویسے بھی ان رسمیات کا کیا فائدہ جبکہ سب جانتے ہیں کہ ہم دونوں اکٹھے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں"...... وائٹ نے کہا۔

" لیکن پروپوز کرنے اور پھر چرچ جا کر شادی کرنے اور اس کی رسمیات کا تو اپنا علیحدہ ہی لطف ہے وائٹ۔ لیکن نجانے یہ قانون کیوں بنایا گیا ہے"...... جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" قدیم دور کے لوگ ذہنی طور پر بے حد پسماندہ ہوا کرتے تھے اس لئے اس دور میں یہ قانون بنا ہو گا جو اب شاید روایت کے طور پر قائم رکھا جا رہا ہے"...... وائٹ نے کہا اور پھر اس طرح کی باتیں

کرتے ہوئے وہ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ایک چھوٹے سے مضافاتی قصبے میں داخل ہو گئے۔ قصبے کے ایک کونے میں ایک چھوٹا سا کلب تھا جس کے باہر بلیک سٹار کلب کا نیون سائن موجود تھا۔ وائٹ نے کار ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کلب کے ہال میں مردوں اور عورتوں کی کافی تعداد موجود تھی لیکن وہ سب مہذب اور اعلیٰ طبقے کے لوگ تھے۔ اس لئے ہال میں شور و غل وغیرہ قطعاً نہ تھا۔ بس ہلکی ہلکی مترنم ہنسی اور سرگوشیوں میں باتیں کرنے کی مدہم آوازیں کبھی کبھار سنائی دے جاتی تھیں۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے سوٹ پہنے ایک نوجوان اور تقریباً نیم عریاں دو نوجوان لڑکیاں موجود تھیں۔ ایک لڑکی ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھی جبکہ دوسری لڑکی سامنے ایک کمپیوٹر رکھے اسے آپریٹ کرنے میں مصروف تھی جبکہ وہ نوجوان خاموش کھڑا تھا۔ البتہ اس کے سامنے ایک فون موجود تھا۔ وائٹ اور جیکوٹی جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے وہ نوجوان انہیں دیکھ کر چونک پڑا اور پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہیلو ڈیگر۔ کیسے ہو"...... ان دونوں نے ہی اس نوجوان سے مخاطب ہو کر بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"فائن۔ لیکن آج آپ دونوں بڑے طویل عرصے کے بعد یہاں اکٹھے نظر آرہے ہیں"...... نوجوان ڈیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔





"یہی ہم بارسن سے یہاں تک سوچتے ہوئے آئے ہیں کہ باس نے بڑے طویل عرصے بعد ہم دونوں کو یہاں کیوں اکٹھے بلایا ہے"...... وائٹ نے کہا اور ڈیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے کوئی بڑا ہی کام ہو گا۔ بہرحال باس سپیشل آفس میں تمہارا منتظر ہے"...... ڈیگر نے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے ایک طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ گئے۔ راہداری کے آخر میں ایک کمرے کا دروازہ موجود تھا جو بند تھا اور اس پر گودام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی لیکن وائٹ اور جیکوٹی دونوں اس کے سامنے پہنچ کر رک گئے اور پھر وائٹ نے مخصوص انداز میں تین چار بار دروازے پر دستک دی تو دروازہ خود بخود میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور وائٹ اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جیکوٹی تھی۔ کمرہ واقعی شراب کی پیٹیوں سے بھرا ہوا تھا البتہ ایک سائیڈ پر باقاعدہ راستہ موجود تھا۔ وہ اس راستے پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ آخر میں دیوار تھی۔ وائٹ نے دیوار پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو سرر کی آواز سے دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر سمٹ گئی۔ اب دوسری طرف ایک شاندار انداز میں سجا ہوا آفس تھا۔ وہ دونوں مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو سامنے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر آدمی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ کرانس کی انتہائی خفیہ سرکاری تنظیم بلیک سٹار کا چیف تھامسن تھا جو اس نواحی قصبے میں بلیک سٹار نامی کلب کا مالک اور جنرل مینجر تھا لیکن درحقیقت بلیک سٹار انتہائی طاقتور سرکاری ایجنسی تھی جس

کے کئی سیکشنز تھے اور ہر سیکشن انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹوں پر مشتمل تھا۔

"آؤ۔ آؤ۔ آج تم دونوں کو یہاں اکٹھے دیکھ کر مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے"...... باس نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ ہمیں اکٹھا بلاتے ہی نہیں باس"...... جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا تو باس بڑے بے تکلفانہ انداز میں ہنس پڑا۔

"بیٹھو"...... مصافحہ اور رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد باس نے میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہ دونوں سرہلاتے ہوئے میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم بلیک سٹار کے مین سیکشن سے متعلق ہو اور تم دونوں کی صلاحیتوں اور کارکردگی کے بارے میں سب جانتے ہیں اس لئے میں نے نیا مشن تمہارے ذمے لگانے کا فیصلہ کیا ہے"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے انتہائی قیمتی شراب کی چھوٹی چھوٹی تین بوتلیں نکال کر اس نے میز پر رکھ دیں۔ باس اور ان دونوں کا آپس میں بولنے اور بیٹھنے کا انداز بے تکلفانہ اور دوستانہ تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے تھامسن باس نہ ہو بلکہ ان کا مشترکہ اور بے تکلف دوست ہو۔

"تھینک یو باس۔ یہ ہمارے لئے واقعی اچھی خبر ہے کیونکہ چھٹیاں منانے اور تفریح کرنے میں اتنے روز گزر گئے ہیں کہ ہم اب



حقیقتاً بور ہو چکے ہیں"...... جیکوٹی نے کہا۔

"یہ مشن بھی چھٹیاں منانے اور تفریح کرنے کا ہے لیکن اگر مشن کا آغاز ہو گیا تو پھر شاید تم دونوں کی زندگی کا سب سے کٹھن مشن ثابت ہو"...... باس نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ البتہ وہ ساتھ ساتھ بوتل منہ سے لگا کر شراب کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتے جا رہے تھے۔

"اوہ۔ پھر تو یہ مشن بے حد دلچسپ اور سنسنی خیز ثابت ہو گا"۔ جیکوٹی اور وائٹ دونوں نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تو سن رکھا ہو گا"...... باس نے کہا اور وہ دونوں اس بار باقاعدہ کرسیوں پر اچھل پڑے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ لیکن پاکیشیا تو ایشیا میں ہے اور بلیک سٹار کا دائرہ کار تو صرف یورپ اور ایکریمیا تک محدود ہے"۔ وائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس بار مشن براعظم ایشیا میں ہے"...... باس نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ پاکیشیا میں"...... اس بار جیکوٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ مشن پیش بھی آئے۔ میں

تمہیں تفصیل بتاتا ہوں تاکہ تمہاری حیرت دور ہو سکے"۔ تھامسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے واقعی ہمیں حیرت زدہ کر دیا ہے۔ بہرحال ہم ہمہ تن گوش ہیں"...... وائٹ نے کہا۔

"بحر ہند میں ایک جزیرہ ہے جسے کارٹ کہا جاتا ہے۔ کسی زمانے میں اس پر کرانس کا قبضہ تھا لیکن پھر کافی عرصہ پہلے کرانس نے اسے چھوڑ دیا اور اب یہ ایک آزاد جزیرہ ہے۔ یہ جزیرہ انتہائی خوبصورت ہے۔ یہاں کا موسم بھی بے حد شاندار ہوتا ہے۔ جزیرے پر چونکہ طویل عرصے تک کرانس کا قبضہ رہا ہے اس لئے وہاں کے اصل باشندوں کو غلام بنا کر کرانس پہنچا دیا گیا اور وہاں کرانس فوج رکھی گئی تھی لیکن پھر وہاں فوج کم کر دی گئی اور کرانسی افراد کو وہاں بسانے کے لئے سہولیات دی گئیں جس کے نتیجے میں یہاں سے بے شمار کرانسی خاندان وہاں جا کر بس گئے۔ اس جزیرے کے ساحلوں پر قیمتی سمندری موتی ملتے ہیں اور جزیرے میں واقع گھنے جنگلات سے قیمتی عمارتی لکڑی کے ساتھ ساتھ ایسی جھاڑیاں کثیر تعداد میں ملتی تھیں جن سے انتہائی قیمتی ادویات تیار ہوتی تھیں۔ اس لئے یہ جزیرہ اپنے طور پر خاصا خوش حال تھا۔ پھر کرانس حکومت نے اپنے شہریوں کو وہاں سہولیات پہنچانے کے لئے پختہ سڑکوں، کلبوں اور ریستورانوں اور ہوٹلوں کے جال پھیلا دیئے اور پھر پوری دنیا میں اس جزیرے کے بارے میں ایسا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ پوری دنیا کے





سیاح وہاں آنے جانے لگے۔ اس کے بعد تبدیل ہوتے ہوتے عالمی حالات کی بنا پر بظاہر وہاں سے کرانس کا سرکاری کنٹرول ہٹا لیا گیا اور وہاں ایک آزاد حکومت قائم کر دی گئی لیکن یہ حکومت بہرحال کرانس حکومت کے تابع رہتی تھی لیکن آہستہ آہستہ وہاں کے باشندے مکمل طور پر آزاد ہو گئے۔ گو وہ کرانس کے باشندے تھے لیکن طویل عرصے تک وہاں رہنے کی وجہ سے وہ کارٹی کہلانے لگے۔ بہرحال اب وہاں کے باشندوں کو کارٹی کہا جاتا ہے اور اب یہ جزیرہ انتہائی خوبصورت اور سیاحوں کے لئے جنت سمجھا جاتا ہے اور پوری دنیا کے سیاح وہاں جانا اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں"۔ تھامسن نے کہنا شروع کیا۔

"باس۔ جو تفصیل آپ نے بتائی ہے اس کا تو مجھے علم نہ تھا لیکن ہم دونوں کئی بار اس جزیرے پر جا چکے ہیں اس لئے مجھے وہاں کے حالات کا علم ہے۔ آپ ہمیں مشن کے بارے میں بتائیں"۔ وائٹ نے کہا تو تھامسن بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ پس منظر میں نے اس لئے بتایا ہے کہ تم نے اب وہاں صرف تفریح نہیں کرنی کیونکہ اس جزیرے کارٹ کا ایک بڑا حصہ اب بھی کرانس حکومت کی ملکیت ہے اور اس حصے پر انتہائی گھنے جنگلات ہیں اور اس مشن کا تعلق انہی جنگلات سے ہی ہے"...... تھامسن نے کہا۔

"کمال ہے باس۔ آپ تو کسی قدیم دور کے داستان گو لگتے ہیں۔

ہر بات کو انتہائی سنسنی خیزی تک پہنچا کر بات ختم کر دیتے ہیں"۔
جیکوٹی نے ہنستے ہوئے کہا اور تھامسن بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس
پڑا۔

" میں تم دونوں کے چہروں پر ابھر آنے والی حیرت اور تجسس
دیکھ کر بے حد لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ بہرحال اب میں اصل بات
پر آ رہا ہوں۔ کرانس اور اسرائیل کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات
ہیں۔ اسرائیل پاکیشیا کو اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتا ہے اور پاکیشیا
واحد اسلامی ملک ہے جس کے پاس باقاعدہ تجربہ شدہ ایٹمی تنصیبات
ہیں اور اسرائیل، کافرستان حتیٰ کہ ایکریمیا کی بے پناہ کوششوں کے
باوجود آج تک ان ایٹمی تنصیبات کو تباہ نہیں کیا جا سکا جبکہ پوری
دنیا میں یہ خطرہ شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے کہ پاکیشیا ایٹمی
ٹیکنالوجی ماہرین سمیت مسلم ممالک کو منتقل کر دے گا اور اس
طرح مسلم ممالک انتہائی طاقتور گروپ بنا کر پوری دنیا پر حکومت
کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اسرائیل نے ایسے میزائل تیار کر لئے
ہیں جو طویل فاصلے تک کام کر سکتے ہیں لیکن ان میزائل کے ساتھ
مسئلہ یہ تھا کہ یہ میزائل سمندر پر تو پرواز کرتے ہوئے اپنا رخ
درست رکھتے ہیں لیکن اگر انہیں زمین پر طویل فاصلہ طے کرنا پڑے
تو پھر زمین کی کشش ثقل اور زمین سے نکلنے والی مخصوص ریز کی وجہ
سے ان کی سمت درست نہیں رہتی اور یہ ٹارگٹ سے بہت دور بھی
نکل سکتے ہیں۔ اسرائیل نے اس نقص پر بے حد محنت کی لیکن اس



کے سائنس دان باوجود سر توڑ کوشش کے اس کی یہ خامی دور نہ کر
سکے۔ حتیٰ کہ ایکریمیا کے سائنس دانوں نے بھی اس پر کام کیا لیکن وہ
بھی اس خامی کو درست نہ کر سکے۔ چنانچہ آخرکار انہی میزائلوں کو ہی
پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات کی تباہی کے لئے استعمال کرنے کا پلان
بنایا گیا ہے۔ یہ خصوصی میزائل ہیں جنہیں واٹر میزائل کا کوڈ نام دیا
گیا ہے کیونکہ یہ پانی پر زیادہ درست اور طویل سفر کر سکتے ہیں اور یہ
میزائل ایسے ہیں کہ یہ ہر قسم کے حفاظتی انتظامات کو ناکارہ بنا دینے
کی اہلیت رکھتے ہیں اور اگر یہ ٹارگٹ پر درست فائر ہو جائیں تو آناً فاناً
تمام ایٹمی تنصیبات کو تباہ و برباد کر دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
اس نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر جب پلاننگ کی گئی تو اسرائیلی ماہرین
کی نظروں میں جزیرہ کارٹ آ گیا۔ جزیرہ کارٹ سے پاکیشیا تک سمندر
ہے اس لئے اگر کارٹ سے انہیں فائر کر دیا جائے تو سائنس دانوں
کو یقین ہے کہ یہ درست طور پر پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات کو تباہ و
برباد کر دیں گے۔ چنانچہ باقاعدہ خفیہ طور پر سروے کیا گیا اور
کمپیوٹرائزڈ تجربات کئے گئے جو درست ثابت ہوئے جس کے بعد اس
پلان کو فائنل کر دیا گیا۔ اس کے بعد کرانس حکومت سے خفیہ بات
چیت کی گئی اور کرانس حکومت نے اسرائیل اور ایکریمیا سے بے پناہ
مراعات حاصل کرنے کے عوض انہیں کارٹ جزیرے پر واقع وہ
جنگلات اس پلان کے لئے دینے کا خفیہ معاہدہ کر لیا۔ چونکہ اسرائیل،
ایکریمیا اور کرانس حکومت تینوں اس معاملے کو انتہائی خفیہ رکھنا

چاہتے ہیں اور وہ کسی طرح بھی سامنے نہ آنا چاہتے تھے اس لئے ان جنگلات کو ایک یورپی تفریحی کمپنی کو باقاعدہ فروخت کیا گیا۔ یہ تفریحی کمپنی اب وہاں سیاحوں کی تفریح کے لئے ایک بہت بڑا پراجیکٹ تیار کر رہی ہے۔ اس کمپنی کا نام سولوز ہے اور یہ پوری دنیا میں ایسے تفریحی پراجیکٹ بنواتی رہتی ہے اور اس کمپنی کا کسی طرح بھی تعلق تفریحی پراجیکٹ سے ہٹ کر اور کسی معاملہ سے نہیں ہے اس لئے اس پر کسی کو کسی طرح بھی شک نہیں پڑ سکتا۔ لیکن یہ کمپنی دراصل اسرائیل کی ہے۔ بہرحال یہ کمپنی کارٹ میں بظاہر تفریحی پراجیکٹ تیار کر رہی ہے لیکن دراصل وہاں زیر زمین انتہائی خفیہ طور پر واٹر میزائلوں کا لانچنگ پیڈ اور ان کی فائرنگ کمپیوٹرائزڈ مشینری نصب کی جا رہی ہے اور سائنس دان وہاں مسلسل گزشتہ ایک سال سے کام کر رہے ہیں۔ تقریباً ایک ہفتے بعد یہ پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد انتہائی خفیہ طور پر آبدوز کے ذریعے وہاں واٹر میزائل پہنچائے جائیں گے اور پھر ایک ہفتہ ان کی تنصیبات پر اور ایک ہفتہ ان کی چیکنگ میں صرف ہو جائے گا۔ اس کے بعد اسے فائر کر دیا جائے گا اور پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات مکمل طور پر تباہ ہو جائیں گی اور مشن مکمل ہو جائے گا"...... تھامسن نے کہا۔

"لیکن اس میں ہمارا کیا کردار ہو گا"...... وائٹ اور جیکوٹی دونوں نے بے ساختہ کہا تو تھامسن مسکرا دیا۔





"اسرائیل اور ایکریمیا دونوں کو خطرہ لاحق ہے کہ اگر اس بارے میں معمولی سی بھنک بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کانوں میں پڑ گئی تو پھر نہ یہ لانچنگ پیڈ رہے گا اور نہ ہی میزائل بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس کی لیبارٹری کو ہی تباہ کر دیں لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ اگر اسرائیل اور ایکریمیا دونوں کے ایجنٹ اس کی حفاظت کریں گے تو لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خفیہ فارن ایجنٹ ان کی یہاں موجودگی پر چونک پڑیں گے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سلسلے میں کرانس کی خفیہ ایجنسی بلیک سٹار کو حرکت میں لایا جائے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ بلیک سٹار انتہائی خفیہ انداز میں کام کرتی ہے اور غیر ممالک تو ایک طرف کرانس میں بھی اس کے بارے میں زیادہ لوگ نہیں جانتے۔ دوسری بات یہ کہ اس ایجنسی کی کارکردگی کی شہرت اور خاص طور پر مین سیکشن کی شہرت سے اسرائیل اور ایکریمیا دونوں بخوبی واقف ہیں اور تیسری اور سب سے اہم بات یہ کہ بلیک سٹار کا دائرہ کار آج تک یورپ اور ایکریمیا رہا ہے اس نے کبھی پاکیشیا اور اس سے ملحقہ علاقوں میں کام نہیں کیا۔ چنانچہ کرانس حکومت نے اس کی اجازت دے دی ہے۔ اس طرح اس مشن کی حفاظت کی ذمہ داری بلیک سٹار کو سونپ دی گئی اور میں نے تم دونوں کو اس لئے کال کیا ہے کہ کارٹ میں بھی بلیک سٹار کلب تیار ہو چکا ہے۔ وائٹ اس کلب کا مالک اور مینجر ہو گا جبکہ جیکوٹی چونکہ کرانس میں بھی سیکورٹی ایجنسی چلاتی ہے وہاں

بھی جیکوٹی سیکورٹی ایجنسی چلائے گی اور تفریحی پراجیکٹ تیار کرنے والی کمپنی جیکوٹی سیکورٹی ایجنسی کی خدمات باقاعدہ پراجیکٹ کی حفاظت اور سیکورٹی کے لئے ہائر کرے گی۔ مین سیکشن وہاں موجود رہے گا۔ کلب میں بھی اور پراجیکٹ پر بھی۔ لیکن تمہارا کام صرف بیرونی سیکورٹی ہو گی اور یہ کام اس وقت تک ہو گا جب تک مشن مکمل نہیں ہو جاتا۔ جب یہ مشن مکمل ہو جائے گا تو پھر تمہاری واپسی ہو جائے گی"۔۔۔۔۔۔ تھامسن نے کہا۔

"لیکن کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں آئے گی باس"۔۔۔۔۔۔ جیکوٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید۔ کیونکہ ایکریمین حکام کو پاکیشیا میں ان کے خصوصی ایجنٹ نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا کے صدر نے ایک انتہائی خفیہ میٹنگ کال کی ہے جس کا ایجنڈا ایٹمی تنصیبات کی سیکورٹی تھا حالانکہ اس کی پہلے کبھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی۔ اس سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ شاید کسی پراسرار انداز میں پاکیشیا میں اطلاع پہنچ چکی ہو کہ ان کی ایٹمی تنصیبات کو خطرات لاحق ہو چکے ہیں"۔ تھامسن نے کہا۔

"واقعی۔ لیکن کیا فارن ایجنٹس وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نگرانی نہیں کر سکتے۔ اس کے چیف کی نگرانی کر کے درست معلومات حاصل کر لی جائیں"۔۔۔۔۔۔ وائٹ نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیٹ اپ انتہائی پراسرار ہے۔ آج





تک نہ اس کا ہیڈ کوارٹر سامنے آیا ہے اور نہ ہی اس کا چیف کبھی سامنے آیا ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی جانتا ہے۔ حتیٰ کہ پاکیشیا کے اعلیٰ ترین حکام بھی اس سے ناواقف ہیں۔ اسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس دوسرے ممالک میں کام کرتی ہے لیکن پاکیشیا پہنچ کر وہ لوگ اس طرح غائب ہو جاتے ہیں کہ آج تک ان کے بارے میں کوئی تفصیلی معلومات نہیں مل سکیں۔ صرف ایک آدمی ہے علی عمران جو بظاہر مسخرہ سا نوجوان ہے لیکن وہ دنیا کا بہترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ وہ فری لانسر ہے البتہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مشن سامنے آتا ہے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اس کی خدمات ہائر کر لیتا ہے اور پھر سیکرٹ سروس کی ٹیم اس عمران کی سرکردگی میں کام کرتی ہے اس لئے ایکریمی اور اسرائیلی حکام نے اپنے ایجنٹوں کو اس عمران کی نگرانی کا کام دے رکھا ہے۔ اگر عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں کے لئے روانہ ہوا تو بہرحال اطلاع تم تک پہنچ جائے گی۔ اس کے بعد ان کا خاتمہ کرنا تمہارا کام ہے۔ ہم نے بہرصورت ان واٹر میزائلوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانا ہے اور مشن مکمل ہونے تک ان کی انتہائی سختی سے حفاظت کرنی ہے چاہے اس کے لئے ہمیں کچھ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ یہ ہماری ذمہ داری بن چکی ہے اور اب ہماری ایجنسی کی عزت اور ساکھ داؤ پر لگ چکی ہے"۔۔۔۔۔۔ تھامسن نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس عمران کے بارے میں تفصیلات کیا ہیں"۔۔۔۔۔۔ جیکوٹی نے

کہا تو تھامسن نے میز کی دراز کھولی اور ایک فائل نکال کر اس نے
ان دونوں کے سامنے رکھ دی۔

" یہ فائل ایکریمین ایجنٹوں کی تیار کردہ ہے۔اس میں عمران کے
بارے میں تمام معلوم شدہ تفصیلات موجود ہیں اور اس کی ایک
تصویر بھی موجود ہے"...... تھامسن نے کہا۔

" اوکے باس۔آپ قطعاً بے فکر رہیں۔اسرائیل کا یہ مشن مکمل
ہو گا اور ہر صورت میں ہو گا۔اس کی ہم گارنٹی دیتے ہیں"۔وائٹ
نے کہا اور جیکوٹی نے بھی اثبات میں سر ہلا کر اس کی تائید کر دی۔

" ان لوگوں کو آسان شکار نہ سمجھنا۔یہ دنیا کے خطرناک ترین
لوگ ہیں۔بہر حال عمران کے بارے میں تفصیل پڑھ کر تمہیں خود
اس کا احساس ہو جائے گا اور اب یہ سن لو کہ تم دونوں نے ایک
ہفتے کے اندر اندر کارٹ پہنچ کر اپنی ذمہ داریاں سنبھال لینی ہیں۔
اس بارے میں تفصیلی فائل تمہارے سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے
گی"...... تھامسن نے کہا۔

" یس باس"...... دونوں نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

" وش یو گڈ لک۔ویسے اگر ہو سکے تو مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ
دیتے رہنا"...... تھامسن نے اٹھتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے
اثبات میں سر ہلائے اور پھر فائل اٹھا کر تھامسن سے مصافحہ کر کے وہ
واپس دیوار کے درمیان موجود خلا کی طرف بڑھتے چلے گئے۔





عمران نے کار سنٹرل سیکرٹریٹ کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے
اتر کر وہ سر سلطان کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔چونکہ وزارت
خارجہ کا ہر ملازم اس سے بخوبی واقف تھا اور عمران وہاں باقاعدگی
سے آتا جاتا رہتا تھا اس لئے سوائے سلام کرنے کے دربانوں نے
اسے کسی جگہ بھی نہ روکا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سر سلطان کے
آفس کے دروازے پر پہنچ گیا۔سر سلطان کا چپڑاسی ایک ادھیڑ عمر آدمی
تھا۔اس کا نام روشن علی تھا۔وہ عمران کو آتے دیکھ کر پہلے ہی سٹول
سے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔اس نے عمران کے قریب پہنچنے پر اسے
بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

" کیسے ہو روشن علی"...... سلام کا جواب دے کر عمران نے
رک کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" اللہ کا کرم ہے صاحب"...... روشن علی نے جواب دیا تو عمران

سر سلطان کے آفس کی طرف بڑھتے بڑھتے رک گیا۔اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا۔

"کیا ہوا ہے روشن علی۔کیا کوئی خاص پریشانی ہے"...... عمران کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"اوہ۔نہیں صاحب۔کوئی پریشانی نہیں ہے صاحب"۔روشن علی نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔پھر کاندھے اچکا کر مڑا اور سر سلطان کے آفس میں داخل ہو گیا اور اس نے سر سطان کو باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر سلام کیا۔

"آؤ۔آؤ۔میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... سر سلطان نے عمران کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"ہاں۔یہ فائل دیکھو"...... سر سلطان نے میز کی دراز کھول کر ایک فائل اٹھائی اور اسے عمران کے سامنے رکھ دیا۔عمران نے ایک نظر فائل پر ڈالی اور پھر اسے بغیر کھولے ایک طرف کھسکا دیا۔

"کیا ہوا۔تم نے فائل نہیں پڑھی"...... سر سلطان نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فائل سے زیادہ اہمیت زندہ انسانوں کی ہوتی ہے سر سلطان"۔عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سر سلطان بے اختیار چونک





پڑے۔ان کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا چپڑاسی روشن علی پریشان ہے اور وہ بہرحال زندہ انسان ہے اور اس کی اہمیت اس فائل سے کہیں زیادہ ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔کیا مطلب۔روشن علی پریشان ہے۔کیوں۔کیا اس نے تمہیں کچھ کہا ہے"...... سر سلطان نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔میں نے اس سے حال احوال پوچھا تو اس نے جس لہجے میں اللہ کا کرم ہے کہا وہ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ پریشان ہے۔میں نے اس سے پوچھا کہ اسے کیا پریشانی ہے لیکن اس نے کچھ نہیں بتایا جبکہ یہ بات کنفرم ہے کہ وہ پریشان ہے۔میں لہجے سے ہی اس کی پریشانی بھانپ گیا تھا لیکن میں نے زیادہ تفصیل اس لئے وہاں نہیں پوچھی کہ اس طرح ادھر ادھر کے دوسرے لوگ بھی متوجہ ہو جاتے اور ہو سکتا ہے کہ روشن علی کی عزت نفس مجروح ہوتی ہو"۔عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم یہ فائل دیکھو میں اس سے معلوم کر لوں گا اور اس کی پریشانی بھی دور ہو جائے گی"...... سر سلطان نے کہا۔

"نہیں سر سلطان۔میں نے پہلے کہا ہے کہ زندہ انسان ان

فائلوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا تو سرسلطان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے پردہ ہٹا اور روشن علی اندر داخل ہوا۔

"جی صاحب"...... روشن علی نے قریب آ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کہہ رہا ہے کہ تم پریشان ہو جبکہ مجھے یہاں آئے ہو دو گھنٹے ہو گئے ہیں۔ تم نے مجھے اپنی پریشانی کے بارے میں کیوں نہیں بتایا"...... سرسلطان نے نرم لہجے میں کہا اور ان کے نرم لہجے میں بات سن کر عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"میں نے تو جناب عمران صاحب سے کچھ نہیں کہا"...... روشن علی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس نے تمہارے جواب سے تمہاری پریشانی کا اندازہ لگا لیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ عمران کا اندازہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ تم میرے ساتھ طویل عرصے سے کام کر رہے ہو۔ پھر تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا"...... سرسلطان کا لہجہ اس بار قدرے سخت تھا۔

"جناب گھریلو پریشانی ہے۔ آپ بہت مصروف ہیں اور اچھا نہیں لگتا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپ کو پریشان کیا جائے"...... روشن علی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"کیا بیگم سے جھگڑا ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو روشن علی بے اختیار چونک پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک



طویل سانس لیا۔

"وہ بے چاری اب جھگڑے کے قابل ہی کہاں رہی ہے"۔ روشن علی نے اس بار قدرے دل گرفتہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ بیٹھو۔ بیٹھ جاؤ"...... روشن علی کی بات سن کر سرسلطان نے یکلخت انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا اور کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"اوہ نہیں صاحب۔ میں ایسے ہی ٹھیک ہوں"...... روشن علی نے چونک کر کہا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ بیٹھ جاؤ تو"...... سرسلطان نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو روشن علی جلدی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کا انداز مؤدبانہ تھا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ جلدی بتاؤ۔ ہم نے انتہائی ضروری کام کرنے ہیں"...... سرسلطان نے کہا۔

"آپ تو ایسے پوچھ رہے ہیں جیسے تھانیدار پوچھتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اب اس نے فائل اٹھا کر اسے کھول لیا تھا۔

"جناب۔ رات میری بیوی اچانک شدید بیمار ہو گئی ہے۔ اس پر بے ہوشی طاری ہے اور ناک سے خون کے قطرے بھی نکلے ہیں۔ شاید دماغ کی کوئی رگ پھٹ گئی ہے۔ میں نے اسے سرکاری ہسپتال میں تو داخل کرا دیا ہے لیکن ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کے بچنے

کی امید بے حد کم ہے۔ ابھی میرے بچے چھوٹے ہیں اس لیے میں پریشان تھا"...... روشن علی نے آخر کار کہہ دیا۔

"کس ہسپتال اور کس وارڈ میں ہے تمہاری بیوی"۔ سر سلطان نے کہا تو روشن علی نے بتا دیا۔ سر سلطان نے رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"جنرل ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے میری بات کراؤ"۔ سر سلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بجی تو سر سلطان نے رسیور اٹھا لیا جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"ڈاکٹر احمد علی خان لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر احمد علی خان۔ میں سلطان بول رہا ہوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور سر سلطان نے اسے روشن علی، اس کی بیوی اور وارڈ نمبر اور بیڈ نمبر بتا دیا۔

"اس مریضہ کو کمرے میں شفٹ کیا جائے اور اس کے علاج کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور تمام بل وزارت خارجہ کے نام نہیں بلکہ میرے ذاتی نام پر بھجوایا جائے"...... سر سلطان نے کہا۔





"جناب ان کا علاج پہلے ہی خصوصی توجہ سے ہو رہا ہے اور جناب وزارت خارجہ کی طرف سے ویسے بھی ہمیں جنرل ہدایات ہیں کہ ہم ان سے متعلق مریضوں کے علاج میں کوئی کوتاہی نہ کریں اور ہر قسم کی اعلیٰ ادویات استعمال کریں۔ بل ہمیشہ وزارت خارجہ کی طرف سے ہی ادا ہو جاتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ اس مریضہ کے بارے میں مایوسی کا اظہار کیا گیا ہے اس لیے میں مزید خصوصی توجہ کے بارے میں کہہ رہا تھا"...... سر سلطان نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں ابھی راؤنڈ سے واپس آیا ہوں۔ میں نے اس مریضہ کو بھی چیک کیا ہے۔ پہلے اس کی حالت واقعی خراب تھی لیکن اب وہ خطرے سے باہر آ چکی ہے اور انشاء اللہ یہ مریضہ ایک ہفتے کے اندر ٹھیک ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ خدا کا شکر ہے۔ بہرحال پھر بھی آپ نے پوری توجہ کرنی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سر سلطان نے رسیور رکھ دیا۔

"تمہاری بیوی کی حالت اب خطرے سے باہر ہو چکی ہے لیکن تم بہرحال اس کے پاس اس وقت تک رہو گے جب تک وہ پوری طرح تندرست نہیں ہو جاتی اس لیے تم سپرنٹنڈنٹ کے پاس جا کر چھٹی لے لو۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"جی بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا"۔ روشن علی نے اٹھ کر قدرے گلو گیر لہجے میں کہا تو سر سلطان نے جیب سے چیک بک نکالی اور اس میں سے ایک چیک لکھ کر انہوں نے علیحدہ کیا اور پھر چیک روشن علی کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو۔ یہ میری طرف سے رکھ لو۔ تمہارے بچوں کے کام آئے گا۔ جاؤ اب"...... سر سلطان نے کہا تو روشن علی نے جھجکتے ہوئے آگے بڑھ کر چیک لیا اور پھر سلام کر کے واپس چلا گیا جبکہ اس دوران عمران فائل پڑھ کر اسے بند کر چکا تھا۔

"کتنی رقم دی ہے آپ نے روشن علی کو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے۔ تم فائل کی بات کرو"۔ سر سلطان نے کہا۔

"میں نے دیکھ لیا ہے۔ آپ نے کافی بھاری رقم کا چیک دیا ہے۔ کیا آپ کے اکاؤنٹ میں واقعی اتنی بھاری رقم موجود ہوتی ہے"۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوتی تو نہیں ہے لیکن پچھلے دنوں مجھے ٹی اے ڈی اے ملا ہے وہ ابھی تک بینک میں پڑا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ وہ کسی اچھے کام آ گیا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے آنٹی کو بتانا پڑے گا کہ وہ آپ کے ٹی اے ڈی اے کا بھی باقاعدہ حساب لیا کریں"...... عمران نے مسکراتے





ہوئے کہا۔

"اسے تم نے بتایا تو اس نے مجھ سے واقعی لڑ پڑنا ہے کہ میں نے اپنے بینک میں موجود ساری رقم کیوں نہیں دے دی۔ تھوڑی کیوں دی ہے۔ وہ ان معاملات میں کسی حد کا خیال نہیں رکھتی"۔ سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آنٹی واقعی ایسی ہی ہیں۔ بہرحال اب آپ بتائیں کہ اس فائل میں کیا ہے۔ میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ اس میں صرف اتنا درج ہے کہ صدر مملکت نے ایٹمی تنصیبات کی سیکورٹی کو مزید سخت کرنے اور اس کا جائزہ لینے کے لئے خصوصی میٹنگ کال کی تھی اور اس میٹنگ میں یہ طے پایا کہ اس سلسلے میں مزید کام کیا جائے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ فائل میں تو صرف وہی کچھ درج ہے جو کچھ درج کیا جانا مقصود تھا لیکن اصل بات یہ ہے کہ ایکریمیا میں کام کرنے والے ایک پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر منصور اعظم نے جو صدر مملکت کے دور کے عزیز ہیں انہیں ایک بغیر دستخطوں کے رقعہ بھجوایا تھا کہ اسرائیل اور ایکریمیا دونوں مل کر کسی خصوصی میزائل کی مدد سے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کا پلان بنا رہے ہیں اور یہ میزائل بحر ہند میں نصب کئے جائیں گے۔ اطلاع کے بعد صدر مملکت نے یہ خصوصی میٹنگ کال کی تھی۔ اس میں بہرحال ایٹمی تنصیبات کی سیکورٹی کو چیک کیا گیا اور مزید انتظامات کا حکم دے دیا گیا لیکن

چونکہ یہ کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ ڈاکٹر منصور اعظم کا خصوصی میزائل سے کیا مطلب تھا اور اس خصوصی میزائل کو بحر ہند میں کہاں نصب کیا جائے گا اور وہ کس طرح پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو ہٹ کرے گا کیونکہ آج تک کوئی بھی میزائل ایسا نہیں کر سکا۔ پاکیشیا نے ہر قسم کے میزائلوں سے حفاظت کا دوہرا نہیں بلکہ تہرا انتظام کیا ہوا ہے لیکن بقول صدر مملکت کے ڈاکٹر منصور اعظم انتہائی ذمہ دار آدمی ہیں اس لئے انہوں نے یہ فائل مجھے بھجوا کر درخواست کی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اس خصوصی میزائل کے بارے میں کام کرے اور اگر واقعی کوئی سازش ہو رہی ہے تو اسے ختم کیا جائے"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس کے لئے اتنی درد سری کی کیا ضرورت ہے۔ اس ڈاکٹر منصور اعظم سے بھی تفصیل پوچھی جا سکتی تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" معلوم کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اس کا نتیجہ ڈاکٹر منصور اعظم کے خلاف نکلا۔ پاکیشیائی سفارت خانے نے کسی درمیانی آدمی کے ذریعے ڈاکٹر منصور اعظم سے رابطہ کیا لیکن وہ درمیانی آدمی پکڑا گیا۔ نتیجہ یہ کہ اس درمیانی آدمی اور ڈاکٹر منصور اعظم دونوں کی لاشیں سفارت خانے کو موصول ہو گئیں کہ یہ دونوں روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں اور چونکہ منصور پاکیشیائی





ہے اس لئے اگر سفارت خانہ چاہے تو ان کی لاشیں پاکیشیا بھجوا دے"...... سر سلطان نے کہا۔

" اوہ۔ کیا یہی بتایا گیا تھا کہ ایک ہی ایکسیڈنٹ میں دونوں ہلاک ہوئے ہیں یا علیحدہ علیحدہ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" دونوں ایک ٹیکسی میں سوار تھے کہ ٹیکسی کا خوفناک ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا اور یہ دونوں بھی۔ ڈرائیور مقامی تھا"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی کوئی سازش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے ایک مقامی آدمی کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اوکے۔ ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میں صدر صاحب کو رپورٹ دے دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے مشن لے لیا ہے"...... سر سلطان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ظاہر ہے"...... عمران نے کہا اور پھر سلام کر کے فائل اٹھائے وہ آفس سے باہر نکلا تو چپڑاسی روشن علی کی بجائے دوسرا آدمی موجود تھا۔ وہ شاید ہنگامی طور پر یہاں ڈیوٹی دینے آیا تھا اس لئے عمران کا واقف نہ تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ڈاکٹر منصور

اعظم کی اس انداز کی موت نے یہ بات بہرحال ثابت کر دی تھی کہ اس موت کے پیچھے کچھ نہ کچھ ہے۔

"آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں عمران صاحب"....... عمران کے دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہونے اور سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

" بڑھاپے میں آدمی صرف پریشان ہی ہو سکتا ہے۔ حیران نہیں ہو سکتا کیونکہ حیرت کا کوٹہ وہ جوانی میں ہی ختم کر چکا ہوتا ہے"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" تو آپ اب بوڑھے ہو چکے ہیں۔ یہ آپ سے کس نے کہہ دیا ہے"....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" سنجیدگی۔ پریشانی۔ وہم۔ احتیاط ۔ دور دراز کے خیالات۔ یہ سب بڑھاپے کی ہی نشانیاں ہیں اور ان میں سے ایک یعنی پریشانی کی بات تم نے کر دی ہے۔آہستہ آہستہ باقی خصوصیات بھی سامنے آ جائیں گی"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" پریشان تو نوجوان بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ بڑھاپے کی خصوصی نشانی کیسے بن گئی"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ نوجوان پریشان ہو کر دانش منزل کا رخ نہیں کرتے بلکہ کسی غیر دانش منزل کی طرف ان کا رخ ہوتا ہے"....... عمران نے کہا تو اس بار بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔





" آپ نے غیر دانش منزل کے الفاظ بڑے محتاط انداز میں استعمال کیے ہیں"....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مطلب ہے دوسری نشانی۔ احتیاط ، محتاط وغیرہ سامنے آ گئی ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ "....... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سنجیدہ، پریشان اور محتاط سر سلطان سے بات ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب آپ۔ لیکن یہ آپ نے صاحب کو کیا القاب دیئے ہیں"....... دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" سر سلطان شاید جلد ہی ریٹائر ہونے والے ہیں اور ریٹائرڈ انہیں کہا جاتا ہے جو بوڑھے ہو جاتے ہیں اور میرے ایک دانشور دوست کے بقول بوڑھے وہ ہوتے ہیں جو سنجیدہ، پریشان اور محتاط ہو جائیں اس لیئے کسی کو بوڑھا کہنے کی بجائے اگر پریشان، سنجیدہ یا محتاط کہہ دیا جائے تو بات ایک ہی ہوتی ہے لیکن اس طرح وہ برا نہیں مناتا۔ جس طرح ایک آنکھ سے کانے کو اگر کانا کہا جائے تو وہ برا منا جاتا ہے لیکن اگر اسے یک چشم گل کہہ دیا جائے تو وہ برا نہیں مناتا

حالانکہ بات ایک ہی ہوتی ہے"...... عمران کی زبان بغیر کسی رکاوٹ کے چل رہی تھی۔

"صاحب سے بات کر لیں۔ آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا ہیں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"آپ کو یادداشت بہتر کرنے کا کوئی نسخہ معلوم ہے"۔ عمران نے سلام دعا کے بعد کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا یاد داشت کمزور ہو گئی ہے تمہاری"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ بغیر کسی نسخے کے ہی کمزور ہو گئی ہے حالانکہ میں نے ہزاروں حکماء سے معلوم کیا ہے کہ کیا یادداشت کمزور کرنے کا کوئی نسخہ بھی ہے تاکہ میں وہ نسخہ آغا سلیمان پاشا کو کھلا کر اس کی یادداشت کمزور کر سکوں کہ اسے اپنا ادھار ہی یاد نہ رہے لیکن سب نے انکار کر دیا اور اب آپ دیکھیں کہ بغیر کسی نسخے کے میری یادداشت کمزور ہو گئی ہے۔ مجھے آپ سے یہ پوچھنا تو یاد نہیں رہا کہ ڈاکٹر منصور اعظم نے جو رقعہ بھجوایا تھا وہ کہاں ہے اور وہ کیسے مل سکتا ہے"۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"وہ رقعہ تو ڈاکٹر منصور اعظم کی ہدایت کے مطابق جلا دیا گیا تھا"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔





"کیا صدر صاحب نے اسے خود پڑھا تھا یا کسی سے پڑھوایا تھا"...... عمران نے کہا تو میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو عمران کے اس فقرے پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ کیا صدر صاحب ان پڑھ ہیں کہ وہ رقعہ خود نہیں پڑھ سکتے۔ نانسنس"...... سر سلطان نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ پھر وہی بڑھاپے کی نشانی۔ یعنی مشتعل مزاجی۔ میرا مطلب تھا کہ بڑے لوگ اکثر خود کسی چیز کو پڑھنا کسر شان سمجھتے ہیں اس لئے ہر چیز پڑھنے کے لئے علیحدہ علیحدہ سیکرٹری رکھے ہوتے ہیں کوئی رقعہ پڑھنے کے لئے کوئی خط پڑھنے کے لئے کوئی ٹیلی گرام پڑھنے کے لئے اور کوئی لو لیٹر پڑھنے کے لئے"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"خدا تم سے سمجھے۔ بہرحال رقعہ صدر صاحب نے خود پڑھا تھا"...... سر سلطان نے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"پھر معلوم کرنا پڑے گا کہ ان کی یادداشت کیا میری طرح کسی نسخے کے بغیر کمزور ہو چکی ہے یا آغا سلیمان پاشا کی طرح مقوی حریرے کھا کھا کر مزید تازہ ہوتی چلی جا رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے۔ گھنٹہ ہو گیا ہے میں ضروری کام سے رکا ہوا ہوں اور تمہاری باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی ہیں۔ تم بتاؤ تم چاہتے کیا ہو۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ صدر صاحب

اپنی یادداشت کی بنا پر وہ رقعہ دوبارہ لکھیں اور تمہیں دیا جائے۔ یہ ناممکن ہے۔ صدر صاحب تمہاری طرح فارغ نہیں بیٹھے رہتے"۔ سر سلطان نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اچھا یہ بتا دیں کہ یہ رقعہ کسی کوریئر سروس کے ذریعے آیا تھا یا کوئی خاص آدمی لے کر آیا تھا یا کسی کبوتر نے پہنچایا تھا"...... عمران نے فقرہ تو انتہائی سنجیدہ انداز میں شروع کیا تھا لیکن آخر تک پہنچتے پہنچتے وہ پھر پٹڑی سے اتر گیا تھا۔

" ایکریمیا میں پاکیشیا سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری مرزا برلاس خود لے کر آئے تھے۔ انہیں یہ رقعہ ڈاکٹر منصور اعظم نے ایک نجی فنکشن میں دیا تھا اور انہیں اس بارے میں اس طرح بریف کیا تھا کہ مرزا برلاس باقاعدہ چھٹی لے کر خود یہاں آئے اور انہوں نے یہاں پہلے مجھ سے ملاقات کی اور پھر میں نے ان کی اور صدر صاحب کی خصوصی ملاقات کا بندوبست کیا اور انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے وہ رقعہ صدر صاحب کو دیا تھا"...... سر سلطان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے پڑھا تھا یہ رقعہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ وہ لفافے میں بند تھا"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

" یہ مرزا برلاس وہی درمیانی آدمی تو نہیں تھے جو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہلاک ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہی تھے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔





" اگر آپ رقعہ پڑھ لیتے تو کم از کم آج آپ کی یادداشت کا بھی پتہ چل جاتا کیونکہ آنٹی اکثر شکایت کرتی ہیں کہ آپ بعض اوقات انہیں بھی پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نانسنس۔ فضول باتیں مت کیا کرو"...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" آپ واقعی سر سلطان کو بے حد تنگ کرتے ہیں۔ نجانے وہ کس طرح آپ کو برداشت کر جاتے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جب تک ان کی قوت برداشت قائم رہے گی تب تک وہ ریٹائر نہیں ہو سکیں گے اس لئے بے چارے برداشت کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ریٹائر افسر کی زندگی کس قدر عذاب ناک ہوتی ہے۔ یا تو ایک روز پہلے وہ افسر ہوتا ہے اس کی زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کی تعمیل ہوتی ہے لیکن دوسرے روز جب وہ ریٹائر ہو چکا ہوتا ہے تو اس کے دفتر کے آدمی اسے پہچاننے سے بھی انکار کر دیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" لیکن یہ رقعہ۔ یہ کیا ہے۔ کم از کم مجھے تو بتائیں۔ کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے سر سلطان سے ہونے والی ملاقات کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ عمران صاحب۔ یہ تو واقعی اہم مسئلہ ہے۔ اسرائیل، ایکریمیا اور کافرستان تینوں کی حتی الامکان کوشش یہی ہے کہ کسی طرح پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات تباہ کر دی جائیں"...... بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب ہمارے سامنے صرف دو پوائنٹس ہیں۔ ایک تو بحر ہند ہے اور دوسرا کوئی خصوصی میزائل۔ اب ان دو پوائنٹس سے کیسے معلوم کیا جائے کہ اصل سازش کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا بظاہر تو یہی مطلب نکلتا ہے عمران صاحب کہ بحر ہند کے کسی جزیرے پر یہ خصوصی میزائل نصب کیا جائے گا اور پھر اس میزائل کی مدد سے پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات تباہ کی جائیں گی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو یہی مطلب نکلتا ہے لیکن بحر ہند میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں چھوٹے بڑے جزیرے ہیں اور تقریباً آزاد ہیں۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ واردات کہاں ہونے والی ہے اور دوسری بات یہ کہ میزائل تو کافرستان کے پاس بھی ہیں اور ایکریمیا کے پاس بھی بین البراعظمی میزائل ہیں۔ پھر آخر یہ خصوصی میزائل کون سا ہے جسے بحر ہند میں نصب کیا جانا ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں اور چونکہ بلیک زیرو کو معلوم تھا کہ عمران اس وقت گہری سوچ میں ہے اس لئے وہ بھی خاموش بیٹھا ہوا





تھا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ بہرحال تم مجھے کافی پلاؤ تاکہ میرے دماغ کی بیٹری چالو ہو سکے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ کیا صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سلیمان بغیر کسی مخصوص مقصد کے یہاں فون نہ کیا کرتا تھا۔

"عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"صاحب۔ ایکریمیا سے آپ کے دوست ٹرومین کا فون آیا ہے۔ وہ آپ سے کوئی اہم بات کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ آپ کو ٹریس کر کے اس کا پیغام پہنچا دوں۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کا خصوصی نمبر آپ کے پاس موجود ہے"...... دوسری طرف سے سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک ایگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

" ٹرومین سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں "...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ جناب۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ٹرومین بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

" پہلے یہ بتاؤ کہ ایگل کی مادہ کو کیا کہا جاتا ہے ایکریمیا میں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایگل کی مادہ کو۔ کیا مطلب۔ ایگل ہی کہا جاتا ہے دونوں کو "۔ ٹرومین نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے نہیں۔ ایسے تو بات نہیں بنتی۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ لیڈی ایگل بات کر رہی ہے "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا کسی لیڈی ایگل سے واسطہ پڑ چکا ہے آپ کا "...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ابھی میں نے تمہیں فون کیا تو ایک لیڈی بلیک ایگل کی آواز سنائی دی تھی لیکن مجھے چونکہ معلوم ہی نہ تھا کہ ایگل کی مادہ کو کیا کہا جاتا ہے اس لئے مجبوراً مجھے تم سے بات کرنا پڑی۔ ویسے وہ آواز سننے کے بعد مجھے یقین ہے کہ بے چارہ ایگل اپنے پنجے جھاڑ کر کبوتر بننے پر مجبور ہو جاتا ہو گا "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے



ٹرومین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میں سمجھ گیا۔ آپ کو گلوریا کی آواز پسند آ گئی ہے۔ ویسے اس کی اس مترنم آواز نے ہی اسے یہاں کلب میں ملازمت دلائی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے آپ کے پاس بھجوا دوں۔ آپ اسے ذاتی فون اٹنڈنٹ رکھ لیں "...... ٹرومین نے کہا۔

" پھر مجھ سے بات کرنے والوں کو تو چراغ لے کر ڈھونڈنا پڑے گا۔ سارا پاکیشیا اس سے ہی باتیں کرتا رہے گا "...... عمران نے جواب دیا اور ٹرومین ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ویسے پاکیشیا میں فون کے چارجز پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہیں اور اسی لئے گذشتہ چار ماہ کا بل ادا نہیں کیا گیا اور کسی بھی لمحے فون کٹ سکتا ہے "...... عمران نے اس کی ہنسی طویل ہوتے دیکھ کر کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ آپ چاہتے ہیں کہ فون کٹنے سے پہلے آپ کو وہ بات بتا دوں جو بتانا چاہتا ہوں لیکن آپ فکر نہ کریں کم از کم آپ کا فون کاٹ کر محکمے والوں نے عذاب مول نہیں لینا۔ بہرحال میں بتا دیتا ہوں کہ ایکریمیا میں پاکیشیا کے سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کو باقاعدہ سازش کے تحت ہلاک کیا گیا ہے لیکن اسے کار ایکسیڈنٹ کا روپ دیا گیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس دوران بلیک زیرو بھی کافی کی پیالی عمران کے سامنے رکھ کر دوسری پیالی

لے کر اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا اور لاؤڈر پر ٹرومین کی بات سن کر وہ بھی چونک پڑا تھا۔

" تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ ساری کارروائی میرے ہی گروپ کے ایک سیکشن نے کی ہے اور جب مجھے رپورٹ ملی تو پاکیشیا سفارت خانے کے الفاظ سن کر میں چونک پڑا اور پھر میں نے باقاعدہ اس کی تحقیقات کی اور اس کے ساتھ ہی میں نے اپنے تمام گروپس کو باقاعدہ ہدایت کر دی ہے کہ آئندہ وہ پاکیشیا سفارت خانے یا کسی پاکیشیائی کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے لیکن میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں کیونکہ بہرحال یہ سفارت خانے کا ہی معاملہ ہو گا"...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ کارروائی کرائی کس نے ہے"...... عمران نے کہا۔

" سوری عمران صاحب۔ چونکہ یہ بزنس سیکرٹ ہے اس لئے آئی ایم سوری کہ میں بتا نہیں سکتا۔ البتہ میرا وعدہ کہ آئندہ میرا گروپ پاکیشیا کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔ اگر مجھے پہلے اطلاع مل جاتی تو شاید اب بھی ایسا نہ ہوتا"...... ٹرومین نے کہا۔

" گڈ۔ تمہاری یہی اصول پسندی اور صاف گوئی تو مجھے پسند ہے۔ بہرحال اس سیکنڈ سیکرٹری کے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہلاک ہوا ہے۔ اس کا نام ڈاکٹر منصور اعظم تھا اور ایکریمیا کی کسی لیبارٹری





میں سائنس دان تھا۔ کیا انسے بھی تمہارے گروپ نے ہلاک کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔ البتہ ان دونوں کی لاشیں اکٹھی ایک ٹیکسی میں رکھ کر اس کا اچانک ایکسیڈنٹ کر دیا گیا ہے کہ اس ٹیکسی ڈرائیور کو بھی علم نہ ہو سکا تھا اور وہ بھی ختم ہو گیا"...... ٹرومین نے جواب دیا۔

" تو پھر اس ڈاکٹر اعظم کے بارے میں تو تم معلومات مہیا کر سکتے ہو۔ وہ تو تمہارے گروپ کا ٹارگٹ نہ تھا"...... عمران نے کہا۔

" آپ کس قسم کی معلومات چاہتے ہیں"...... ٹرومین نے پوچھا۔

" میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد تم خود سمجھ جاؤ گے کہ معاملات کیا ہیں اور اس کے بعد تم سے جو معلومات حاصل ہو سکیں وہ حاصل کر کے مجھے بتا دینا۔ اس کا میں باقاعدہ معاوضہ ادا کروں گا"...... عمران نے کہا۔

" معاوضے کی فکر مت کریں عمران صاحب۔ میں صرف اپنے اصولوں کی وجہ سے آپ کو انکار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں ورنہ میں آپ سے کوئی بات نہیں چھپاتا"...... ٹرومین نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تم سے کوئی شکایت نہیں کی کیونکہ اصولوں کی پابندی مجھے بھی پسند ہے لیکن چونکہ ڈاکٹر منصور اعظم کا تمہارے گروپ سے کوئی لنک نہیں تھا اس لئے تم یہ کام کر سکتے ہو"۔ عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر منصور اعظم کا رقعہ صدر پاکیشیا کو ملنے سے لے کر پھر اس سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کے ذریعے ڈاکٹر سے مزید معلومات حاصل کرنے اور پھر ان دونوں کی لاشیں سامنے آنے تک ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے یہ ساری کارروائی کی گئی ہے"۔ ٹرومین نے کہا۔

" ہاں۔ اب ہمارے سامنے دو پوائنٹس تو موجود ہیں۔ ایک تو بحر ہند اور دوسرا خصوصی میزائل جس سے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات تباہ کرنا مقصود ہیں لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہو رہا کہ یہ کارروائی کون کر رہا ہے اور کس انداز میں ہونی ہے۔ اب چونکہ تمہارا اس سے لنک نکل آیا ہے اس لئے تم اپنے طور پر جس حد تک معلومات حاصل کر سکتے ہو کر کے مجھے بتا دو"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے عمران صاحب۔ اب یہ معلومات حاصل کرنا میرے لئے مشکل نہ ہو گا۔ آپ ایک گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کر لیں"۔ دوسری طرف سے ٹرومین نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" جب ہر طرف اندھیرا چھا جائے تو قدرت خود بخود روشنی کی کوئی کرن سامنے لے آتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کافی کی پیالی اٹھا لی۔ بلیک زیرو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر



ایک گھنٹے تک وہ اس معاملے کے مختلف پہلوؤں پر باتیں کرتے رہے۔ ایک گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت گزرنے پر عمران نے دوبارہ ٹرومین سے رابطہ کیا۔

" عمران صاحب۔ صرف اس حد تک معلومات مل سکی ہیں کہ یہ سارا کھیل اسرائیل کا ہے۔ اسرائیل نے ہی یہ مخصوص میزائل ایجاد کیا ہے جو سمندر پر انتہائی درست انداز میں کام کر سکتا ہے لیکن زمین پر اسے مسلسل سفر کرنا پڑے تو پھر اس کا ٹارگٹ درست نہیں رہتا اس لئے اسے واٹر میزائل کہا جاتا ہے لیکن اس خامی کے علاوہ اس میں یہ خوبی موجود ہے کہ نہ اسے راستے میں انٹی میزائل سے تباہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی حفاظتی نظام راستے میں اس کے لئے رکاوٹ بن سکتا ہے اور یہ واٹر میزائل بحر ہند کے کسی جزیرے پر اس لئے نصب کیا جا رہا ہے کہ وہاں سے پاکیشیا تک سمندر کا سفر زیادہ ہے اور زمین کا کم۔ لیکن یہ کام کون کر رہا ہے اور کہاں کر رہا ہے اس کا علم نہیں ہو سکا۔ البتہ اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ کرانس کی کوئی خفیہ ایجنسی جسے بلیک سٹار کہا جاتا ہے وہ اس پر عمل کر رہی ہے"۔ ٹرومین نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ کرانس کی ایجنسی یہ میزائل نصب کر رہی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ نصب تو شاید اسرائیل کے سائنس دان اور انجینئر کریں گے لیکن ان کی حفاظت کا ٹاسک بلیک سٹار کو سونپا گیا ہے"

ٹرومین نے کہا۔

" اب یہ بتا دو کہ تمہیں اتنی جلدی اس قدر مکمل معلومات کیسے مل گئیں جبکہ ان معلومات کو روکنے کے لئے ڈاکٹر منصور اعظم اور سفارت خانے کے آدمی کو اس انداز میں ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" مجھے چونکہ یہ معلوم تھا کہ سفارت خانے کے آدمی کو کس نے ہمارے گروپ کی مدد سے ختم کرایا ہے چنانچہ میں نے اس پارٹی کے ایک خاص آدمی سے رابطہ کیا اور پھر اسے بھاری معاوضہ دینے کا وعدہ کر کے اس سے اصل حالات معلوم کرنے کا سودا کیا۔ اس نے بتایا کہ ڈاکٹر منصور اعظم کو ایکریمیا کی ایک اور سرکاری ایجنسی نے پہلے ہی گرفتار کر رکھا تھا کیونکہ ان کے بارے میں انہیں اطلاع مل چکی تھی کہ انہوں نے پاکیشیا کوئی سرکاری راز سپلائی کیا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب انکار کر رہے تھے لیکن پھر سفارت خانے کے آدمی نے جب ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو اسے بھی اس سرکاری ایجنسی نے پکڑ لیا۔ اس طرح انہیں اصل حالات کا علم ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے ڈاکٹر منصور اعظم کے لاشعور سے مشینوں کی مدد سے یہ معلوم کر لیا کہ انہیں اس کی اطلاع کیسے ملی ہے تو ڈاکٹر منصور اعظم کے لاشعور نے جو جواب دیا اس کے مطابق اسرائیل کی اس واٹر میزائل لیبارٹری میں کام کرنے والا ایک سائنس دان اس کا دوست تھا۔ اس نے ایک ملاقات میں اسے صرف اتنا بتایا تھا کہ خصوصی





میزائل بحر ہند میں نصب کر کے اس کے ذریعے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو اڑانے کی اعلیٰ سطح پر پلاننگ کی جا رہی ہے جس پر ڈاکٹر منصور اعظم نے یہ اطلاع پاکیشیا بھجوا دی۔ جہاں تک کرانس کی بلیک سٹار ایجنسی کی بات ہے تو جب مجھے اسرائیل کی اس واٹر میزائل لیبارٹری کا پتہ چلا یہ لیبارٹری بھی ایکریمیا میں ہی ہے اور اس میں کام کرنے والوں کی اکثریت بھی ایکریمین سائنس دانوں کی ہے لیکن اس کے تمام اخراجات اسرائیل ادا کرتا ہے۔ میں نے اس لیبارٹری میں اپنے ایک خاص آدمی سے اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ بحر ہند کے کسی جزیرے پر واٹر میزائل نصب کئے جانے کے انتظامات ہو رہے ہیں اور وہاں حفاظت کے لئے حکومت کرانس سے خصوصی معاہدہ کیا گیا ہے اور اس کی خفیہ ایجنسی بلیک سٹار مشن کی تکمیل تک اس کی حفاظت کرے گی"۔ ٹرومین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" مطلب ہے کہ وہ جزیرہ مارک نہیں ہو سکا"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ اس کا علم شاید اعلیٰ سطح پر ہو گا یا پھر اس بلیک سٹار کے چیف وغیرہ کو ہو گا اور کرانس میں میرا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

" او کے ۔ بے حد شکریہ۔ اب تم مجھے یہ بتا دو کہ تم نے کتنا معاوضہ ادا کیا ہے تاکہ کم از کم اتنا تو تمہیں بھجوا دیا جائے"۔ عمران

نے کہا۔

" صرف دس لاکھ ڈالر بھجوا دیں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ تھینک یو اینڈ گڈ بائی "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ایکریمیا میں فارن ایجنٹ کو کہہ دو کہ وہ معاوضہ ٹرومین تک پہنچا دیں۔ اس نے انتہائی قیمتی معلومات مہیا کر دی ہیں ورنہ ہم واقعی مکمل اندھیرے میں تھے "....... عمران نے بلیک زیرو سے کہا۔

" وہ میں کر دوں گا لیکن اب جب تک اس جزیرے کا علم نہ ہو جائے بات کیسے بنے گی "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" اس کی فکر مت کرو۔ کرانس میں ایسے لوگ موجود ہیں جو معاوضہ لے کر یہ معلومات مہیا کر دیں گے۔ سرخ ڈائری مجھے دو "۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ضخیم سرخ رنگ کے کور والی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

" لیکن عمران صاحب اگر آپ ایک دو میزائل تباہ بھی کر دیں تب بھی خطرہ تو بہرحال رہے گا کیونکہ یہ میزائل تو مسلسل تیار ہوتے رہیں گے "....... بلیک زیرو نے ڈائری عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" ٹرومین نے بتایا ہے کہ یہ لیبارٹری ایکریمیا میں ہے اس لئے فوری خطرہ دور کرنے کے بعد بنیاد کا بھی خاتمہ کیا جائے گا "۔ عمران



نے ڈائری کھولتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے ڈائری کھول کر ورق پلٹنے شروع کر دیئے اور پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ وہ کچھ دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

" انکوائری پلیز "....... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

" کرانس کا رابطہ نمبر اور پھر اس کے دارالحکومت پارسن کا رابطہ نمبر بتا دیں "....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبرز بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" پیڈی کلب "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مادام پیڈی سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں "....... عمران نے کہا۔

" پاکیشیا سے۔ اوہ۔ اوہ۔ ہولڈ کریں "....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہیلو۔ پیڈی بول رہی ہوں "....... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

" بولنے والے پیڈل صرف کرانس میں ہی بن سکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں تو جب بھی ایسے پیڈل بنائے جائیں تو بس چوں چوں کی

آوازیں نکلتی ہیں اور پھر ان آوازوں سے تنگ آکر پیڈلوں کو گریس ہی لگانا پڑتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" تمہیں بتایا نہیں گیا کہ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بات کر رہا ہے اور مادام پیڈل سے فون پر صرف پرنس ہی بات کرنے کی جرأت کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا۔ اوہ۔ اوہ"...... مادام پیڈی کے منہ سے انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں الفاظ نکلنے لگے۔

" ارے ارے۔ اچھے بھلے پیڈل بات کر رہے تھے کہ ہمارے ملک کی چوں چراں شروع ہو گئی۔ کیا اب وہاں بھی گریس کی ضرورت پڑے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم ہو عمران۔ بڑے طویل عرصے بعد تم نے کال کیا ہے اس لئے مجھے تمہارا نام ہی یاد نہ آرہا تھا۔ تم کہاں غائب ہو گئے تھے۔ تمہیں معلوم ہے کہ کتنے سالوں بعد کال کیا ہے تم نے۔ یاد ہے تمہیں"...... اس بار دوسری طرف سے قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

" ارے ارے۔ میں نے تو اتنا عرصہ تمہارے اس غصے سے ڈرتے ہوئے فون نہیں کیا تھا اور اب یہ سوچ کر فون کیا تھا کہ اب



تم خاصی بوڑھی ہو چکی ہو گی اور تمہارا غصہ ختم ہو چکا ہو گا۔ اب تم بڑی شفیق سی بڑھیا بن گئی ہو گی مگر تمہارا غصہ بتا رہا ہے کہ تم پر وقت نے اثر نہیں کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے بڑھیا کہہ رہے ہو۔ تم سے تو میں عمر میں چھوٹی ہوں نانسنس۔ کیا تم خود بوڑھے کھوسٹ بن چکے ہو جو مجھے بڑھیا کہہ رہے ہو"...... مادام پیڈی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" مجھ سے تو دنیا کی تمام عورتیں چھوٹی ہوں گی۔ آج تک سوائے میری اماں بی اور چند آنٹیوں کے اور تو کوئی عورت مجھے نہیں ملی کہ جو مجھے خود سے چھوٹا کہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اماں بی۔ کیا مطلب"...... مادام پیڈی نے کہا۔

" ہمارے ہاں مدر کو اماں بی کہا جاتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ بہرحال اب بولو۔ کیوں فون کیا ہے"...... مادام پیڈی نے کہا۔

" تاکہ تمہیں یاد دلا سکوں کہ تم نے جلد از جلد مادام سے واپس مس بننا تھا لیکن اتنا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود تم ویسی کی ویسی مادام ہی ہو"...... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے مادام پیڈی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" میں نے تو کوشش کی تھی مس بننے کی لیکن ولسن نے شاید قسم

کھار کھی ہے نہ مرنے کی"...... مادام پیڈی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہارے اس غصے کے باوجود بڑا ڈھیٹ ثابت ہو رہا ہے تمہارا یہ دسواں شوہر"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" ارے ارے۔ دسواں نہیں آٹھواں۔ اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ میں بھی اس کی آٹھویں بیوی ہوں"...... مادام پیڈی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" پھر اس پادری کا کیا ہوا جس نے تمہاری شادی کی تقریب منعقد کرائی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" پادری کا کیا ہونا تھا۔ کیا مطلب"...... مادام پیڈی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جس طرح تمہارے ہاں چرچ کا پادری شادی کی تقریب منعقد کراتا ہے اس طرح ہمارے ہاں نکاح ہوتا ہے جو ایک نکاح خواں پڑھاتا ہے اور تم جیسا مسئلہ ہمارے ہاں بھی پیدا ہو گیا تھا۔ ایک صاحب کی چھ بیویاں فوت ہو گئیں۔ پھر انہوں نے جس خاتون سے شادی کی وہ بھی چھ شوہر دفن کئے ہوئے تھی۔ اس لئے سب کو انتظار تھا کہ اب دیکھیں ان میں سے کون پہلے مرتا ہے لیکن ہوا یہ کہ وہ دونوں تو زندہ رہے البتہ ان کا نکاح پڑھنے والا نکاح خواں دوسرے روز ہلاک ہو گیا اس لئے میں پادری کے بارے میں پوچھ رہا تھا"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو مادام پیڈی کافی دیر تک ہنستی



رہی۔

" تمہاری یہی باتیں تو یاد رہتی ہیں۔ لیکن نجانے کیا مسئلہ ہے کہ تم اپنا فون نمبر ہی نہیں بتاتے۔ بہرحال بتاؤ کیسے فون کیا ہے"۔ مادام پیڈی نے کہا۔

" کرانس میں ایک سرکاری ایجنسی ہے بلیک سٹار۔ اس کے بارے میں معلومات چاہئیں تھیں اور مجھے معلوم ہے کہ جہاں مادام پیڈی جیسی انسائیکلو پیڈیا موجود ہو وہاں کسی اور سے بات کرنا ہی حماقت ہے"...... عمران نے کہا۔

" بلیک سٹار کا تم سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ وہ تو ایشیا میں کام ہی نہیں کرتی"...... مادام پیڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسرائیل کے سائنس دان بحر ہند کے کسی جزیرے پر کوئی خصوصی میزائل جسے واٹر میزائل کا نام دیا گیا ہے نصب کر رہے ہیں تاکہ اس کی مدد سے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کیا جا سکے اور اس کی حفاظت کا کام کرانس کی ایجنسی بلیک سٹار کو سونپا گیا ہے۔ اب مجھے معلوم کرنا ہے کہ یہ میزائل کس جزیرے میں نصب کیا جا رہا ہے اور اس کی حفاظت کے لئے بلیک سٹار ایجنسی کیا کر رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ معاوضہ دوگنا دینا ہو گا"...... مادام پیڈی نے کہا۔

" دوگنا۔ کیا مطلب۔ کیا ایک گنا میں نے کبھی ادا کیا ہے جو

دوگنا دوں گا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر دوسری طرف سے مادام پیڈی بے اختیار ہنس پڑی۔

" اسی لئے تو دوگنا مانگ رہی ہوں ورنہ مجھے یاد ہے کہ تم ملنے کا وعدہ کر کے معاوضہ گول کر جاتے ہو اس لئے ملنے کا وعدہ تو ایک گنا ہوا اور دوگنا سے مطلب معاوضہ ہوا"....... مادام پیڈی نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا کہ تم سے دو بار ملاقات ہونی چاہئے ۔ لیکن وہ تمہارا شوہر اس کا کیا ہو گا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم سے ملاقات کے بعد وہ آسانی سے مر سکے گا۔ بہرحال دو گھنٹے بعد فون کر لینا"....... دوسری طرف سے پیڈی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آج سارے کام دوگنا ہی ہو رہے ہیں۔ معاوضہ بھی دوگنا اور وقت بھی دو گھنٹے۔ اوکے "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے پہلے تو کبھی میرے سامنے مادام پیڈی کو فون نہیں کیا تھا جبکہ آپ کے اس سے تعلقات تو انتہائی بے تکلفانہ ہیں"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر تمہاری یہ بات اماں بی کے کانوں تک پہنچ گئی تو پھر نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری۔ مادام پیڈی سے چار سال پہلے ملاقات ہو چکی ہے۔ فون میں نے آج پہلی بار کیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی اثبات میں سر ہلا کر ہنس پڑا۔





پھر تقریباً دو گھنٹوں سے کچھ مزید وقت گزرنے کے بعد عمران نے رابطہ کیا۔

" مادام پیڈی بول رہی ہوں"....... مادام پیڈی کی مخصوص چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا اتنے طویل عرصہ گزرنے کے باوجود وہی پرانی ڈگریاں لئے پھرتے ہو۔ میں تو سمجھی تھی کہ تمہیں ڈگریاں حاصل کرنے کا شوق ہے اس لئے اب تک بیس پچیس مزید ڈگریاں حاصل کر چکے ہو گے"....... مادام پیڈی نے کہا اور اس بار عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اتنی ڈگریاں دوہراتے ہوئے میرا منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ ڈگریاں لینے کے بعد تو مجھے ڈگریاں دوہرانے کے لئے ساتھ سیکرٹری رکھنا پڑے گی اور وہ ایک ماہ تک تنخواہ کا بھی انتظار نہیں کرے گی"۔ عمران نے کہا تو مادام پیڈی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

" تمہاری ہنسی بتا رہی ہے کہ تم معلومات حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہو"....... عمران نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ پیڈی یہ عام سی معلومات بھی حاصل نہ کر سکے گی۔ بہرحال یہ بتا دوں کہ کرانس کی ایجنسی بلیک سٹار کے مین سیکشن کا انچارج وائٹ اور اس کی ساتھی عورت جیکوٹی اپنے

سیکشن سمیت بحرہند کے جزیرے کارٹ چلے گئے ہیں اور یہ دونوں دنیا کے انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ اب باقی تم خود سمجھ لو"...... مادام پیڈی نے کہا۔

" اس خطرناک جیکوٹی کے کتنے کان اور کتنی آنکھیں ہیں"۔ عمران نے کہا تو مادام پیڈی بے اختیار ہنس پڑی۔

" میں تمہاری بات کا مطلب سمجھ گئی ہوں۔ بہرحال وہ انتہائی خطرناک حد تک شاطر اور ذہین ایجنٹ ہے اور ایسا ہی وائٹ بھی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ کارٹ میں بلیک سٹار کلب کا افتتاح بھی ہو چکا ہے"...... مادام پیڈی نے کہا۔

" ان کے حلیئے تو بتا دو تا کہ مجھے وہاں جا کر لاؤڈ سپیکروں پر اعلان تو نہ کرانا پڑے "...... عمران نے کہا تو مادام پیڈی نے دونوں کے حلیئے بتا دیئے۔

" اوہ۔ پھر تو اس جیکوٹی نے سیکرٹ ایجنٹ بن کر زیادتی کی ہے۔ اسے تو فلموں کی ہیروئن ہونا چاہیئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اسے تم ایکشن فلموں کی ہیروئن ہی سمجھ لو اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کے باس تھامسن نے انہیں تمہارے بارے میں بھی بتا دیا ہے کیونکہ میں نے یہ معلومات تھامسن کی پرائیویٹ سیکرٹری سے حاصل کی ہیں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ تھامسن نے انہیں پاکیشیا کے خطرناک ایجنٹ علی عمران کے بارے میں





خصوصی طور پر بریف کیا ہے"...... مادام پیڈی نے کہا۔

" ارے واہ۔ پھر تو مجھ سے بہتر میرا نام ہے کہ وہ وہاں تک پہنچ گیا ہے۔ بہرحال تم فکر مت کرو اپنا اکاؤنٹ نمبر بتا دو تمہیں معاوضہ پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" میری طرف سے تم اس معاوضے کی آئس کریم کھا لینا۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" لو بھئی اس طلسم ہوشربا کے اصل طلسم کی تفصیل تو معلوم ہو گئی ہے کہ اسرائیل کی دولت سے چلنے والی ایکریمیا کی کسی لیبارٹری میں واٹر میزائل تیار کیا گیا ہے جسے جزیرہ کارٹ میں نصب کیا جا رہا ہے اور وہاں سے اسے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات پر فائر کیا جائے گا اور اس مشن کو پایہ تکمیل تک حفاظت سے پہنچانے کے لیئے کرانس کی بلیک سٹار نامی خفیہ سرکاری تنظیم کو سامنے لایا گیا ہے جس کے ہین سیکشن کا انچارج وائٹ اور اس کی ساتھی عورت جیکوٹی کارٹ پہنچ چکے ہیں اور وہاں کارٹ میں بلیک سٹار نامی کلب کا بھی افتتاح ہو چکا ہے"...... عمران نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ ہمارے سامنے دو ٹارگٹ ہیں۔ ایک واٹر میزائل کی لیبارٹری جو ایکریمیا میں موجود ہے اور دوسرا واٹر میزائل جو کارٹ میں نصب کیا جا رہا ہے۔ ہمیں ان دونوں ٹارگٹوں پر بیک وقت کام کرنا ہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس وقت تک وہ واٹر میزائل پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کے لئے بے کار ہے جب تک اسے کسی ایسی جگہ نصب نہ کیا جائے کہ راستے میں صرف سمندر ہی آئے ۔ اس لئے اصل ٹارگٹ کارٹ جزیرے پر نصب ہونے والا واٹر میزائل ہے ۔ لیبارٹری کو تو کسی بھی وقت تباہ کیا جا سکتا ہے ۔ وہ ہمارے لئے اس قدر خطرناک نہیں ہے جس قدر یہ کارٹ جزیرے کا واٹر میزائل ہے اور ہمیں یہ بھی علم نہیں ہے کہ اسرائیل نے اس مشن پر کب سے کام شروع کیا ہوا ہے اور کس وقت مشن مکمل کر لیا جائے گا اس لئے ہم نے بہرحال فوری طور پر اس پر کام کرنا ہے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ عمران کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی ۔

" بحر ہند میں ایک جزیرہ کارٹ ہے ۔ وہاں کا رابطہ نمبر چاہئے "۔ عمران نے کہا ۔

" ہولڈ کریں ۔ میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں "۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" شکریہ "...... عمران نے کہا اور پھر لائن پر کچھ دیر خاموشی طاری رہی ۔

" ہیلو سر "...... کچھ دیر بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی ۔





" یس "...... عمران نے کہا ۔

" رابطہ نمبر نوٹ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا ۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے وہ رابطہ نمبر ڈائل کیا اور پھر انکوائری کا بین الاقوامی نمبر ڈائل کر دیا ۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" بلیک سٹار کلب کا نمبر دیں "...... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا ۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" بلیک سٹار کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" مسٹر وائٹ سے بات کراؤ ۔ میں ایکریمیا سے مائیکل بول رہا ہوں "...... عمران نے ایکریمی زبان میں کہا ۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" ہیلو ۔ وائٹ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ کرانسی تھا ۔

" مسٹر وائٹ ۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں ولنگٹن سے بول رہا ہوں ۔ پارسن سے مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اور جیکوٹی دونوں مستقل

طور پر کارٹ منتقل ہو چکے ہیں اور آپ نے اور جیکوٹی نے مل کر وہاں بلیک سٹار نامی کلب کھول لیا ہے۔ میں نے جیکوٹی سے بات کرنی ہے۔ کیا آپ اس سے میرا رابطہ کرا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بالکل کرا سکتا ہوں مسٹر مائیکل۔ لیکن پہلے یہ بتائیں کہ کیا پاکیشیا کے دارالحکومت کا نام ولنگٹن تو نہیں رکھ دیا گیا"۔ دوسری طرف سے وائٹ کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ بلیک سٹار سے بول رہے ہیں یا وائٹ سٹار سے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلیک سٹار سے۔ کیوں"...... وائٹ کی آواز سنائی دی۔

"لیکن بلیک سٹار میں تو اتنی روشنی نہیں ہو سکتی کہ وہ کارٹ سے پاکیشیا کے دارالحکومت تک دیکھنے میں مدد دے سکے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے وائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم یقیناً علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) عرف پرنس آف ڈھمپ عرف ٹمبکٹو عرف مائیکل بول رہے ہو۔ تو مسٹر علی عمران مجھے تمہارا فون سن کر بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ تم نے وہاں پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے وہ سب کچھ معلوم کر لیا ہے جسے بلیک سٹار نے چھپانے کی کوشش کی ہے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ میں اور جیکوٹی کارٹ پہنچ چکے ہیں۔ میں نے تمہاری تفصیلی





فائل پڑھ لی ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم کس انداز میں کام کرتے ہو اس لئے مجھے یقین تھا کہ تم بہرحال یہ ساری باتیں کہیں نہ کہیں سے معلوم کر لو گے اور اس لئے میں نے یہاں بلیک سٹار کلب میں بھی اور پورے جزیرے کارٹ پر خصوصی انتظامات کرا دیئے تھے اور یہاں میرے آفس میں فون کال ایک خصوصی کمپیوٹر سے گزر کر پہنچتی ہے اور کمپیوٹر کال کرنے والے کے بارے میں تفصیل ساتھ ساتھ بتاتا رہتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ کمپیوٹر نے یہ تو بتا دیا کہ کال پاکیشیا کے دارالحکومت سے کی جا رہی ہے لیکن تمہارا نمبر بہرحال کمپیوٹر نے نہیں بتایا۔ شاید تم نے اس کے لئے کوئی خصوصی انتظامات کر رکھے ہوں گے"...... وائٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ وائٹ۔ تو یہ طے ہے کہ تم بلیک سٹار کی بجائے وائٹ سٹار ہو اور جیکوٹی یقیناً ملٹی کلر سٹار ہو گی اور مجھے تم دونوں سے ملاقات کر کے بے حد مسرت ہو گی"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جیکوٹی تو تمہارا انتہائی شدت سے انتظار کر رہی ہے۔ اس نے تو جب سے تمہاری فائل پڑھی ہے وہ تو الٹا تمہاری فین بن گئی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ایسا آدمی تو دوستی کرنے کے لائق ہے۔ دشمنی کرنے کے نہیں اور اس نے مجھ سے باقاعدہ وعدہ لیا ہے کہ جب تک ہمارے اصل ٹاسک کو تمہاری طرف سے کوئی یقینی خطرہ لاحق نہ

ہو ہم تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے اور میں نے اسے وعدہ دے دیا ہے اس لئے مسٹر علی عمران تم اور تمہارے ساتھی یہاں ہمارے مہمان ہوں گے اور ہم واقعی اس وقت تک دوستی نبھائیں گے جب تک تم ہمارے ٹاسک کے لئے کوئی خطرہ نہیں بن جاتے۔ یہ تم سے بھی میرا وعدہ ہے"...... وائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ بہت بہت شکریہ۔ کارٹ کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہاں بے پناہ مہنگائی ہے اور وہاں صرف وہی سیاح جا سکتے ہیں جو خاندانی رئیس ہوں اس لئے میں پریشان ہوں کہ آخر وہاں کے لئے رقم کہاں سے حاصل کروں۔ تم نے ہمیں مہمان کہہ کر ہمارا بہت بڑا بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔ اوکے اب تم سے اور جیکوٹی سے دوستانہ ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ تو نہلے پر دہلے والی مثال سامنے آ گئی ہے عمران صاحب" بلیک زیرو نے کہا۔

" وائٹ اور جیکوٹی ایجنٹوں کے اس زمرے میں آتے ہیں جنہیں اپنی صلاحیتوں پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہوتا ہے اور ایسے ایجنٹ ہی ایسی باتیں کرتے ہیں۔ بہرحال اچھا ہوا کہ وائٹ نے کھل کر بات کر لی۔ اب واقعی ہم وہاں ان کی دوستی سے لطف اندوز ہوں گے جبکہ جولیا اور صالحہ یہ مشن مکمل کریں گی"...... عمران نے کہا تو





بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" جولیا اور صالحہ۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" جولیا اپنے اصل چہرے میں ہو گی لیکن یہاں سے پہلے وہ سوئٹزر لینڈ جائے گی اور پھر وہاں سے کارٹ پہنچے گی اور سوئٹزر لینڈ کے سیاح کے طور پر اور جولیا پر وائٹ اور جیکوٹی کسی صورت شک نہیں کر سکتے کہ اس کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے اور صالحہ البتہ سپیشل میک اپ میں ہو گی اور وہ یورپی ہو گی کیونکہ صالحہ کو یورپی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ البتہ وہ سوئٹزر لینڈ کی زبان بھی بول سکتی ہے۔ صالحہ کو اس لئے ساتھ لے جایا جا رہا کہ اکیلی جولیا وہاں کام نہ کر سکے گی۔ مدد کی بہرحال ضرورت پڑتی ہے اور میں اور باقی ساتھی وہاں مہمان نوازی کا لطف اٹھائیں گے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" گڈ۔ آپ نے بہرحال اچھا پلان بنایا ہے لیکن یہ وائٹ اور جیکوٹی دونوں بہرحال ہوشیار اور تیز ایجنٹ ہیں اس لئے آپ کو جولیا اور صالحہ پر نظریں ضرور رکھنا ہوں گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ارے نہیں۔ جولیا صرف اس وقت جذباتی ہوتی ہے جب میں اس کے ساتھ ہوں ورنہ جولیا کسی صورت بھی کسی سے کم نہیں ہے اور پھر صالحہ کے ساتھ تو سونے پر سہاگے والا کام ہو جائے گا اور تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے

شروع کر دیئے۔

" جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

" بحر ہند کے ایک جزیرے کارٹ پر پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کے لئے اسرائیل اور ایکریمیا مل کر ایک خصوصی ساخت کا میزائل نصب کرنے میں مصروف ہیں جس کا کوڈ نام واٹر میزائل ہے اور اس مشن کی سیکورٹی کے لئے ایک غیر معروف ایجنسی کو سامنے لایا گیا ہے۔ یہ کرانس کی خفیہ سرکاری ایجنسی ہے جسے بلیک سٹار کہا جاتا ہے۔ اس بلیک سٹار کے مین سیکشن کا انچارج وائٹ نامی ایک ایجنٹ ہے جس کی ساتھی عورت کا نام جیکوٹی ہے۔ یہ دونوں خاصے تیز اور ذہین ایجنٹ ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران کی سربراہی میں اس مشن کے خلاف کام کرنے کارٹ پہنچے گی۔ چنانچہ وہ عمران کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر چکے ہیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اصل مشن تم اور صالحہ مکمل کرو گی جبکہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں صرف ڈاج دینے کے لئے جائے گا۔ تم اپنی اصل شکل میں ہو گی جبکہ صالحہ یورپی میک اپ میں ہو گی اور تم دونوں سیاحوں کے روپ میں وہاں جاؤ گی۔ مزید بریف تمہیں عمران کر دے گا۔ تم صالحہ کو تیار رہنے کا کہہ



دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" صفدر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... صفدر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" تم تنویر اور کیپٹن شکیل کو مشن کے لئے بحر ہند کے جزیرے کارٹ جانے کے لئے تیار رہنے کا کہہ دو۔ تم تینوں عمران کی سربراہی میں وہاں جاؤ گے۔ جولیا اور صالحہ علیحدہ ٹیم کی صورت میں وہاں جا رہی ہیں۔ مزید تفصیل تمہیں عمران بتا دے گا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" عمران صاحب۔ جولیا اور صالحہ کو وہاں خصوصی ساخت کے اسلحے کی ضرورت پڑے گی۔ اس کے لئے وہاں انہیں کوئی نہ کوئی ٹپ دینا ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں خود وہاں پہلی بار جا رہا ہوں اس لئے وہاں کوئی ٹپ کیسے دی جا سکتی ہے۔ بہرحال تم فکر نہ کرو وہ آزاد جزیرہ ہے اس لئے وہاں ہر قسم کا اسلحہ مل جائے گا اور جولیا خود ہی تمام بندوبست کر لے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جیکوٹی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی وائٹ اسے دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا ہوا۔ یہ تم ہنس کیوں رہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔ جیکوٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ علی عمران تم سے عشق کرنے کارٹ آرہا ہے اس لئے میں ہنس رہا تھا کہ اس بے چارے کو کیا معلوم کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے"...... وائٹ نے کہا تو جیکوٹی بے اختیار اچھل پڑی۔

" علی عمران آرہا ہے۔ مجھ سے عشق کرنے۔ کیا کارٹ کی آب و ہوا تمہارے ذہن کے لئے مضر تو ثابت نہیں ہو رہی"...... جیکوٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

" ابھی عمران کا فون آیا تھا۔ وہ تمہیں پوچھ رہا تھا"...... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے پوچھ رہا تھا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو۔ یہ آخر کیا ہو گیا ہے تمہیں"...... جیکوٹی نے اس بار مزید حیرت بھرے لہجے میں کہا تو وائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ میں نے یہاں بلیک سٹار کلب میں اور خصوصاً اپنے آفس میں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں اور ان خصوصی انتظامات میں فون کال چیک کرنے والا خصوصی کمپیوٹر بھی شامل ہے۔ میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون آپریٹر نے مجھے بتایا کہ ولنگٹن سے کسی مائیکل کا فون آیا ہے اور وہ مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے لائن ملانے کے لئے کہا تو اس مائیکل سے بات کی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ولنگٹن سے بول رہا ہے اور یہ بات واقعی حیران کن تھی کہ وہ خالصتاً ایکریمی لہجے میں ہی بول رہا تھا لیکن جب میں نے ساتھ پڑے ہوئے کمپیوٹر کو چیک کیا تو پتہ چلا کہ کال پاکیشیا کے دارالحکومت سے کی جا رہی ہے لیکن کمپیوٹر فون نمبر ٹریس نہیں کر سکا۔ شاید وہاں اس کے لئے کوئی خصوصی انتظام کیا گیا ہو گا جس پر میں سمجھ گیا کہ یہ مائیکل دراصل عمران ہے"...... وائٹ نے کہا۔

" لیکن اس میں میرا ذکر کہاں سے آگیا"...... جیکوٹی نے کہا۔

" وہ تم سے بات کرنا چاہتا تھا"...... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے۔ اوہ۔ لیکن وہ تو مجھے جانتا تک نہیں اور نہ ہم پہلے کبھی ملے ہیں"...... جیکوٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے جہاں سے اس نے میرے اور تمہارے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی وہاں سے اس نے تمہارے بارے میں تفصیل بھی معلوم کی ہو گی اور تمہارے بے پناہ حسن کی تعریفیں اس تک پہنچ گئی ہوں گی"...... وائٹ نے کہا تو جیکوٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"کیا تمہارے پاس اس کی گفتگو کی ٹیپ ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

"ہاں۔ میں پہلے ہی اسے ساتھ لے آیا ہوں۔ مجھے معلوم تھا کہ تم عمران کی آواز سننے کی بے حد شائق ہو"...... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن فائل میں تو درج ہے کہ عمران گو انتہائی وجیہہ نوجوان ہے لیکن اسے صنف نازک سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ وہ ان کی تعریفیں کر کے ان کے جذباتی پن سے فائدہ اٹھانے کی کوشش ضرور کرتا ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

"تعریفیں تو کرتا ہی ہو گا اور خواتین کے لئے یہی بہت ہے" وائٹ نے الماری سے ایک چھوٹی سی چوکور مشین نکال کر اسے میز پر رکھتے ہوئے کہا اور جیکوٹی ایک بار پھر ہنس پڑی۔ وائٹ نے مشین کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔





"یس۔ وائٹ بول رہا ہوں"...... وائٹ کی آواز ابھری۔

"مسٹر وائٹ۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں ولنگٹن سے بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دینے لگی۔ لہجہ خالصتاً ایکریمی تھا اور جیکوٹی کے چہرے پر ہلکی سی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش بیٹھی وائٹ اور مائیکل کی گفتگو سنتی رہی اور پھر جب عمران اپنے اصل لہجے میں بولا تو جیکوٹی چونک پڑی۔ تھوڑی دیر بعد جب گفتگو ختم ہو گئی تو وائٹ نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"حیرت ہے۔ اس عمران نے آخر کہاں سے میرے اور تمہارے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور وہ مجھ سے مائیکل بن کر کیا بات کرنا چاہتا تھا"...... جیکوٹی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کے ذہن میں کوئی نہ کوئی پلان بہرحال ہو گا لیکن میں نے سوچا کہ اسے بتا دیا جائے کہ ہم غافل نہیں ہیں"...... وائٹ نے کہا۔

"لیکن اب کیا وہ واقعی یہاں آ کر ہم سے ملے گا یا مزید محتاط ہو جائے گا"...... جیکوٹی نے کہا۔

"میں نے اس پر کافی غور کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ان حالات میں لازماً نیا پلان بنائے گا اور وہ عمران کو یا تو اکیلا یہاں بھیجے گا اور اپنی ٹیم کو علیحدہ ہمارے مشن کے خلاف کام کرنے کے لئے بھیجے گا یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عمران

اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ علیحدہ آئے اور باقی ٹیم علیحدہ آئے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی بظاہر ہمیں الجھا بھی لیں اور ہماری نگرانی بھی کر سکیں اور دوسری ٹیم مشن مکمل کرے "...... وائٹ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا لیکن اب ہمیں کیا پالیسی اختیار کرنی چاہئے "...... جیکوٹی نے کہا۔

" پالیسی کیا اختیار کرنی ہے۔ تم سولاز کی چیف سیکورٹی آفیسر ہو۔ بنی رہو۔ وہ تمہاری وجہ سے وہاں جائیں گے لیکن ظاہر ہے انہیں وہاں تفریحی پراجیکٹ تو نظر آئے گا لیکن میزائل لانچنگ پیڈ کا علم ہی نہ ہو سکے گا اور اگر علم ہو گیا تو پھر ہم ان کا شکار کھیل لیں گے "...... وائٹ نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

" ضرورت سے زیادہ اعتماد بھی نقصان دہ ہوتا ہے وائٹ۔ جب انہیں معلوم ہے کہ ہم دونوں یہاں کسی مقصد کے لئے آئے ہیں تو پھر یہ بچوں جیسی سوچ ہے کہ انہیں صرف تفریحی پراجیکٹ ہی نظر آئے گا۔ وہ لامحالہ اصل بات تک پہنچ جائیں گے اور کسی بھی ذہین آدمی کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ ایسے میزائل زمین کی سطح پر نصب نہیں کئے جاتے "...... جیکوٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ پھر کیا کیا جائے۔ کیا ان کو فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے "...... وائٹ نے کہا۔

" جب تم خود کہہ رہے ہو کہ وہ دو گروپوں کی صورت میں آئیں





گے تو پھر ایک گروپ کو ہلاک کرنے سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ دوسرا گروپ تو اپنا کام کرتا رہے گا "...... جیکوٹی نے کہا۔

" اوہ واقعی۔ تم نے تو معاملہ الجھا دیا ہے۔ ورنہ میں تو مطمئن تھا کہ وہ کچھ نہ کر سکیں گے "...... وائٹ نے کہا۔

" اب میں مستقل طور پر اس لانچنگ پیڈ پر بھی نہیں رہ سکتی کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ میں یہاں ہوں اور ہو سکتا ہے کہ وہ تم پر تشدد کر کے تم سے پوچھ گچھ کر لیں "...... جیکوٹی نے کہا۔

" مجھ پر تشدد کر کے۔ کیا کہہ رہی ہو "...... وائٹ نے چونک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے جیکوٹی کی بات پر انتہائی حیرت ہو رہی ہو۔

" وہ دوست بن کر رہیں گے لیکن کیا دوست اچانک دشمن نہیں بن سکتے۔ وہ کیا مثال ہے کہ بھونکتے ہوئے کتے کاٹا نہیں کرتے لیکن کسی بھی وقت وہ بھونکنا بند کر کے کاٹنا شروع کر سکتے ہیں۔ لامحالہ جب میں انہیں نہیں ملوں گی تو انہوں نے تم سے ہی معلوم کرنا ہے "...... جیکوٹی نے کہا۔

" تو پھر کیوں نہ دوستی کا سلسلہ ختم کر دیا جائے اور ایک گروپ کا ویسے ہی خاتمہ کر دیا جائے جبکہ دوسرے گروپ کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا "...... وائٹ نے کہا۔

" نہیں۔ یہ احمقانہ اقدام ہو گا۔ وہ عام لوگ نہیں ہیں۔ انتہائی شاطر اور ذہین لوگ ہیں۔ وہ تمام آپشنز ذہن میں رکھ کر آئیں گے

البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں انہیں ٹارگٹ کے سلسلے میں باقاعدہ ٹریپ کروں"...... جیکوٹی نے کہا۔

"کیسے"...... وائٹ نے پوچھا۔

"میں انہیں تفریحی پراجیکٹ پر لے جاؤں اور انہیں بتاؤں کہ اس تفریحی پراجیکٹ کو بعد ازاں مشن کے لئے استعمال کیا جائے گا جس پر وہ لازماً اصل ٹارگٹ کو تلاش کرنے کے لئے علیحدہ وہاں جائیں گے اور وہاں انہیں ٹریپ کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے"۔ جیکوٹی نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم اصل مشن فیلڈ میں جاتی رہی ہو"...... وائٹ نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہاں غیر متعلقہ آدمی نہیں جا سکتا۔ وہاں ابھی مشینری نصب ہو رہی ہے البتہ ایک ہفتے کے اندر وہاں میزائل پہنچ جائے گا اور پھر اسے وہاں ایڈجسٹ کرنے اور فائر کرنے کے لئے تیار ہونے میں ایک ہفتہ مزید لگ جائے گا۔ اس کے بعد مشن مکمل ہو جائے گا"...... جیکوٹی نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ انہیں خود ہی ٹارگٹ تلاش کرنے دو۔ ہمارا سیکشن یہاں موجود ہے۔ وہ ان کی نگرانی کرے گا جبکہ ہم دونوں ان سے دوستی کریں گے۔ میں یہاں کلب میں ہی رہوں گا جبکہ تم وہاں تفریحی پراجیکٹ تعمیر کرا رہی ہو اور بس"...... وائٹ نے کہا۔

"اور اگر انہوں نے ہم سے ہی اصل ٹارگٹ کے بارے میں





معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تب"...... جیکوٹی نے کہا۔

"اس بارے میں ہم محتاط رہیں گے کہ انہیں ہم سے بات کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے"...... وائٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب واقعی ایسا ہی کرنا ہو گا لیکن بہرحال ہمیں ہر لحاظ سے انتہائی محتاط رہنا ہو گا"...... جیکوٹی نے کہا۔

"بہرحال اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ان سے آسانی سے نمٹ سکتے ہیں"...... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ایک اور کام کیا جا سکتا ہے"...... اچانک جیکوٹی نے کہا۔

"کیا"...... وائٹ نے چونک کر پوچھا۔

"کیوں نہ میں مارسیا کو اپنا روپ دے دوں اور مارسیا کا روپ خود دھار لوں۔ اس طرح معاملات بہرحال ہمارے کنٹرول میں رہیں گے"...... جیکوٹی نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس قدر سر دردی کی ضرورت نہیں ہے۔ لیزی رہو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہم ان کے سامنے رہیں گے لیکن ہمارا سیکشن تو ان کے سامنے نہیں ہو گا اور وہ ان کے ایک ایک لمحے کا حساب رکھیں گے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ہمارا سیکشن ان معاملات میں کس قدر تیز رفتاری سے کام کرتا ہے اور جب ہم خطرہ محسوس کریں گے مجھے صرف کاشن دینا ہو گا اور اندھیرے سے آنے والی گولیاں انہیں دوسرا سانس نہ لینے دیں گی"...... وائٹ نے کہا تو جیکوٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ نارمل

ہو گیا تھا۔

" اوہ۔ واقعی تم نے اچھا کیا کہ یہ بات کر دی۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اب واقعی ان سے دوستی ہو گی اور ہمارا سیکشن انڈر گراؤنڈ کام کرے گا۔ ان کا دوسرا گروپ بہرحال ان سے رابطہ تو رکھے گا۔ اس رابطے کا پتہ چلا لیا جائے گا اور اس کے بعد معاملات ہم جب چاہیں گے فنش کر دیئے جائیں گے"...... جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور وائٹ نے اثبات میں سرہلا دیا۔





جولیا اور صالحہ کارٹ کے ایئرپورٹ پر اتریں تو وہ حیرت سے اس ایئرپورٹ کو دیکھنے لگیں۔ انہیں اندازہ ہی نہ تھا کہ اس چھوٹے سے اور دور افتادہ جزیرے کا ایئرپورٹ اس قدر وسیع اور خوبصورت ہو گا۔ چونکہ یہاں پوری دنیا سے سیاح آتے جاتے رہتے تھے اس لئے یہ ایک لحاظ سے بین الاقوامی سطح کا ایئرپورٹ تھا۔

" واہ۔ بڑا ہی خوبصورت ایئرپورٹ ہے"...... صالحہ نے کہا۔ وہ اس وقت یورپی میک اپ میں تھی جبکہ جولیا اپنے اصل حلیئے میں تھی۔ ان دونوں کے پاس نہ صرف اصل کاغذات تھے بلکہ ان کے پاس بین الاقوامی سیاحتی ادارے کے جاری کردہ کارڈ بھی موجود تھے۔ صالحہ کے پاس گریٹ لینڈ کے کاغذات تھے اور کاغذات کی رو سے اس کا نام مارگریٹ تھا اور وہ گریٹ لینڈ کی ایک یونیورسٹی میں اسسٹنٹ لائبریرین تھی جبکہ جولیا کا تعلق سوئٹزرلینڈ سے تھا اور وہ

سوئٹزر لینڈ کے ایک معروف اخبار سوئٹزر لینڈ ٹائمز کی فری لانسر رپورٹر تھی۔ جولیا پاکیشیا سے میک اپ میں پہلے گریٹ لینڈ گئی اور پھر گریٹ لینڈ سے اپنے اصل چہرے میں وہ باقاعدہ سوئٹزر لینڈ گئی تھی۔ چیف نے وہاں اس کے لئے باقاعدہ انتظامات پہلے سے کر رکھے تھے اس لئے وہاں کچھ گھنٹے رہنے کے بعد اسے وہاں کے کاغذات اور بین الاقوامی سیاحتی کارڈ مل گئے اور پھر وہ سوئٹزر لینڈ سے واپس گریٹ لینڈ پہنچی جہاں صالحہ پہلے سے موجود تھی اور اس کے بعد وہ دونوں گریٹ لینڈ سے کارٹ پہنچیں تھیں۔ انہوں نے گریٹ لینڈ سے ہی ایک سیاحتی ایجنسی کے ذریعے کارٹ کے سب سے اعلیٰ ہوٹل گرانڈ میں کمرے بک کرائے تھے اس لئے ایئرپورٹ سے فارغ ہو کر وہ باہر آئیں تو ہوٹل گرانڈ کی مخصوص ویگن ان کے انتظار میں موجود تھی۔ چونکہ طیارے سے اترنے والی دو خواتین اور چار مردوں نے ہوٹل گرانڈ جانا تھا اس لئے وہ بھی اس ویگن میں سوار ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل گرانڈ کی عظیم الشان عمارت میں پہنچ کر ویگن سے اتریں۔ ان دونوں کے کمرے تیسری منزل پر تھے اور آمنے سامنے تھے۔

" تم لباس تبدیل کر لو اور چاہو تو غسل وغیرہ بھی کر لو۔ پھر ہم جزیرے کی سیر کو نکلیں گے "...... جولیا نے کہا تو صالحہ سرہلاتی ہوئی اپنے نام پر بک کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ جولیا اپنے کمرے میں آئی اور اس نے سب سے پہلے اپنی جیکٹ کی ایک چھوٹی سی اندرونی جیب



سے ایک جدید ساخت کا ٹائیکر نکالا اور پھر اس کی مدد سے اس نے پورے کمرے بلکہ ملحقہ باتھ روم کو اچھی طرح چیک کیا۔ کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے اسے یہ فکر نہ تھی کہ کسی روشن دان سے سائیڈ والے کمرے میں ان کی باتیں سنی جا سکتی ہیں اور ٹائیکر کی چیکنگ سے اس کمرے میں چونکہ کسی آلے کی نشاندہی نہ ہوئی تھی اس لئے جولیا مطمئن ہو گئی تھی۔ اس نے اپنے بیگ میں سے لباس نکال کر الماری میں لٹکائے اور پھر باتھ روم جا کر اس نے لباس تبدیل کیا اور واپس آ کر کمرے میں بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو جولیا نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا تو صالحہ اندر آ گئی۔ اس نے بھی جیکٹ اور جینز پہنی ہوئی تھی۔

" آؤ مار گریٹ بیٹھو۔ ویسے میں نے چیک کر لیا ہے۔ کمرہ محفوظ ہے اس لئے ہم یہاں کھل کر بات کر سکتی ہیں "...... جولیا نے کہا۔

" میں نے بھی چیکنگ کی ہے۔ میرا کمرہ بھی صاف ہے لیکن اب ہمیں شراب وغیرہ منگوا لینی چاہئے کیونکہ سوئٹزر لینڈ اور گریٹ لینڈ کے لوگ شراب کے بغیر وقت نہیں گزارا کرتے۔ ایسا نہ ہو کہ اس وجہ سے کسی کو ہم پر شک پڑ جائے "...... صالحہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ظاہر ہے باہر تو ہم شراب نہیں پی سکتیں۔ یہاں تو منگوا سکتی ہیں "...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور روم سروس والوں کو شراب کے دو جام بھیجنے کا آرڈر دے کر

اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد شراب انہیں سرو کر دی گئی اور شراب دینے والے کے باہر جانے کے بعد صالحہ اٹھی اور اس نے دونوں جام اٹھائے اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے باتھ روم میں جا کر دونوں جام خالی کئے اور پھر خالی جام لا کر اس نے میز پر رکھ دیئے۔

" ہاں۔ اب بتاؤ کہ ہمارا مشن کیا ہے اور ہم نے یہاں کیا کرنا ہے "...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا مطلب۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں کہ ہمارا مشن کیا ہے "...... جولیا نے کہا۔

" صرف یہ بتایا ہے کہ واٹر میزائل یہاں نصب کیا جا رہا ہے تاکہ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کیا جا سکے لیکن ظاہر ہے یہ میزائل کسی سڑک پر تو نصب نہیں کیا جائے گا۔ لازماً اس کے لئے خصوصی لانچنگ پیڈ تعمیر ہو گا۔ خصوصی ساخت کی مشینری نصب ہو گی اور ظاہر ہے اسے بہرحال خفیہ رکھا جا رہا ہو گا۔ پہلے تو ہمیں اسے ٹریس کرنا ہو گا اور پھر اسے تباہ کرنا ہو گا۔ اس کے لئے ہمیں خصوصی ساخت کا اسلحہ چاہئے "...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" یہ سب کچھ ہوتا رہے گا۔ سب سے پہلے تو ہمیں اس پورے جزیرے کا راؤنڈ کرنا ہو گا اور یہ بات چیک کرنی ہے کہ اس میزائل کو جزیرے کے کس حصے میں نصب کیا جا سکتا ہے۔ پھر ہم یہاں کوئی





رہائش گاہ تلاش کریں گی۔ اس کے بعد اسلحے کی مارکیٹ کو چیک کیا جائے گا۔ پھر اس جگہ کو ٹریس کرنا ہو گا۔ اس کے بعد مشن کی تکمیل کا وقت آئے گا "...... جولیا نے کہا۔

" لیکن کس طرح۔ یہ معلومات کیسے حاصل ہوں گی "...... صالحہ نے کہا۔

" یہ لائحہ عمل تو بہرحال سوچنا پڑے گا "...... جولیا نے کہا۔

" میرے ذہن میں ایک بات ہے۔ اگر تم کہو تو میں بتاؤں "۔ صالحہ نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ ہم دونوں یہاں تفریح کرنے تو نہیں آئیں۔ اگر تمہارے ذہن میں کوئی مثبت تجویز ہے تو ضرور بتاؤ "...... جولیا نے کہا۔

" عمران سے تو میری بات نہیں ہوئی لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مشن کی حفاظت کے لئے کرانس کی ایجنسی بلیک سٹار کے دو ایجنٹ وائٹ اور جیکوٹی یہاں آئے ہوئے ہیں اور یہاں بلیک سٹار کلب بھی ہے جس کا انچارج وائٹ ہے اور جو عمران کو جانتا ہے اس لئے چیف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھلے عام یہاں علیحدہ بھیجا ہے تاکہ وہ ٹارگٹ میں رہیں اور ہم دونوں اصل مشن مکمل کریں "...... صالحہ نے کہا۔

" ہاں تو پھر "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس سارے سلسلے میں جیکوٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا

کہ جیکوٹی کیا کر رہی ہے جبکہ وائٹ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ بلیک سٹار کلب کا مالک اور مینجر بنا ہوا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" جیکوٹی اس کی ساتھی عورت ہے اس لئے وہ بھی اس کے ساتھ ہی کلب میں رہتی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

" وہ وائٹ سے بڑی ایجنٹ ہے اور اصل میں مین سیکورٹی کی سربراہ ہے۔ وائٹ اس کا ماتحت ہے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا مطلب۔ کیا تم ان دونوں کے بارے میں جانتی ہو۔ کیسے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈیڈی کا کرانس کے دارالحکومت کے ایک بڑے ہوٹل میں شیئر ہے اور مجھے ذاتی طور پر کرانس کا دارالحکومت پارسن بے حد پسند ہے اس لئے میں سیکرٹ سروس میں شامل ہونے سے پہلے پارسن میں طویل عرصہ رہ چکی ہوں۔ وہاں چونکہ میں باقاعدہ اس بڑے ہوٹل کی اسسٹنٹ ڈائریکٹرز ایڈمن تھی اس لئے میرا ملنا جلنا پارسن کے اعلیٰ طبقے سے مسلسل رہتا تھا۔ کرانس کی سرکاری ایجنسی بلیک سٹار کا چیف تھامسن بھی میرے ملنے والوں میں شامل تھا۔ چونکہ وہ ڈیڈی کا بہت اچھا دوست تھا اس لئے وہ مجھے اپنی بھتیجی قرار دیا کرتا تھا اور میں اسے انکل تھامسن کہتی تھی۔ تھامسن کے ساتھ اکثر وائٹ اور جیکوٹی سے بھی ملاقات رہتی تھی اور جیکوٹی بہت خوش مزاج خاتون ہے اس لئے اس سے میری خاصی بے تکلفانہ دوستی ہو گئی تھی۔ اس طرح مجھے



اس کے اور وائٹ کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا تھا لیکن چونکہ اس وقت میری ان معاملات سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے میں صرف ان کی باتیں اور ان کے کارناموں کے قصے دلچسپی سے سنتی تھی۔ پھر میں پاکیشیا آئی تو اس کے بعد سیکرٹ سروس میں شامل ہو گئی۔ اب جب تم نے وائٹ اور جیکوٹی کے بارے میں بتایا ہے کہ اس بار وہ ہمارے مقابل آ رہے ہیں تو مجھے بے حد مسرت ہوئی کیونکہ اب انہیں شکست دے کر مجھے واقعی بے حد لطف آئے گا"۔ صالحہ نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم اگر پہلے بتا دیتی تو تمہیں اس روپ میں نہ لے آیا جاتا بلکہ تم اصل روپ میں آ جاتی۔ اس طرح جیکوٹی اور وائٹ سے تمہاری ملاقات ہوتی اور ہم اس سے بڑا فائدہ اٹھا سکتے تھے"...... جولیا نے کہا۔

" لیکن میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ مجھ سے بھی مشکوک ہو جاتے"...... صالحہ نے کہا۔

" نہیں۔ اسے معلوم ہو گا کہ تمہارا کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہو سکتا۔ میرا خیال ہے کہ تم واپس جاؤ اور پھر اصل روپ میں آؤ۔ میں تمہاری دوست بن کر تمہارے ساتھ رہوں گی"۔ جولیا نے کہا۔

" یہ کام تو یہاں بھی ہو سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" لیکن یہاں تمہارے کاغذات کیسے تیار ہوں گے"...... جولیا

نے کہا۔

" یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کاغذات پاکیشیا سے منگوائے جا سکتے ہیں کسی بھی کوریئر سروس کے ذریعے "...... صالحہ نے کہا۔

" نہیں۔ تم ایسا کرو کہ واپس پاکیشیا چلی جاؤ اور پھر وہاں سے باقاعدہ پرواز کے ذریعے یہاں آؤ۔ اصل چہرے اور اصل کاغذات کے ساتھ ۔ تم اپنا کمرہ چھوڑ دو جبکہ میں یہاں رہو گی اور اس دوران جزیرے کا جائزہ لوں گی۔ اس کے بعد ہم دونوں وائٹ اور جیکوٹی سے ملیں گے"...... جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم بہرحال لیڈر ہو اس لئے جیسے کہو"...... صالحہ نے کہا۔

" لیڈر شپ کی بات نہیں بلکہ تمہاری باتیں سن کر مشن کی تکمیل کا ایک اچھا راستہ سامنے آگیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" لیکن جب ہم ان کے خلاف کام کریں گے تو پھر"...... صالحہ نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ کام انتہائی تیز رفتاری سے ہو گا اور جب تک وہ سنبھلیں گے کام مکمل ہو چکا ہو گا۔ بعد میں تم بے شک مکر جانا کہ میری تمہاری ملاقات تو ایئر پورٹ پر ہوئی تھی"...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اس بار مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔





سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے کارٹ کی فراخ اور شاندار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب اپنے اصل چہروں میں تھے۔ انہیں کارٹ پہنچے دو گھنٹے ہوئے تھے۔ کارٹ پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے ایک اسٹیٹ کمپنی کے ذریعے رہائش گاہ اور کار حاصل کی اور پھر کارٹ کا نقشہ خرید کر انہوں نے اس رہائش گاہ میں اس نقشے کو اچھی طرح چیک کیا۔ اس کے بعد وہ کار میں بیٹھ کر رہائش گاہ سے نکلے اور اب ان کی منزل بلیک سٹار کلب تھا۔

" عمران صاحب۔ وائٹ اور جیکوٹی دونوں مشن کی حفاظت کے لئے یہاں آئے ہیں تو پھر ہم ان سے اس انداز میں مل کر کیا کریں گے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے عمران سے مخاطب ہو

کر کہا۔

"اسے بتائیں گے کہ ہم بھی واٹر میزائل تباہ کرنے آئے ہیں اس لئے جب یہ میزائل فائر کے لئے تیار ہو جائے تو وہ ہمیں اطلاع کر دے۔ اس وقت تک ہم کارٹ میں تفریح کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس وائٹ سے دراصل مشن سپاٹ معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر وہ بتا دے تو اس کی مہربانی ہے ورنہ ظاہر ہے ہمیں جیکوٹی کی خدمات حاصل کرنا پڑیں گی۔ اس بار جولیا بھی ساتھ نہیں ہے اس لئے کوئی رکاوٹ بھی پیش نہ آئے گی"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"جولیا نہیں ہے تو کیا ہوا۔ تنویر تو ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تنویر تو الٹا خوش ہو گا کہ راستہ صاف ہو رہا ہے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم امانت میں خیانت کرنے کی کوشش کر دیکھو۔ پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں"...... تنویر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"امانت میں خیانت۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر





پوچھا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور یہی تاثرات صفدر کے چہرے پر بھی ابھر آئے تھے کیونکہ وہ بھی تنویر کی بات نہ سمجھ سکا تھا۔

"میں جولیا کی امانت کی بات کر رہا ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ تم واقعی عظیم آدمی ہو۔ اپنا فائدہ دیکھنے کی بجائے جولیا کا فائدہ نقصان دیکھ رہے ہو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار صفدر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ شاید اب وہ بھی تنویر کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ جولیا کی عدم موجودگی میں عمران کا جیکوٹی سے تعلق جولیا کی امانت میں خیانت کے مترادف ہے اور وہ خود اس تکون کا ایک زاویہ ہونے کے باوجود یہ بات بھی برداشت نہ کر سکتا تھا۔

"میں صاف اور سیدھا آدمی ہوں۔ عظیم وظیم نہیں ہوں۔ بس"۔ تنویر نے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس دیا۔ اسی لمحے کار کی رفتار آہستہ ہونے لگی اور پھر ایک موڑ کاٹ کر وہ ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ یہ بلیک سٹار کلب تھا اور عمارت کی پیشانی پر نیون سائن موجود تھا۔ کار پارکنگ میں رکی اور وہ سب نیچے اتر آئے۔ پارکنگ بوائے نے کارڈ تنویر کو دے دیا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کارڈ جیب میں ڈالا اور پھر وہ چاروں تیز تیز قدم اٹھاتے مین

گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب میں آنے جانے والوں میں زیادہ تعداد سیاحوں کی تھی لیکن سیاحوں کے لباس اور انداز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ ان کا تعلق اعلیٰ طبقے سے ہے۔ ہال خاصا بڑا تھا اور خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا اور ہال میں عورتوں اور مردوں کی کافی تعداد موجود تھی۔ ایک طرف کاؤنٹر موجود تھا جس کے پیچھے دو لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک سروس دینے میں مصروف تھی جبکہ دوسری لڑکی سامنے فون رکھے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" مسٹر وائٹ سے کہیں کہ پاکیشیا سے علی عمران اپنے دوستوں سمیت ملاقات کے لئے حاضر ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

" کاؤنٹر سے ماگی بول رہی ہوں باس۔ چار صاحبان تشریف لائے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے کہا ہے کہ آپ کو اطلاع دے دی جائے کہ پاکیشیا سے علی عمران اپنے دوستوں کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے ہیں"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر"۔ لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔ اس نوجوان کے سینے پر سپروائزر کا بیج موجود تھا۔

" ان صاحبان کو باس کے آفس تک پہنچا آؤ"...... لڑکی نے کہا۔



" یس مس"...... نوجوان نے کہا اور پھر وہ عمران کی طرف متوجہ ہو گیا۔

" آیئے سر"...... اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

" کیا مس جیکوٹی بھی آفس میں موجود ہیں"...... عمران نے لڑکی سے پوچھا۔

" یس سر۔ مادام بھی موجود ہیں"...... لڑکی نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سپروائزر کے پیچھے چلتا ہوا سائیڈ پر موجود راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک باوردی چپڑاسی موجود تھا۔

" صاحبان نے باس سے ملنا ہے"...... سپروائزر نے اس چپڑاسی سے کہا۔

" یس سر۔ آیئے سر"...... چپڑاسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے بند دروازہ کھول دیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ صوفے پر ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی موجود تھی۔ دونوں اپنے چہروں کے خدوخال اور لباس اور انداز سے فلمی اداکار دکھائی دیتے تھے لیکن دونوں کی آنکھوں میں موجود تیز چمک ان کی ذہانت کا پتہ دے رہی تھی۔

" میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) عرف

پرنس آف ڈھمپ عرف ٹمبکٹو عرف مائیکل ہے اور یہ میرے دوست ہیں جناب صفدر، جناب تنویر اور جناب کیپٹن شکیل"۔ عمران نے بڑے پرتکلف انداز میں کہا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا نوجوان اور وہ لڑکی دونوں بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان دونوں کے چہروں پر اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ ہیں پوری دنیا میں معروف خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ۔ میرا نام وائٹ ہے اور یہ میری ساتھی ہیں مس جیکوٹی"۔ وائٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا اور پھر باری باری اس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے مصافحہ کیا۔

"آپ کے بارے میں تو بتایا گیا تھا کہ مسخرے سے آدمی ہیں لیکن آپ تو مردانہ وجاہت کے شاہکار ہیں"...... جیکوٹی نے مسکرا کر کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری مس جیکوٹی۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان خواتین سے مصافحہ نہیں کیا کرتے۔ ویسے کیا مسخرے مردانہ وجاہت کے شاہکار نہیں ہوا کرتے"...... عمران نے سر کو تھوڑا سا جھکاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"...... جیکوٹی نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور مصافحہ کے لئے بڑھایا ہوا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"تشریف رکھیں جناب۔ مجھے واقعی آپ صاحبان سے مل کر بے حد مسرت ہو رہی ہے"...... وائٹ نے کہا۔





"شکریہ۔ ہمیں بھی آپ جیسے عظیم سیکرٹ ایجنٹوں سے مل کر اس لئے مسرت ہو رہی ہے کہ اب تک مجھے یہی بتایا جاتا رہا ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ بڑی کرخت ٹائپ مخلوق ہوتی ہے۔ ان کے چہرے سکڑے رہتے ہیں۔ ناک پر ہر وقت غصہ دھرا رہتا ہے۔ آنکھیں سانپ کی آنکھوں کی طرح چاروں طرف گھومتی رہتی ہیں اور وہ اچانک حملہ کر دیتے ہیں اور پھر جیب کے اندر سے ٹریگر دبا کر سامنے والے کے دل میں اتنا سوراخ کر دیتے ہیں کہ اس سوراخ سے روح بھی بڑی مشکل سے نکلتی ہے اور شکار بے چارہ گھنٹوں کراہتا رہتا ہے لیکن آپ دونوں کو دیکھ کر معلوم ہوا ہے کہ یہ سب کہانیاں ہیں۔ سیکرٹ ایجنٹ تو کوہ قاف کی مخلوق ہوتے ہیں"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی تو وہ نان سٹاپ بولتا چلا گیا اور وائٹ اور جیکوٹی دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس خوبصورت تعریف کا بے حد شکریہ۔ لیکن آپ اپنے آپ کو خود بھی تو دیکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ بھی کسی طرح ہالی وڈ کے وجیہہ اداکاروں سے کم نہیں ہیں"...... جیکوٹی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے تو تم ابھی تک اسی غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ ہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ تم نے شاید کوئی فائل پڑھی ہو گی جس میں میرے بارے میں لکھا گیا ہو گا تو پہلی بات تو یہ بتا دوں کہ یہ سب پروپیگنڈا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہی ہو گا کہ یورپ اور ایکریمیا میں باقاعدہ فرمیں موجود ہیں جو بھاری معاوضے لے کر امیج بلڈ کرتی ہیں جبکہ یہی کام

مشرقی خود کرتے ہیں اس لئے میں نے بھی اپنی شخصیت بنانے کے
لئے باقاعدہ اپنی فائلیں تیار کر کے ہر ملک کی سیکرٹ سروس کو
بھجوائی ہوئی ہیں اور بس۔ باقی رہ گئے یہ لوگ تو یہ واقعی میرے
دوست ہیں۔ البتہ ان کا تعلق ایک پرائیویٹ جاسوسی کمپنی سے ہے
اور میں فری لانسر ہوں۔ معاوضہ حکومت یا سیکرٹ سروس کا چیف
دے تو اس کی طرف سے اور اگر مجرم دیں تو ان کی طرف سے کام
کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پہلے آپ بتائیں کہ کیا پینا پسند کریں گے"...... وائٹ نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوائے شراب کے اور جو آپ چاہیں پلا دیں"...... عمران نے
کہا تو وائٹ نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایپل جوس لانے کا آرڈر دے
دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ یہاں کس مشن کے سلسلے میں آئے
ہیں"۔ جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں طنز تھا۔

"پاکیشیا کے خلاف یہاں کوئی خوفناک سازش کی جا رہی ہے۔
کوئی خصوصی میزائل یہاں نصب کیا جا رہا ہے جس کے ذریعے
سازشیوں کے مطابق پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات تباہ کی جا سکتی ہیں۔
یہ اطلاع ایکریمیا کے ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر منصور
اعظم نے پاکیشیا کے صدر مملکت تک پہنچائی اور ان سے مزید
تفصیل معلوم کی جانی تھی کہ وہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے



جس کے بعد یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذمے لگایا گیا۔
سیکرٹ سروس کے چیف نے اپنے مخصوص ذرائع استعمال کر کے
معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے
کہ یہ مشن بحر ہند کے جزیرہ کارٹ میں مکمل کیا جا رہا ہے اور اس کے
پیچھے اسرائیل اور ایکریمیا ہیں اور ان دونوں نے اس مشن کی حفاظت
کے لئے کرانس کی سرکاری ایجنسی بلیک سٹار کو ہائر کیا ہے اور بلیک
سٹار ایجنسی کے مین سیکشن کے انچارج جناب وائٹ اور مس جیکوٹی
خصوصی طور پر کارٹ میں موجود ہیں۔ چنانچہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
میں کارٹ جاؤں اور وہاں سے اس سازش کی تفصیل معلوم کر کے
انہیں رپورٹ دوں تاکہ وہ سیکرٹ سروس کی ٹیم کو یہاں بھیج
سکیں۔ میرے یہ ساتھی بھی کافی عرصے سے تفریح کے موڈ میں تھے
اس لئے میں نے سوچا کہ چلو کارٹ کی سیر ہو جائے گی اور رپورٹ
بھی تیار ہو جائے گی۔ چنانچہ میں نے مائیکل کے نام سے جناب
وائٹ کو فون کیا تو انہوں نے مجھے آئینہ دکھا دیا کہ میں علی عمران
بول رہا ہوں۔ مجبوراً مجھے تسلیم کرنا پڑا۔ بہرحال اس سے یہ فائدہ ہو
گیا کہ ہم یہاں دوستوں کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں"...... عمران نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کے چیف کو واقعی غلط معلومات ملی ہیں۔ ہمارا تعلق
کبھی بلیک سٹار سے ضرور تھا اور ہم واقعی اس کے مین سیکشن میں کام
کرتے تھے لیکن پھر ہم اس کام سے اکتا گئے۔ چنانچہ ہم نے ایجنسی چھوڑ

دی اور وائٹ نے یہاں آکر یہ کلب کھول لیا۔ میری کرانس میں بھی سیکورٹی ایجنسی تھی چنانچہ میں نے یہاں بھی سیکورٹی ایجنسی بنا لی اور یہاں ایک تعمیراتی کمپنی تفریحی سپاٹ تیار کر رہی ہے۔ میری ایجنسی کو اس کی سیکورٹی کا ٹھیکہ مل گیا ہے اس لئے ہم دونوں یہاں موجود ہیں"۔ جیکوٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اور عادت کے مطابق وائٹ نے یہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ جیسے سیکرٹ ایجنٹ کرتے ہیں"...... عمران نے کہا تو وائٹ اور جیکوٹی دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" ظاہر ہے یہ عادت اتنی آسانی سے تو نہیں بدلی جا سکتی"۔ اس بار وائٹ نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایپل جوس کا ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔

" جیکوٹی درست کہہ رہی ہے عمران صاحب۔ اب ہم دونوں کا واقعی بلیک سٹار سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا یہاں کسی مشن سے تعلق ہے"۔ وائٹ نے ایپل جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" مجھے مس جیکوٹی کی بات پر پورا یقین ہے۔ بہرحال آپ جیسے ماہر سیکرٹ ایجنٹ مجھ جیسے فری لانسر کو اس معاملے میں قیمتی مشورے تو دے سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو اس بار وائٹ اور جیکوٹی دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔



" بہت خوب۔ واقعی آپ ایشیائی باتیں کرنے میں ماہر ہوتے ہیں۔ ویسے ہم ہر طرح سے حاضر ہیں۔ اگر آپ کہیں تو آپ کے ساتھ مل کر آپ کے مشن پر کام کیا جا سکتا ہے"...... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ میں تو بڑا غریب سا آدمی ہوں۔ میری یہاں تفریح کا خرچہ بھی میرے یہ دوست اٹھا رہے ہیں اور میں آپ جیسے معروف سیکرٹ ایجنٹوں کی فیس تو ایک طرف ایک روز کے اخراجات بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے مشورے تک ہی معاملہ محدود رہنا چاہئے اور مشورہ بھی مفت کا ہو"...... عمران نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ سیکرٹ سروس کی دوسری ٹیم بھی کیا کارٹ پہنچ چکی ہے"...... اچانک جیکوٹی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" جب تک میں رپورٹ نہیں دوں گا تب تک ٹیم کیسے آ سکتی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف دنیا کا کنجوس ترین انسان ہے۔ ایک ایک پیسہ دانتوں سے پکڑتا ہے۔ وہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ اس کی ٹیم یہاں مفت میں اخراجات کرتی رہے اس لئے اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تھوڑے سے پیسوں میں مکمل رپورٹ مل جائے گی اور پھر ٹیم فوری کام کرے گی۔ اس طرح اخراجات کی بچت ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بہرحال ہم ہر طرح سے حاضر ہیں۔ ہمیں اسرائیل

یا ایکریمیا کے کسی مشن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... وائٹ اور جیکوٹی نے کہا۔

"شکریہ۔ کم از کم میرے سر سے یہ بوجھ تو اترا کہ میرے مقابلے پر معروف سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اب میں اطمینان سے تفریح کروں گا۔ پھر اجازت دیجئے۔ ویسے مس جیکوٹی آپ کا وہ تفریحی سپاٹ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"سولاز کمپنی کا یہ پراجیکٹ ابھی زیر تعمیر ہے۔ یہ کارٹ کے شمال مشرق میں ایک علاقہ ہے راس فیلڈ۔ وہاں ایک بڑا سا جنگل ہے۔ وہ ایریا اس کمپنی نے کارٹ حکومت سے خرید لیا ہے۔ وہاں یہ تفریحی سپاٹ تعمیر ہو رہا ہے۔ آپ مجھے فون کر کے کسی بھی وقت وہاں آ سکتے ہیں اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ بھی وہاں جا سکتی ہوں"...... جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے کارٹ کی شہری آبادی تو دیکھ لیں پھر جنگل بھی دیکھ لیں گے۔ اوکے۔ اب اجازت دیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی عمران کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور وائٹ اور جیکوٹی بھی کھڑے ہو گئے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے وائٹ سے مصافحہ کیا اور تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ آخر آپ نے کیا سوچ کر یہ ملاقات کی ہے اور ہمارے اصل ناموں سے ہمارا تعارف بھی کرا دیا ہے"...... صفدر





نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ جب ہمیں قسمت سے اچھی شکلیں ملی ہیں تو اصل نام ہی بتا دیئے جائیں اور ان دونوں سے ملاقات کا یہ فائدہ ہو گیا کہ یہ اب ہماری نگرانی کراتے رہیں گے جبکہ جولیا اور صالحہ مشن مکمل کر لیں گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کس طرح۔ جولیا اور صالحہ کو پہلے تو مشن سپاٹ تلاش کرنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"خواتین کی ناک بہت تیز ہوتی ہے اور پھر جہاں دو نوجوان خواتین اکٹھی ہوں تو پھر سمجھو کہ ایک لمحے میں سب کچھ سونگھ لیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ایسا نہ کریں کہ ہم بھی سپاٹ تلاش کریں اور پھر جولیا کو اس سے مطلع کر دیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ بہرحال ہم نے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے۔ اب فارغ تو نہیں رہنا۔ تم نے دیکھا کہ پہلے ہی ان کے ذہن میں آئیڈیا موجود ہے کہ دوسری ٹیم بھی یہاں آئی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم خواہ مخواہ ان چکروں میں پھنس کر فضول وقت ضائع کر رہے ہو۔ اس وائٹ اور جیکوٹی دونوں کو پکڑ کر ان سے سپاٹ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے اور وہاں کے حفاظتی انتظامات بھی"...... اب تک خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ جیکوٹی اور وائٹ دونوں اکیلے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ان کا پورا سیکشن یہاں موجود ہے اور یقیناً انہوں نے پورے کارٹ میں اپنا جال پھیلا رکھا ہو گا۔ جیسے ہی ہم نے کوئی ایسی حرکت کی جسے انہوں نے اپنے صریحاً خلاف سمجھا وہ سب بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آجائیں گے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آتے رہیں حرکت میں۔ پھر کیا ہو جائے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ویسے عمران صاحب۔ تنویر کی بات ہے تو درست۔ خواہ مخواہ کے چکروں میں الجھنے کی بجائے اس بار براہ راست کام کیوں نہ کیا جائے کیونکہ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ جولیا اور صالحہ کے سپاٹ تلاش کرتے کرتے وقت گزر جائے۔ اگر پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات خدانخواستہ تباہ کر دی گئیں تو پھر"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ اتنی جلدی اتنے بڑے کام نہیں ہو سکتے۔ بہرحال تم فکر مت کرو۔ کام ہو جائے گا جس طرح وائٹ اور جیکوٹی کا گروہ ہماری نگرانی کرے گا اسی طرح یہاں کی ایک پارٹی وائٹ اور جیکوٹی کی نگرانی کرے گی اور مجھے یقین ہے کہ سپاٹ اور اس کی تفصیلات بھی جلد ہی سامنے آجائیں گی"...... عمران نے کہا اور اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔



جیکوٹی اور وائٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد کچھ دیر تک خاموش بیٹھے رہے۔

" یہ صورت حال درست نہیں ہے جیکوٹی۔ ہم سے واقعی غلطی ہوئی ہے کہ ہم نے عمران کو اس کی اصلیت بتا دی ورنہ ہم آسانی سے انہیں گھیر کر ہلاک کر دیتے"...... وائٹ نے اچانک کہا۔

" یہ کام تو اب بھی ہو سکتا ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

" نہیں۔ اب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ اب انہوں نے لامحالہ دوسری ٹیم ساتھ بھیج دی ہو گی ورنہ اگر پہلے میں اسے اس کی اصلیت نہ بتاتا تو وہ سب اکٹھے آتے اور اکٹھے ہی ختم ہو جاتے"۔ وائٹ نے کہا۔

" کہیں عمران نے یہاں کوئی آلہ نہ چھوڑ دیا ہو تاکہ ہماری بات چیت سن سکے"...... اچانک ایک خیال کے تحت جیکوٹی نے کہا۔

" نہیں۔ اس کا انتظام پہلے ہی یہاں کیا گیا ہے۔ اگر عمران کوئی آلہ لگاتا تو وہ جیسے ہی آن ہوتا مجھے معلوم ہو جاتا۔ تم بے فکر ہو کر بات کرو"...... وائٹ نے کہا۔

" تو اب کیا کرنا ہے۔ اسے تو یہ معلوم نہیں ہے کہ مشن سپاٹ کہاں ہے اور اگر معلوم بھی ہو جائے تو وہاں ہم نے ایسے حفاظتی انتظامات کر دیئے ہیں کہ یہ پورے پاکیشیا کی فوج بھی کیوں نہ لے آئیں نہ یہ اندر داخل ہو سکیں گے اور نہ ہی زندہ واپس جا سکیں گے"...... جیکوٹی نے کہا۔

" جہاں تک مشن سپاٹ کا تعلق ہے تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ انہیں بہرحال مشن سپاٹ کا علم ہو چکا ہے"...... وائٹ نے کہا تو جیکوٹی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا مطلب۔ کیسے"...... جیکوٹی نے حیران ہو کر کہا۔

" تم نے سولاز کی بات کر کے اور اس کا مقصد بتا کر خود ہی یہ کام کر دیا ہے۔ عمران احمق نہیں ہے کہ وہ اتنی بات نہ سمجھ سکے کہ جیکوٹی اور وائٹ واقعی یہاں ذاتی حیثیت میں کام کر رہے ہیں اور ویسے بھی اسے معلوم ہو گا کہ میزائل لانچنگ کے لئے کس قسم کی جگہ اور کتنی جگہ چاہئے اس لئے وہ لامحالہ سمجھ گیا ہو گا کہ اس تفریحی سپاٹ کی آڑ میں مشن مکمل کیا جا رہا ہے"...... وائٹ نے کہا۔

" لیکن پھر میں اسے کیا بتاتی۔ میں نے بہرحال وہاں جانا ہی



تھا"...... جیکوٹی نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہم اپنا لائحہ عمل بدل لیں۔ اب چھپنے اور دوست بننے کا کوئی فائدہ نہیں رہا کیونکہ یہ لوگ کسی بھی وقت مشن سپاٹ پر حملہ کر کے اس کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اب ہمیں کھل کر مقابلے پر آ جانا چاہئے"...... وائٹ نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں صرف نگرانی کرنی چاہئے اور جب ان کی دوسری ٹیم سامنے آ جائے تب ایکشن لیا جائے۔ ویسے تم بے فکر رہو۔ مشن سپاٹ پر کسی صورت بھی یہ حملہ نہیں کر سکتے"...... جیکوٹی نے کہا۔

" ابھی مشن کی تکمیل میں کتنا وقت رہتا ہے"...... وائٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ابھی دو ہفتے دیر ہے۔ ابھی تو میزائل بھی یہاں نہیں پہنچا۔ ابھی تو صرف آپریٹنگ مشینری نصب ہو رہی ہے۔ یوں سمجھو کہ ابتدائی کام ہو رہا ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

" اوکے۔ پھر اب یہ تمہارے ذمے رہا کہ تم راسکو کو اس بارے میں ہدایات دے دو اور وہاں مشن سپاٹ پر بھی تم نے بہرحال محتاط رہنا ہے"...... وائٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن کیا تم واقعی یہیں بیٹھے رہنا چاہتے ہو"۔ جیکوٹی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ جب میزائل پہنچ جائے گا تو پھر میں بھی تمہارے ساتھ

فیلڈ میں آجاؤں گا۔ ابھی تم اور سیکشن ہی کافی ہے"...... وائٹ نے
کہا اور جیکوٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ آفس
سے نکلی اور راہداری میں سے گزر کر ہال کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ہال
میں پہنچ کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک مین
گیٹ کھلا اور اس میں سے دو سیاح لڑکیاں اندر داخل ہوئیں۔ ان
میں سے ایک سوئس تھی جبکہ دوسری ایشیائی اور جیکوٹی اس ایشیائی
لڑکی کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی۔ اسی لمحے اس ایشیائی لڑکی کی
نظریں بھی اس پر پڑ گئیں اور اس کا ردعمل بھی بالکل جیکوٹی جیسا ہی
تھا۔

" جیکوٹی۔ کیا واقعی تم ہو۔ یہاں کارٹ میں"...... اس ایشیائی
لڑکی نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ صالحہ تم۔ تم ادھر کیسے آگئیں"...... جیکوٹی نے بھی
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم تو سیاحت کرنے یہاں آئی تھیں۔ اب مجھے کیا معلوم کہ تم
بھی پارسن کی بجائے یہاں ہو گی۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی مشن ہے
یہاں"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ میرے ساتھ"...... جیکوٹی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" یہ میری دوست ہے مس جولیانا فٹزواٹر۔ یہ سوئس ہے۔ ایئر
پورٹ پر ملاقات ہو گئی تو ہم دوست بن گئیں۔ جولیانا یہ میری
بہترین دوست ہے جیکوٹی"...... صالحہ نے ساتھ کھڑی سوئس لڑکی کا



جیکوٹی سے اور جیکوٹی کا اس سوئس لڑکی سے تعارف کراتے ہوئے کہا
اور ان دونوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور رسمی
فقرے بڑے خلوص بھرے انداز میں ادا کئے۔

" میں تو بلیک سٹار کا نام پڑھ کر یہاں آئی تھی لیکن یہاں تمہاری
موجودگی بتا رہی ہے کہ یہ وہی تمہارے والا مخصوص بلیک سٹار
ہے"...... صالحہ نے جیکوٹی کے ساتھ راہداری کی طرف مڑتے ہوئے
کہا۔

" ہاں اور وائٹ یہاں کا جنرل مینجر ہے"...... جیکوٹی نے ہنستے
ہوئے کہا۔

" وائٹ اور جنرل مینجر۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا تو یہ چکر ہے"...... صالحہ
نے ہنستے ہوئے کہا۔

" چکر وکر کوئی نہیں ہے۔ ویسے ہی اکتا کر یہاں تفریح کے لئے
چلے آئے۔ یہ کلب پہلے یہاں موجود تھا۔ وائٹ نے البتہ یہاں کا
کنٹرول سنبھال لیا ہے اور چونکہ مجھے اور وائٹ کو یہ جزیرہ بے حد پسند
آیا ہے اس لئے ہم نے یہاں کچھ زیادہ عرصہ گزارنے کا فیصلہ کر لیا۔
چیف سے چھٹیاں منظور کرا لیں اور یہاں اپنی سیکورٹی کمپنی کا آفس
کھول لیا تاکہ آمد و خرچ برابر ہو جائے اور تفریح و سیاحت مفت میں پڑ
جائے۔ یہاں ایک تفریحی سپاٹ بن رہا ہے۔ اس کی سیکورٹی کا ٹھیکہ
میں نے حاصل کر لیا ہے"...... راہداری میں چلتے ہوئے جیکوٹی نے
مسلسل بولتے ہوئے کہا اور صالحہ صرف اثبات میں سر ہلاتی رہی جبکہ

جولیا ان دونوں کے پیچھے بڑے لاتعلق سے انداز میں چل رہی تھی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک مسلح باوردی آدمی موجود تھا۔ اس نے جیکوٹی کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔

"آؤ صالحہ۔ آؤ جولیانا"...... جیکوٹی نے مڑ کر صالحہ اور جولیا سے کہا اور پھر وہ اندر داخل ہوئی تو صالحہ اور جولیا اس کے پیچھے اندر داخل ہوئیں۔

"ارے صالحہ اور یہاں"...... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے وائٹ نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ میری ساتھی سیاح ہے۔ ایئر پورٹ پر ملاقات ہو گئی۔ ان کا نام جولیانا فٹزواٹر ہے اور ان کا تعلق سوئٹزرلینڈ سے ہے اور جولیانا یہ جیکوٹی کا دوست وائٹ ہے"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی مس جولیانا"...... وائٹ نے سائیڈ سے ہو کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میرے ہاتھ میں الرجی ہے اور میں نے دستانے نہیں پہن رکھے"...... جولیا نے بڑے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ بیٹھیں۔ کیا پینا پسند کریں گی آپ۔ صالحہ کے بارے میں تو مجھے معلوم ہے کہ یہ شراب نہیں پیتیں لیکن آپ



تو پیئیں گی"...... وائٹ نے کہا۔

"نہیں سوری۔ الرجی کی وجہ سے ڈاکٹر نے مجھے سختی سے شراب پینے سے منع کر رکھا ہے۔ آئی ایم سوری مسٹر وائٹ"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ پھر ایپل جوس منگوا لیتے ہیں"۔ وائٹ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی عمران وغیرہ کے لئے ایپل جوس منگوا کر پیا ہے۔ اب دوبارہ مجھ سے نہیں پیا جائے گا۔ تم جولیانا اور صالحہ کے لئے منگوا لو میرے لئے بلیک کیٹ منگوا لو"...... جیکوٹی نے کہا اور وائٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا اور صالحہ نے ایک لمحے کے لئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور وہ دونوں ہی آہستہ سے مسکرا دیں۔

"یہ نام عمران تو ہمارے علاقے کا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پاکیشیا کے ایک صاحب ہیں۔ ان کا تعلق سیکرٹ سروس ہے۔ وہ اپنے چار دوستوں کے ساتھ ملنے آئے تھے۔ ان کے لئے ایپل جوس منگوایا تھا"...... جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو وہ تمہارے ہم پیشہ ہوئے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسے ہی سمجھ لو اور سناؤ تمہارے ڈیڈی کیسے ہیں۔ کیا کر رہی ہو تم"...... جیکوٹی نے کہا۔

"وہی ہوٹل بزنس اور کیا کرنا ہے۔ ڈیڈی بھی ٹھیک ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"مس جولیانا آپ سوئٹزر لینڈ میں رہتی ہیں"...... وائٹ نے انٹرکام پر شراب اور جوس کا آرڈر دے کر رسیور رکھتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ میں وہاں کی نیشنل لائبریری میں ہوں۔ سیاحت میرا خاندانی شوق ہے۔ کافی عرصے سے کارٹ کے بارے میں سن رہی تھی۔ چنانچہ اس بار ایک ماہ کی چھٹیاں ملیں تو یہاں آ گئی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کو واقعی یہاں رہ کر بڑا لطف آئے گا۔ آپ کہاں ٹھہری ہوئی ہیں"...... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چونکہ جیکوٹی اور صالحہ اپنی پرانی یادوں میں مصروف تھیں اس لئے وائٹ جولیا سے باتیں کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے شراب اور جوس لا کر میز پر رکھ دیا تو وائٹ اور جیکوٹی شراب پینے جبکہ جولیا اور صالحہ جوس پینے میں مصروف ہو گئیں۔

"اب ہمیں اجازت دیں۔ پھر ملاقات ہو گی"...... تھوڑی دیر بعد صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم کہاں ٹھہری ہوئی ہو"...... جیکوٹی نے کہا۔

"رین بو ہوٹل میں"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کمروں کے نمبر بھی بتا دیئے۔



"اوکے۔ میں آؤں گی تمہارے پاس"...... جیکوٹی نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ۔ میں تمہیں باہر چھوڑ آؤں۔ وائٹ میں انہیں چھوڑ کر آ رہی ہوں"...... جیکوٹی نے کہا اور وائٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم چلی جائیں گی تم بیٹھو"۔ صالحہ نے کہا لیکن جیکوٹی انہیں ساتھ لے کر باہر گیٹ تک چھوڑنے آئی اور پھر ان دونوں کے آگے بڑھ جانے کے بعد جیکوٹی تیز تیز قدم اٹھاتی واپس آفس میں داخل ہوئی۔

"تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہے تمہارے ذہن میں۔ کیا ہوا"...... وائٹ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ دونوں ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دوسری ٹیم ہے"...... جیکوٹی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو وائٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ صالحہ کا کیسے سیکرٹ سروس سے تعلق ہو سکتا ہے جبکہ وہ جولیا تو ہے ہی سوئس"...... وائٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے شک کی کئی وجوہات ہیں۔ پہلے وہ سن لو۔ پھر آگے بات ہو گی"...... جیکوٹی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا بتاؤ"...... وائٹ نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی یہاں آمد

کے فوراً بعد صالحہ کی یہاں آمد حیرت انگیز ہے۔ صالحہ کے بارے میں
مجھے معلوم ہے کہ ہوٹل بزنس سے متعلق ہے لیکن وہ بہرحال اس
قدر سیر و سیاحت کی شوقین نہیں ہے کہ یہاں کارٹ جیسے جزیرے
میں آجائے اور ہوٹل بزنس سے تعلق ہونے کے باوجود شراب نہیں
پیتی اس لئے ایسی لڑکی کے لئے اس جزیرے میں کوئی کشش نہیں
ہو سکتی اور پھر صالحہ کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ اسے بھی
ایجنٹ ٹائپ کے لوگوں سے بے حد دلچسپی رہی ہے اور وہ اپنے طور پر
مارشل آرٹ وغیرہ بھی سیکھتی رہی ہے۔ جہاں تک ایک سوئس لڑکی
کا تعلق ہے تو اس نے بھی شراب نہیں پی اور دوسری بات یہ کہ میں
نے خاص طور پر چیک کیا ہے کہ اس کے ہاتھ پر الرجی کا کوئی نشان
موجود نہیں ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ میک اپ میں ہے اور یہ
صالحہ لازماً سیکرٹ سروس میں شامل ہو چکی ہے۔ اس کے چیف کو
یقیناً معلوم ہو گیا ہو گا کہ میری صالحہ سے دوستی ہے اور عمران نے
خود بتایا ہے کہ چیف نے میرے اور تمہارے بارے میں معلومات
حاصل کی ہیں اس لئے اس نے صالحہ کو یہاں بھیجا ہے اور دوسری
لڑکی کو جان بوجھ کر سوئس نژاد بتایا گیا ہے تاکہ ہمیں کسی طرح
شک نہ پڑ سکے"...... جیکوٹی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ تم درست کہہ رہی ہو لیکن جہاں تک میرا اندازہ
ہے کہ سوئس لڑکی جولیانا بہرحال میک اپ میں نہیں ہے۔ یہ اصل
سوئس نژاد ہے"...... وائٹ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔



"تو پھر ایسا ہے کہ انہیں ہوٹل رین بو سے رات کو اغوا کرا لیا
جائے اور پھر ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جائے۔ اس طرح درست
بات سامنے آجائے گی"...... جیکوٹی نے کہا۔

"کیا تم کرو گی پوچھ گچھ"...... وائٹ نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ راسکو کرے گا۔ راسکو ان معاملات میں بے حد تیز اور
ہوشیار ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

"اگر ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو پھر راسکو ان
کے سامنے طفل مکتب ثابت ہو گا جیکوٹی۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے
کہ تم اور میں دونوں میک اپ کر کے ان سے پوچھ گچھ کریں"۔
وائٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسے ہی سہی۔ میں راسکو کو کہہ دیتی ہوں وہ انہیں
آسانی سے اٹھوا کر پوائنٹ تھری پر پہنچا دے گا۔ وہاں اطمینان سے
تفصیلی پوچھ گچھ ہو سکے گی"...... جیکوٹی نے کہا اور وائٹ نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہائشی کوٹھی کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ وہ ابھی ابھی سولاز نامی تفریحی سپاٹ کا چکر لگا کر آئے تھے۔

"عمران صاحب۔ مجھے تو یہ سپاٹ دیکھ کر یقین آگیا ہے کہ اس کے نیچے ہی واٹر میزائل سپاٹ تیار کیا جا رہا ہے یا تیار ہو چکا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"جبکہ مجھے بغیر دیکھے یقین تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"جیکوٹی وہاں کی سیکورٹی کا ٹھیکہ لے چکی ہے اور یہ سمت ہے بھی پاکیشیا کی طرف"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے سمندر میں اس سپاٹ کا فاصلہ تو نوٹ





کیا ہو گا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ سمندر سے اس سپاٹ تک خفیہ سرنگ آسانی سے بنائی جا سکتی ہے۔ اتنا فاصلہ نہیں ہے کہ سرنگ ناممکن ہو جاتی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ واٹر میزائل اس سرنگ کے ذریعے سپاٹ تک پہنچایا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ وہ اسے ویسے کھلے عام تو نہیں لے آ سکتے۔ بہرحال خفیہ تو رکھنا ہی ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تفریحی سپاٹ پر بڑی بڑی مشینیں نصب ہو رہی ہیں اور ظاہر ہے یہ مشینیں بڑے بڑے کنٹینرز میں بند ہو کر آ رہی ہیں اور یہ کنٹینرز ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے سپاٹ پر پہنچائے جا رہے ہیں اس لئے کسی کنٹینرز میں میزائل بھی آ سکتا ہے۔ مکمل حالت میں نہ سہی دو یا تین حصوں میں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے تو آپ کا کیا پلان ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پلان کیا بنانا ہے۔ میگا پاور کے چند بم لو اور وہاں نصب کر کے انہیں فائر کر دو۔ جو کچھ بھی ہو گا خود بخود ختم ہو جائے گا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہاں ایسے انتظامات بہرحال ہوں گے اور ان تفریحی

مشینوں میں ایسی مشینیں بھی موجود ہوں گی جو بارودی اور شعاعی ہتھیاروں کو فائر ہونے سے روک سکیں۔ یہ اسرائیل کا پراجیکٹ ہے اور اس قدر خوفناک پراجیکٹ ہے کہ اس پر انہوں نے اپنے تمام وسائل جھونک دیئے ہوں گے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرا تو خیال ہے عمران صاحب کہ یہ سولاز تفریحی سپاٹ اور وہاں جیکوٹی کی موجودگی یہ سب فریب ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران اور کیپٹن شکیل دونوں چونک پڑے۔

" ہاں۔ تمہاری بات میں بھی وزن ہے لیکن بہرحال چیکنگ تو ضروری ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وائٹ اور جیکوٹی دونوں ہی ہمارے لئے فریب ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ گڈ شو۔ کیپٹن شکیل۔ گڈ شو۔ تمہارا جواب نہیں اور واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" لیکن عمران صاحب اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ لوگ خود سامنے آ جاتے جبکہ ان کے بارے میں معلومات چیف نے حاصل کی ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

" نہیں کیپٹن شکیل کی بات میں بھی وزن ہے صفدر۔ یہاں





سب کچھ ٹریپ ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہر طرف سے بہرحال ہوشیار رہنا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ آخری لمحات میں ان کا مشن مکمل ہو جائے اور ہم صرف منہ دیکھتے رہ جائیں"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر معاملات انتہائی گھمبیر ہیں۔ ہمیں اس معاملے میں زیادہ سنجیدہ ہونا چاہئے"...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ تم لوگ خواہ مخواہ کی فضولیات میں پڑے ہوئے ہو۔ ان دونوں کو پکڑ کر ان سے سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔ جو کچھ بھی ہو گا سامنے آجائے گا"...... تنویر نے کہا۔

" لیکن ان کا سیکشن بہرحال ان کی نگرانی کر رہا ہو گا۔ اس لئے پہلے اس سیکشن کے کسی آدمی کو پکڑا جائے۔ اس سے سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں اور اس کے بعد ہی معاملات کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" آپ نے یہاں کسی مخبری کرنے والے گروپ کی بات کی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے پبلک فون بوتھ سے بات کی تھی لیکن وہ لوگ یہاں سے جا چکے ہیں جن کی ٹپ مجھے ملی تھی اور کسی اجنبی گروپ پر بہرحال اعتماد نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کیوں نہ براہ راست ہاتھ ڈال دیا جائے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"فوری طور پر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلے ہم اپنے طور پر مختلف سپاٹس کا جائزہ لے کر معاملات کو چیک کر لیں۔ اس کے بعد اس بارے میں کچھ کریں گے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وائٹ اور جیکوٹی کو بھی اصل معاملات کا علم نہ ہو اور ان دونوں کے سکرین سے ہٹتے ہی وہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ ہم پر اصلیت کھل چکی ہے جبکہ ابھی وہ لوگ مطمئن ہوں گے کہ ہم اس چکر میں مصروف ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب کی بات درست ہے۔ پہلے ہمیں اپنے طور پر جائزہ لینا چاہیے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوکے۔ پھر رات کو آرام کیا جائے گا۔ کل سے جائزہ مشن شروع کر دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں تو راتیں جاگتی ہیں عمران صاحب۔ آپ سونے کی بات کرتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بغیر جولیا کے میں تو جاگ نہیں سکتا۔ تنویر جاگنا چاہے تو بے شک تم اس کے ساتھ رت جگا منا لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہماری نگرانی بہرحال کی جا رہی ہو گی اور اگر ہم ٹریس کر لیں تو کسی آدمی کو چیک کر کے ابھی اس گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔



"ٹھیک ہے۔ چیکنگ کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں اکٹھے ہی اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر اور ولنگٹن کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں رابطہ نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راسٹر شوٹنگ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیکب سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیکب بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جیکب"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ایکریمیا میں اسرائیل کی ایک ایسی لیبارٹری ہے جس میں خصوصی ساخت کے میزائل تیار کئے جا رہے ہیں جنہیں واٹر میزائل کہا جاتا ہے۔ اس لیبارٹری میں کام تو شاید ایکریمی سائنس دان کر رہے ہوں۔ کیا تم اس لیبارٹری کو ٹریس کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیسے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے پھر آپ نے یہ سوال کیوں کیا ہے۔ میرا تعلق ایکریمیا کی تمام چھوٹی بڑی لیبارٹریوں کی سپلائی سے ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تمہیں ہر لیبارٹری کے بارے میں تفصیل کا علم ہوتا ہے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو اس لئے آپ نے سوال کیا تھا۔ آپ کی بات درست ہے۔ مجھے واقعی اس حد تک تفصیلات کا علم نہیں ہو سکتا لیکن جس لیبارٹری کی بات آپ کر رہے ہیں اس میں جو خصوصی میزائل تیار ہو رہا ہے اس میں ایک انتہائی نایاب سائنسی دھات استعمال ہو رہی ہے اور پوری دنیا میں صرف میں ہی اسے سپلائی کر سکتا ہوں۔ یہ دھات افریقہ کے ایک مخصوص علاقے سے ہی ملتی ہے اس لئے مجھے وہاں تک بہت بڑا نیٹ ورک قائم کرنا پڑا ہے اس لئے مجھے معلوم





ہے کہ یہ کون سی لیبارٹری ہے جہاں واٹر میزائل پر کام ہو رہا ہے"۔ جیکب نے جواب دیا۔

"پھر تو تم اس کے محل وقوع کے بارے میں تفصیل بھی بتا سکتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں عمران صاحب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایسا کرنا ملک سے غداری ہے اور میں باقی سب کچھ کر سکتا ہوں۔ ملک سے غداری نہیں کر سکتا اس لئے اس میں کام کرنے والے کسی سائنس دان یا ایسی ہی کوئی بات تو بتائی جا سکتی ہے۔ ایسی تفصیل نہیں بتائی جا سکتی جس سے یہ لیبارٹری تباہ ہو سکتی ہو اور یہ میرا اصول ہے"۔ جیکب نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم تھا لیکن میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ تم نے اپنے اصول بدل لئے ہوں۔ بہرحال مجھے اس کے محل وقوع کے بارے میں معلوم نہیں کرنا۔ صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ کیا کوئی واٹر میزائل بحرہند کے جزیرے کارٹ بھجوایا جا چکا ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو کب بھجوایا جائے گا اور کس طرح"...... عمران نے کہا۔

"کیا وہاں اسے بھجوایا جانا ہے"...... جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم اصول پسند آدمی ہو۔ اس لئے تمہیں بتایا جا سکتا ہے کہ کارٹ میں اس میزائل کو نصب کر کے وہ پاکیشیا کی ایٹمی

تنصیبات تباہ کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس طرح تو پورا پاکیشیا ہی تابکاری کا شکار ہو جائے گا اور لاکھوں کروڑوں افراد ہلاک ہو جائیں گے۔ ویری سیڈ۔ یہ تو انتہائی خوفناک منصوبہ ہے"...... جیکب نے کہا۔

"میں چاہتا تو یہ لیبارٹری ہی تباہ کر دیتا لیکن میرا خیال ہے کہ کارٹ میں ان کا یہ منصوبہ ناکام کر دیا جائے تو یہ آئندہ پھر اس قسم کا پلان نہیں بنائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ دو گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کر لیں۔ میں مطلوبہ معلومات مہیا کر دوں گا"...... جیکب نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس کے ساتھی واپس آ گئے۔

"نگرانی نہیں ہو رہی ہے۔ ہم نے ہر طرح چیکنگ کر لی ہے"۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک اور خیال آیا ہے"۔ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اگر واٹر میزائل لیبارٹری کو ٹریس کر کے اس پر ریڈ کر دیا جائے تو نہ صرف یہاں مشن مکمل کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ خطرہ بھی ختم ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا اس کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جائے کہ لیبارٹری کا محل





وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کی تفصیلات بتانے والے کو بھاری انعام دیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہاں بیٹھے بیٹھے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"محل وقوع معلوم ہوتے ہی لیبارٹری تو تباہ نہیں ہو جائے گی۔ اسرائیل والے اگر اندازوں کی بنیاد پر بلیک سٹار کے مین سیکشن کو یہاں بھجوا سکتے ہیں تو لامحالہ انہوں نے سب سے پہلے اس لیبارٹری کو بھی کور کر لیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن بہرحال اس لیبارٹری کو تباہ کرنا اب ضروری ہو گیا ہے ورنہ کچھ عرصہ بعد دوبارہ بھی یہی کام کر سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کو کسی کال کا انتظار ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر اور صفدر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"تم کہاں موجود رہ کر نگرانی چیک کرتے رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں عقبی طرف کوٹھی سے باہر تھا۔ کیوں"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پھر تم نے کیسے اندازہ لگا لیا کہ مجھے کسی فون کال کا انتظار ہے"....... عمران نے کہا۔

" آپ نے پہلے کہا تھا کہ آپ سونے جا رہے ہیں جبکہ اب آپ اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں اور دوسری بات یہ کہ فون کے رسیور سے منسلک تار میں تبدیلی آ چکی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ رسیور اٹھایا گیا ہے اور رسیور اٹھانے کا مطلب ہے کہ آپ نے کال کی ہے اور اب جوابی کال کے انتظار میں ہیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تار میں کیا تبدیلی ہوئی ہے۔ میں سمجھا نہیں"....... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

" یہ لچھے دار تار پہلے ایک دوسرے کے ساتھ الجھی ہوئی تھی جبکہ اب یہ کھلی ہوئی ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" گڈ شو۔ تم میں واقعی شرلاک ہومز بننے کے تمام جراثیم موجود ہیں۔ تمہارا مشاہدہ واقعی قابل داد ہے۔ میں نے واقعی کال کی ہے اور اب جوابی کال کا انتظار کر رہا ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے کیپٹن شکیل خاموش رہ کر نجانے کیا کیا دیکھتا رہتا ہے"....... صفدر نے کہا۔

" عقل مند بننے کے لئے بزرگوں کے مطابق تین چیزیں ضروری ہوتی ہیں۔ کم بولنا۔ کم کھانا اور کم سونا اور کیپٹن شکیل ان تینوں پر





باقاعدگی سے عمل کرتا ہے"....... عمران نے کہا۔

" پھر تو ہم سب سے زیادہ عقل مند تنویر ہو گا جو ہم سے بھی بہت کم بولتا ہے"....... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اسی خوبی کی وجہ سے تو اب تک بات چل رہی ہے ورنہ کب کا تنویر دال روٹی کے چکر میں پڑ چکا ہوتا۔ عقل مند شوہر تو خواتین کے نزدیک ساری زندگی کا عذاب ہوتے ہیں"....... عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" لیکن عمران صاحب۔ جو کم بولتا ہے وہ زیادہ سنتا ہے اور یہ خصوصیت تو بہرحال خواتین کے لئے انتہائی پسندیدہ ہوتی ہے"۔ صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن سننے کے بعد رد عمل ظاہر کرنے والا پسندیدہ نہیں ہوا کرتا۔ صرف اثبات میں سر ہلانے والا ہی پسندیدہ ہوتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اسی طرح کی باتوں میں وقت گزرتا رہا اور پھر عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" راسٹر شوٹنگ کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

" جیکب سے بات کرائیں میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" ہیلو۔ جیکب بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جیکب کی آواز سنائی دی۔
" علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا کام بن گیا ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔
" عمران صاحب۔ اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ایک میزائل دو روز پہلے لیبارٹری سے ڈیلیور کیا گیا ہے لیکن یہ میزائل ایکریمین نیوی کے سپرد کیا گیا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو سکا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
" اوکے ۔ اب بتا دو کہ تمہارا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کون سا ہے اور کتنا معاوضہ بھجوا دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" صرف دو لاکھ ڈالر بھجوا دیں"...... جیکب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتا دیا۔
" اوکے ۔ پہنچ جائیں گے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
" یہ کون تھا عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" یہ ایکریمیا کا ایک ایسا آدمی ہے جس نے لیبارٹریوں کو ہر قسم کی سپلائی کی بڑی وسیع فرم بنائی ہوئی ہے لیکن خود یہ شوٹنگ کلب چلاتا ہے اور مخبری اور معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے۔



ایکریمیا کی کم ہی لیبارٹریاں ہوں گی جن کے بارے میں یہ نہ جانتا ہو"...... عمران نے کہا۔
" اوہ۔ پھر تو اس سے اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... صفدر نے کہا۔
" یہ آدمی اس معاملے میں انتہائی محب وطن ہے۔ یہ محل وقوع کسی صورت نہیں بتاتا البتہ باقی معلومات فروخت کر دیتا ہے لیکن تم فکر نہ کرو جب ضرورت ہوئی تو یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ فی الحال اس اطلاع کا مطلب ہے کہ ایک واٹر میزائل کسی آبدوز کے ذریعے یہاں پہنچایا جائے گا اس لئے ہمیں اب اس پہلو کو سامنے رکھ کر سپائس کا جائزہ لینا ہو گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ہاں۔ اب بتاؤ جولیا۔ تمہارا کیا خیال ہے جیکوٹی اور وائٹ کے بارے میں"...... صالحہ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ رات کا کھانا ڈائننگ ہال میں کھانے کے بعد ابھی کمرے میں واپس آئی تھیں۔

"میرا خیال ہے کہ اسے تم پر شک پڑ چکا ہے"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"شک مجھ پر۔ ارے نہیں جولیا۔ مجھ پر تو وہ کسی صورت بھی شک نہیں کر سکتے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق ہوٹل بزنس سے ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا اندازہ ہے۔ ہو سکتا ہے غلط ہو۔ بہرحال اب کل ہمیں اس سولاز سپاٹ پر جانا ہو گا تاکہ وہاں کا تفصیلی جائزہ لیا جا سکے"۔ جولیا نے کہا۔



"ٹھیک ہے لیکن میرے ذہن میں ایک اور خیال آ رہا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"کون سا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب اپنے ساتھیوں سمیت ان سے مل چکے ہیں اور شاید ان کے جانے کے فوراً بعد ہماری ملاقات ہوئی ہے اور عمران صاحب کے بارے میں یہ لوگ کنفرم ہیں کہ وہ یہاں ان کے مشن کے خلاف کام کرنے آئے ہیں اس لحاظ سے فوری ہماری ملاقات سے وہ چونک نہ پڑے ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"بہرحال ہماری طرف سے کوئی ردعمل سامنے آئے گا تو وہ مشکوک ہوں گے۔ فی الحال تو ہم نے مشن سپاٹ ٹریس کرنا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم اس جیکوٹی اور وائٹ دونوں سے ہی معلوم کر لیں۔ انہیں تو بہرحال معلوم ہی ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ دونوں یہاں اکیلے نہیں ہوں گے۔ ان کا پورا سیکشن ہو گا اور جیسے ہی ہم نے ان میں سے کسی پر ہاتھ ڈالا تو ہم دونوں یہاں پھر آزادی سے چل پھر نہ سکیں گی اس لئے ہم نے جو کچھ کرنا ہے خفیہ کرنا ہے البتہ جب مشن سپاٹ کنفرم ہو جائے گا تو پھر ہم انتہائی تیز رفتاری سے حرکت میں آ جائیں گی"...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ پھر میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ اب صبح ہی ملاقات ہو گی"...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر صالحہ کے کمرے سے باہر جانے کے بعد جولیا اٹھی اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"عمران کہیں ہم سے پہلے کام مکمل نہ کر لے۔ ہمیں کل ہر صورت میں مشن سپاٹ کو ٹریس کر لینا چاہئے"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کافی دیر تک بیٹھی ان معاملات پر سوچتی رہی۔ پھر ایک طویل سانس لے کر اٹھی اور ایک ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھنے لگی۔ ابھی وہ باتھ روم کے دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ اچانک نامانوس بو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی۔ وہ تیزی سے مڑی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح تاریک ہوتا چلا گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے لیکن پھر جس طرح گہرے سیاہ بادلوں میں بجلی کا کوندا لہراتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی لکیر سی لہرائی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی بڑھتی چلی گئی۔ پھر اس طرح ہوش میں آتے ہی اس کے ذہن میں پہلا خیال یہی ابھرا کہ وہ ہوٹل کے کمرے میں باتھ روم کی طرف جا رہی تھی کہ اس کے نتھنوں سے نامانوس سی بو ٹکرائی تھی اور پھر اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا۔ اس خیال کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک





پڑی کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے ان میں کلپ ہتھکڑی لگا دی گئی تھی۔ اس نے گردن گھمائی تو وہ ایک بار پھر چونک پڑی کیونکہ ساتھ والی کرسی پر صالحہ موجود تھی۔ اس کے بھی دونوں ہاتھ اس کے عقب کی طرف گھومے ہوئے تھے البتہ اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رسی سے باقاعدہ باندھا گیا تھا جبکہ جولیا کے صرف ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑی تھی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ سامنے دو خالی کرسیاں موجود تھیں اور دروازے کے ساتھ ایک آدمی موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ صالحہ کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"یہ ہم کہاں ہیں۔ تم کون ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس مسلح آدمی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش کھڑا رہا۔ اسی لمحے صالحہ نے بھی کراہتے ہوئے گردن اٹھائی اور اس کے جسم نے جھٹکا سا کھایا۔ شاید اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن رسی سے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف جھٹکا کھا کر ہی رہ گئی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ اور جولیا۔ تم بھی۔ کیا مطلب"...... صالحہ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مجھے بھی ابھی ہوش آیا ہے۔ یہ نجانے ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے۔ یہ آدمی تو کوئی جواب ہی نہیں دیتا"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک

ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت اندر داخل ہوئے اور جولیا انہیں دیکھ کر چونک پڑی کیونکہ وہ انہیں دیکھتے ہی پہچان گئی تھی کہ یہ دونوں جیکوٹی اور وائٹ ہیں۔ گو انہوں نے اپنے طور پر انتہائی مہارت سے میک اپ کر رکھا تھا لیکن جیکوٹی کا مخصوص قدوقامت اور پھر اس کے چلنے کا مخصوص انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ جیکوٹی ہے۔ اسی طرح وائٹ کا قدوقامت بھی صاف چغلی کھا رہا تھا کہ وہ وائٹ ہے اور میک اپ میں ہے۔ جولیا سمجھ گئی کہ ان دونوں کو ان پر شک پڑ گیا تھا جس کی تصدیق کے لئے انہوں نے یہ حرکت کی ہے اور اب جولیا کو اپنے رسی سے بندھے نہ ہونے کی وجہ بھی معلوم ہو گئی تھی۔ ظاہر ہے ان دونوں کا میک اپ بھی چیک کیا گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ کاغذات بھی چیک کئے گئے ہوں لیکن چونکہ یہ دونوں ہی اصل چہروں میں تھیں اور ان کے کاغذات بھی درست تھے اس لئے جولیا پر سے ان کا شک ختم ہو گیا تھا البتہ صالحہ چونکہ پاکیشیائی تھی اس لئے اس پر ان کا شک قائم تھا لیکن یہ صرف شک تھا ورنہ وہ اس طرح میک اپ میں نہ آتے۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ تم کون ہو اور یہ ہمیں کیوں اس طرح باندھ رکھا ہے"...... جولیا نے حیرت اور تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے کیا قصور کیا ہے۔ میں تو سیاح ہوں۔ یہ سب کیا ہے"...... صالحہ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ ہو سمجھیں اور اب تمہیں



بتانا ہو گا کہ تم یہاں کس لئے آئی ہو"...... جیکوٹی نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سیکرٹ ایجنٹ کیا ہوتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ابھی خاموش رہو۔ ہمیں اس لڑکی سے بات کرنے دو"۔ اس بار وائٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا تعلق تو ہوٹل بزنس سے ہے۔ میرا کسی سیکرٹ ایجنسی سے کیا تعلق"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تمہارا تعلق ایک شخص علی عمران سے ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے"۔ جیکوٹی نے کہا۔

"علی عمران۔ وہ کون ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہی ہوں۔ سنو۔ اگر تمہیں کوئی ضمانت چاہئے تو میں یہ ضمانت دینے کے لئے تیار ہوں۔ تمہیں غلط اطلاع ملی ہے"...... صالحہ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیسی ضمانت"...... جیکوٹی نے کہا۔

"یہاں ایک کلب ہے بلیک سٹار۔ اس کا مالک اور مینجر وائٹ اور اس کی ساتھی لڑکی مس جیکوٹی مجھے ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ تم بے شک ان سے پوچھ لو۔ وہ تمہیں میری ضمانت دے دیں گے۔ میرا واقعی کوئی تعلق نہیں ہے کسی سیکرٹ ایجنسی سے"۔ صالحہ نے

کہا تو جولیا دل ہی دل میں بے اختیار ہنس پڑی۔

" تمہارا نام صالحہ ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

" ہاں۔ ہاں۔ میرا نام صالحہ ہے اور یہ میری ساتھی سیاح ہے جولیانا فٹز واٹر۔ ہماری ملاقات ایئر پورٹ پر ہوئی تھی"۔ صالحہ نے کہا۔

" دیکھو صالحہ ہمارے پاس حتمی ثبوت موجود ہیں اس لئے تم سچ بول دو ورنہ تمہاری کھال ادھیڑ دی جائے گی"...... جیکوٹی نے غراتے ہوئے کہا۔

" مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ تمہیں یقین کیوں نہیں آ رہا۔ میں کہہ رہی ہوں کہ تم بے شک ضمانت لے لو"...... صالحہ نے کہا۔

" جیگر"...... جیکوٹی نے گردن موڑ کر دروازے کے قریب کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس مادام"...... نوجوان نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" الماری سے کوڑا نکالو اور اس لڑکی کی کھال ادھیڑ دو"۔ جیکوٹی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" یس مادام"...... جیگر نے کہا اور تیزی سے دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

" سنو۔ میری بات سنو۔ تم دونوں کون ہو اور کیوں ہم دونوں کو تم نے اس طرح پکڑ رکھا ہے۔ ہم تو سیاح ہیں۔ یہ صالحہ تو بہت سیدھی سادھی ایشیائی لڑکی ہے۔ تم کیوں ہم پر ظلم کر رہی ہو"۔



جولیا نے کہا۔

" تم خاموش رہو ورنہ تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا۔ ہم نے چیک کر لیا ہے۔ تمہارے چہرے پر کوئی میک اپ نہیں ہے اور تم واقعی سوئس نژاد ہو اس لئے تمہیں ہم نے اب تک کچھ نہیں کہا لیکن تم چونکہ اس صالحہ کے ساتھ ہو اس لئے تمہارا انجام بھی وہی ہو گا جو اس صالحہ کا ہو گا اور صالحہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہے اور یہاں یہ ایک اہم مشن پر آئی ہے اور ہم نے اسے اس مشن کے سلسلے میں ہی پکڑا ہے۔ اسے بتا دو کہ اگر اس نے زبان نہ کھولی تو پھر اس کی حالت عبرتناک بنا دی جائے گی"...... جیکوٹی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" میں نے جو کچھ کہا ہے وہی سچ ہے۔ تم کیوں خواہ مخواہ ضد کر رہے ہو"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جیگر۔ چلو شروع ہو جاؤ"...... جیکوٹی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور جیگر جو ہاتھ میں ایک خوفناک کوڑا پکڑے کھڑا تھا اسے تیزی سے ہوا میں چٹخاتا ہوا صالحہ کی طرف بڑھنے لگا۔

" رک جاؤ"...... یکلخت جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ مداخلت کر رہی ہے۔ جیگر پہلے اس کی زبان خاموش کر دو"...... جیکوٹی نے غصیلے لہجے میں کہا تو جیگر تیزی سے جولیا کی طرف مڑا۔ جولیا اس دوران کلپ ہتھکڑی کا بٹن کھول کر اسے اپنی کلائیوں سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ چکی تھی اور اس نے جان لیا تھا کہ

جیکوٹی ان پر تشدد کرنے سے باز نہیں آئے گی اس لئے اب اس نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی جیگر کوڑا اچھالتا ہوا جولیا کی طرف بڑھا جولیا یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود کلپ ہتھکڑی جیگر کے چہرے پر پڑی اور جیگر چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔ جیکوٹی اور وائٹ دونوں یکلخت اچھل کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ جولیا کا جسم کسی پرندے کی طرح ہوا میں اچھلا اور اس کے ساتھ ہی جولیا، جیکوٹی اور وائٹ دونوں پر جا گری اور وہ دونوں اکٹھے کھڑے تھے چیختے ہوئے کرسیوں پر گرے اور پھر کرسیوں سمیت نیچے فرش پر جا گرے جبکہ جولیا کا جسم کسی سپرنگ کی طرح اڑتا ہوا سائیڈ پر ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ نہ صرف اٹھ کر کھڑی ہو گئی بلکہ اس کے ہاتھ میں کوڑا بھی موجود تھا جو اس جیگر کے ہاتھ سے ایک طرف جا گرا تھا۔ جیگر، جیکوٹی اور وائٹ تینوں ہی نیچے گر کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھے لیکن دوسرے لمحے شائیں کی آواز کے ساتھ ہی جیگر چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا لیکن اس کے ساتھ ہی جولیا یکلخت غوطہ لگا کر ایک طرف ہوئی اور وائٹ کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں اس سے صرف چند انچ کے فاصلے سے نکل گئیں لیکن اس کے ساتھ ہی شائیں کی آواز ایک بار پھر سنائی دی اور اس بار جیکوٹی چیختی ہوئی کسی لٹو کی طرح گھومی اور پھر وائٹ بھی چیختا ہوا اور ہاتھ جھٹکتا ہوا ایک طرف ہٹا۔ کوڑے کے ایک ہی وار سے جولیا نے وائٹ اور





جیکوٹی دونوں کو نشانہ بنایا تھا لیکن اسی لمحے جولیا بھی اچھل کر ایک طرف جا گری۔ اس کے حلق سے بھی بے اختیار چیخ نکل گئی تھی کیونکہ جیکوٹی نے وہ ہتھکڑی اٹھا کر جولیا پر مار دی تھی جو جولیا نے جیگر کو ماری تھی۔ اسی لمحے وائٹ نے اپنا مشین پسٹل جھپٹنے کے لئے چھلانگ لگائی لیکن جولیا فرش پر چکنی مچھلی کی طرح گھسٹتی ہوئی اس مشین پسٹل تک پہنچ چکی تھی جو وائٹ کے ہاتھ سے نکلا تھا اور پھر وائٹ اور جولیا دونوں نے بیک وقت ہی مشین پسٹل اٹھا لئے لیکن اس سے پہلے کہ جولیا مشن پسٹل چلاتی اچانک جیگر نے اس پر چھلانگ لگا دی اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی جیگر کے حلق سے یکلخت انتہائی دردناک چیخ نکلی اور وہ لٹو کی طرح گھومتا ہوا ایک طرف جا گرا۔ وائٹ کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں اچانک جولیا کے اوپر چھلانگ لگا کر اڑتے ہوئے سامنے آ جانے کی وجہ سے جیگر کو چاٹ گئی تھیں اور جولیا چونکہ جیگر کے حملہ کی وجہ سے جسم کو سمیٹ چکی تھی اس لئے وہ یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی لیکن اسی لمحے جیکوٹی کسی توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اس سے ٹکرائی اور جولیا سمیت اڑتی ہوئی سیدھی کرسی سے بندھی ہوئی صالحہ سے جا ٹکرائی اور وہ تینوں ہی ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے جا گریں۔ جولیا نیچے گرتے ہی کسی پھرکی کی طرح گھوم کر اٹھی لیکن اسی لمحے جیکوٹی نے یکلخت کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح جولیا پر حملہ کر دیا اور جولیا ایک بار پھر اچھل کر وائٹ کے قریب فرش پر جا گری

اور وائٹ نے انتہائی برق رفتاری سے اس کی پسلیوں پر پوری قوت سے لات ماری اور جولیا کا جسم رول ہوتا ہوا تیزی سے سائیڈ پر ہوا ہی تھا کہ جیکوٹی نے اس پر حملہ کر دیا لیکن دوسرے لمحے جیکوٹی چیختی ہوئی ہوا میں اڑتی ہوئی سیدھی وائٹ سے جا ٹکرائی جو جھک کر اپنا مشین پسٹل اٹھانے میں مصروف تھا۔ یہ حملہ صالحہ کی طرف سے ہوا تھا۔ وہ کرسی ٹوٹنے کی وجہ سے ڈھیلی پڑ جانے والی رسیوں سے کھسک کر باہر آ چکی تھی اور کلپ ہتھکڑی شاید وہ پہلے ہی کھول چکی تھی اس لئے اس نے رسیوں سے نجات ملتے ہی پوری قوت سے اچھل کر جیکوٹی اور وائٹ پر حملہ کر دیا تھا۔ جیکوٹی اور وائٹ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے تو صالحہ بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف پڑے ہوئے مشین پسٹل کو جھپٹنے کے لئے مڑی اور پھر اس نے واقعی انتہائی برق رفتاری سے مشین پسٹل جھپٹا اور مڑ کر جیکوٹی اور وائٹ پر فائر کھول دیا۔ لیکن گولیاں دروازے کے بند ہوتے ہی پٹ سے ٹکرا کر نیچے گریں۔ جیکوٹی اور وائٹ دونوں ہی صالحہ کے مڑ کر مشین پسٹل اٹھانے کے دوران ہی اچھل کر باہر راہداری میں جا گرے تھے اور چونکہ دروازے کا پٹ آدھا کھلا ہوا تھا اس لئے وہ دونوں اس دروازے سے ٹکرا کر راہداری کی دیوار کے قریب جا گرے تھے۔ ان کے ٹکرانے سے دروازہ جھٹکا کھا کر واپس بند ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے صالحہ نے فائر کھول دیا تھا اور اس طرح گولیاں دروازے کے فولادی پٹ سے ٹکرا کر نیچے گر گئی تھیں۔ صالحہ دوڑتی ہوئی ان دونوں کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک اس کے کانوں میں جولیا کی خوفناک انداز میں کراہنے کی آواز پڑی تو وہ تیزی سے گھومی۔ جولیا جو اب تک بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی اب کراہتی ہوئی اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن صالحہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی کہ جولیا کی ناک اور منہ سے خون کی لکیریں باہر نکل رہی تھیں اور اس کا چہرہ انتہائی تکلیف کی وجہ سے مسخ ہو رہا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے تمہیں "...... صالحہ نے بے چین ہو کر اس طرف بڑھتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ ایک بار پھر اچھل کر دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ اگر وہ ان دونوں کے خاتمے سے پہلے جولیا کو اٹھانے میں لگ گئی تو یہ دونوں عقب سے ان دونوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے ان دونوں کا خاتمہ کر دے پھر جولیا کو اٹھائے گی۔ اس لئے جولیا کو اسی حالت میں چھوڑ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔ اس نے جھٹکے سے دروازہ کھولا اور دوڑتی ہوئی باہر آئی اور راہداری میں دوڑتی چلی گئی لیکن ابھی وہ راہداری کے آخر میں موجود دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اس کے کانوں میں کار سٹارٹ ہونے کی آواز پڑی تو وہ تیزی سے آگے بڑھی لیکن جب وہ راہداری سے نکل کر بیرونی برآمدے میں پہنچی تو اس نے سفید رنگ کی کار کو تیزی سے مڑ کر دائیں طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ پھاٹک

پوری طرح کھلا ہوا تھا۔ صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا لیکن وہ واپس نہ مڑی بلکہ تیزی سے دوڑتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پھاٹک بند کر کے وہ تیزی سے مڑی اور ایک بار پھر دوڑتی ہوئی اس کمرے میں پہنچ گئی جہاں جولیا موجود تھی۔ جولیا اب اٹھ کر بیٹھ چکی تھی لیکن اس کی حالت پہلے سے زیادہ خراب تھی۔

" پپ۔ پپ۔ پانی۔ مجھے پانی دو۔ میرا دم گھٹ رہا ہے"۔ جولیا نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا تو صالحہ دوڑ کر دیوار میں موجود کھلی الماری کی طرف بڑھی جس کا ایک خانہ پانی کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ جنگیر نے کوڑا اسی الماری سے نکالا تھا اور اس کے پٹ بند نہ کئے تھے اس لئے یہ ابھی تک کھلے ہوئے تھے۔ صالحہ نے پانی کی بوتل اٹھائی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور تیزی سے مڑی۔ اس نے پانی کی بوتل جولیا کے منہ سے لگا دی۔ جولیا نے تیزی سے پانی پینا شروع کر دیا اور جیسے جیسے پانی اس کے حلق سے نیچے اترتا چلا گیا اس کا مسخ شدہ چہرہ اسی تیزی سے بحال ہوتا چلا گیا۔ جب بوتل ختم ہو گئی تو صالحہ نے بوتل ہٹا لی۔

" شکریہ صالحہ۔ اب میں ٹھیک ہوں۔ کہاں ہیں وہ دونوں۔ کیا ختم ہو گئے"...... جولیا نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

" نہیں۔ وہ فرار ہو گئے ہیں اور میں اس بات پر حیران ہو رہی ہوں کہ آخر وہ اس طرح کیوں فرار ہو گئے ہیں۔ حالانکہ وہ دونوں





انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

" ہاں۔ ان کے لڑنے کا انداز بتا رہا ہے۔ اس وائٹ نے جس طرح میری پسلیوں پر مخصوص انداز میں ضرب لگائی ہے اس سے ہی پتہ چلتا ہے کہ اسے انتہائی مہارت حاصل ہے۔ یہ تو میری زندگی تھی کہ میں بچ گئی ورنہ شاید میرا دل ہی پھٹ جاتا"...... جولیا نے کہا۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔

" شاید ان کے پاس مزید اسلحہ نہ تھا اور ہمارے پاس مشین پسٹل تھے اس لئے انہوں نے جان بچا کر بھاگنے کو ہی غنیمت سمجھا"۔ صالحہ نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن اصل میں وہ جو کچھ جاننا چاہتے تھے اس کا انہیں علم ہو گیا ہے۔ ہم دونوں کے لڑنے کے انداز سے وہ سمجھ گئے تھے کہ نہ صرف تم سیکرٹ سروس کی رکن ہو بلکہ میں بھی تمہاری ساتھی ہوں اور اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ ہم دوسری ٹیم ہیں اور یقیناً ان کا پورا گروپ یہاں موجود ہو گا اس لئے وہ اب آسانی سے ہم سب کا خاتمہ کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اب اس کمرے سے باہر آ چکی تھیں۔

" تو اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ اب ہم واپس اپنے ہوٹل تو جانے سے رہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"یہاں کی تلاشی لو۔ شاید یہاں میک اپ کا سامان مل جائے"۔

جولیا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے ۔ یہ لوگ لامحالہ اپنے آدمیوں کو یہاں بھیجیں گے ۔ تم منہ دھو لو میں اس دوران سرسری تلاشی لے لیتی ہوں"...... صالحہ نے کہا اور جولیا کے اثبات میں سرہلانے پر وہ مڑی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔ساری کوٹھی کی تلاشی لی گئی لیکن وہاں سوائے ایک الماری میں موجود عام سے اسلحہ کے اور کچھ بھی نہ تھا۔چنانچہ جب وہ واپس اس کمرے میں آئی جہاں جولیا کو چھوڑ کر گئی تھی تو جولیا منہ ہاتھ دھو کر اب تازہ دم دکھائی دے رہی تھی۔

"یہاں عام سے اسلحے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے البتہ ایک الماری میں بھاری کرنسی موجود تھی وہ میں نے اٹھا لی ہے وہ یہاں ہمارے کام آئے گی۔آؤ اب یہاں سے نکل چلیں"...... صالحہ نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔



"اب صورت حال یکسر تبدیل ہو چکی ہے جیکوٹی۔ اب ان دونوں گروپوں کا فوری خاتمہ ضروری ہو گیا ہے"...... وائٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔وہ اور جیکوٹی دونوں ایک کوٹھی کے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"تم فکر مت کرو وائٹ۔ اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ دوسرا گروپ صالحہ اور اس سوئس نژاد لڑکی جولیا پر مشتمل ہے تو اب کارٹ ان کے لئے موت کا سرکل بن جائے گا"...... جیکوٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ آخر تم نے وہاں سے فرار ہونے کا فیصلہ کیوں کیا۔کیا ہم دونوں ان سے کم تھے۔ وہ جولیا تو ختم ہو چکی تھی صرف وہ صالحہ رہ گئی تھی۔ اسے بھی ختم کیا جا سکتا تھا"...... وائٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جو حالات وہاں پیدا ہو چکے تھے وائٹ اس میں وہ صالحہ بھی اس طرح ماری جاتی جس طرح وہ لڑکی جولیا ختم ہو گئی تھی اور میں نہیں چاہتی کہ صالحہ اس طرح ماری جائے اس لئے میں نے وہاں سے نکلنے اور تمہیں بھی ساتھ لے آنے کا فیصلہ کیا تھا"...... جیکوٹی نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات۔ تم اس صالحہ سے کیا حاصل کرنا چاہتی ہو"...... وائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں صالحہ سے سیکرٹ سروس کے پورے سیٹ اپ کے بارے میں معلوم کرنا چاہتی ہوں تاکہ ان دونوں گروپوں کے خاتمے کے بعد اگر سیکرٹ سروس کا کوئی اور گروپ یہاں آئے تو اسے بھی کور کیا جا سکے کیونکہ ظاہر ہے سیکرٹ سروس صرف ان چند افراد پر مشتمل تو نہیں ہو سکتی اور ان کا رابطہ لامحالہ اپنے ملک سے ہو گا۔ ان کے خاتمے کے بعد فوراً دوسرا گروپ یہاں پہنچ گا"...... جیکوٹی نے کہا۔

"لیکن یہ بات تو عمران اور اس کے ساتھیوں سے بھی معلوم کی جا سکتی ہے"...... وائٹ نے کہا۔

"نہیں۔ صالحہ شاید نئی نئی سیکرٹ سروس میں شامل ہوئی ہے اور یہ لڑکی جولیا تو بہرحال سیکرٹ سروس کی ممبر ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ یہ بات تو ناممکن ہے کہ کوئی غیر ملکی کسی ملک کی سیکرٹ سروس کا ممبر ہو۔ اس لڑکی کی شاید سیکرٹ سروس کے چیف نے خصوصی طور پر خدمات حاصل کی ہوں گی تاکہ صالحہ کے اناڑی پن کو





کور کیا جا سکے اور ہمیں ڈاج دیا جا سکے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ اس لڑکی جولیا کے بارے میں ہم سو فیصد یہی سمجھتے تھے کہ واقعی سیاح لڑکی ہے لیکن اس لڑکی نے جس انداز میں لڑائی لڑی ہے اس سے ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ تو انتہائی تربیت یافتہ ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

"بہرحال تم نے جو کچھ کیا ہے میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آ سکی۔ اس جولیا کے ساتھ اس صالحہ کا خاتمہ کر دیا جاتا تو پھر باقی عمران اور اس کے ساتھی رہ جاتے۔ ان پر کسی بھی لمحے فائر کھولا جا سکتا ہے جبکہ اب یہ صالحہ زندہ رہ گئی ہے اور لامحالہ اس کا رابطہ عمران سے ہو گا اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہیں بھی اس سارے سلسلے کا علم ہو چکا ہو اور اب یہ اکٹھے ہو چکے ہوں"...... وائٹ نے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وائٹ۔ میں سب سنبھال لوں گی"...... جیکوٹی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیکوٹی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیکوٹی بول رہی ہوں"...... جیکوٹی نے کہا۔

"راسکو بول رہا ہوں مادام۔ پوائنٹ تھری پر صرف جیگر کی لاش موجود ہے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"صرف جیگر کی لاش۔ کیا مطلب۔ وہ سوئس نژاد لڑکی کی لاش بھی تو وہاں ہو گی"...... جیکوٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام۔ وہاں صرف جیگر کی لاش موجود ہے البتہ پانی کی ایک خالی بوتل وہاں فرش پر پڑی ملی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ سوئس نژاد لڑکی ہلاک نہیں ہوئی بلکہ صرف بے ہوش ہوئی تھی اور اسے پانی پلا کر ہوش میں لایا گیا ہو گا"...... راسکو نے کہا تو جیکوٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہو سکتی ہے۔ بہرحال تم نے انہیں تلاش کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں"...... جیکوٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ پورے کارٹ میں انہیں تلاش کیا جا رہا ہے اور جلد ہی ہم انہیں ڈھونڈ نکالیں گے"...... راسکو نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

"وہ کوٹھی میں موجود ہیں اور شاید صبح کو باہر نکلیں"...... راسکو نے جواب دیا۔

"ان کا فون نمبر ٹیپ کیا گیا ہے یا نہیں"...... جیکوٹی نے کہا۔

"نو مادام۔ آپ نے حکم ہی نہیں دیا تھا۔ ویسے ان لوگوں کو شاید نگرانی کا خدشہ تھا اس لئے ان میں سے چند افراد باقاعدہ کوٹھی سے باہر آ کر چیکنگ بھی کرتے رہے ہیں لیکن ہمارا آدمی وہاں سے چونکہ بہت دور تھا اس لئے وہ اسے چیک نہیں کر سکے۔ اگر آپ فون چیک کرنے کا حکم دیں گی تو پھر ہمیں قریب جانا ہو گا"...... راسکو نے کہا۔



"نہیں۔ قریب جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اس صالحہ اور جولیا کو تلاش کرو اور اس بار جولیا کو گولیوں سے اڑا دو لیکن اس صالحہ کو اغوا کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دینا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچیں تو پھر تم نے صرف نگرانی کرنی ہے اور مجھے اطلاع دینی ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیکوٹی نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اب ان معاملات کو چیف کے نوٹس میں لے آنا چاہئے"...... وائٹ نے کہا۔

"کن معاملات کو"...... جیکوٹی نے چونک کر پوچھا۔

"اب جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دونوں گروپ کھل کر سامنے آ چکے ہیں اور ہمارے تفریحی سپاٹ کے بارے میں بھی انہیں معلومات مل چکی ہیں تو اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو ان سب کا فوری خاتمہ کر دیا جائے یا پھر اس سپاٹ کی سیکورٹی تبدیل کر دی جائے۔ میرا مطلب ہے کہ اب تمہارا وہاں سامنے رہنا ہمارے حق میں نہیں رہے گا"...... وائٹ نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم اس انداز میں سوچ رہے ہو"...... جیکوٹی نے کہا۔

"ہاں جیکوٹی۔ تم جو کچھ سوچ رہی ہو میں اس سے آگے کی بات سوچ رہا ہوں۔ عمران کی فائل تم نے پڑھ لی ہے اور صالحہ کے

بارے میں تمہارا خیال ہے کہ وہ ابھی اناڑی ہے اس کے باوجود تم نے صالحہ کی پھرتی اور تیزی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔ اگر ایک لمحے کا فرق نہ پڑتا تو گولیاں ہمارے جسموں میں گھس چکی ہوتیں اور وہ سوئس نژاد لڑکی جولیا وہ تو بس اچانک ہی مار کھا گئی تھی ورنہ اس کے لڑنے کا انداز ا بتا رہا تھا کہ وہ اس صالحہ سے زیادہ تیز ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عمران اور اس کے ساتھی یقیناً ان سے زیادہ تیز ہوں گے۔ یہ درست ہے کہ ہم میک اپ میں ان کے سامنے آئے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اب یہ دونوں بھی کھل کر سامنے آجائیں گی اور بہرحال یہ بات طے شدہ ہے کہ اس تفریحی سپاٹ کے نیچے مشن سپاٹ ہے اور واٹر میزائل کسی بھی وقت وہاں پہنچ سکتا ہے اس لئے اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ ہم ان کا فوری خاتمہ کرا دیں یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ ہم اب سرے سے سامنے ہی نہ آئیں اور یہ بتا دیا جائے کہ وائٹ اور جیکوٹی دونوں واپس کرانس چلے گئے ہیں"...... وائٹ نے کہا۔

" لیکن کیوں۔ ہم دونوں واپس کیوں جائیں۔ جب ہم سامنے ہی نہیں آئے"...... جیکوٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے یقین ہے کہ یہ لڑکی جولیا اور صالحہ دونوں ہمیں پہچان چکی تھیں۔ میں نے ان کی آنکھوں میں شناخت کی مخصوص چمک دیکھ لی تھی اس لئے تو میں واپس کلب نہیں گیا بلکہ یہاں آگیا ہوں"۔ وائٹ نے کہا۔

" لیکن تم باس کو کیا کہو گے"...... جیکوٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں باس سے کوئی واضح لائحہ عمل طے کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اب موجودہ صورت حال میں معاملات کو اس انداز میں نہیں چلایا جا سکتا جس انداز میں تم چلانا چاہتی ہو"...... وائٹ نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے کر لو بات"...... جیکوٹی نے کہا تو وائٹ نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" تھامسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف تھامسن کی مخصوص آواز سنائی دی۔ شاید یہ نمبر اس کے خصوصی فون کا تھا۔

" وائٹ بول رہا ہوں باس۔ کارٹ سے"...... وائٹ نے کہا۔

" اوہ تم۔ کیا بات ہے۔ تمہارے لہجے میں انتہائی سنجیدگی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" باس۔ یہاں حالات کچھ اس انداز میں پیش آرہے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آپ سے یہ سارا معاملہ ڈسکس کر لوں"...... وائٹ نے کہا۔

" کیسے حالات۔ کیا ہوا ہے۔ جیکوٹی کہاں ہے"...... تھامسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" وہ میرے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی ہے"...... وائٹ نے جواب دیا۔

"کیا ہوا ہے جو تم دونوں سیریئس ہو رہے ہو"...... تھامسن نے کہا تو وائٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کارٹ آنے سے لے کر صالحہ اور جولیا کے ساتھ ملاقات اور پھر انہیں اغوا کر کے پوائنٹ تھری پر لے جانے اور وہاں میک اپ میں جا کر ان سے پوچھ گچھ کرنے سے لے کر وہاں سے فرار ہو کر یہاں پہنچنے اور اب راسکو کی طرف سے یہ اطلاع کہ جولیا بھی زندہ ہے کی تفصیل بتا دی۔

"تو پھر اس میں کیا سیریئس مسئلہ ہے"...... تھامسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ جیکوٹی کا ارادہ ہے کہ اس صالحہ کو زندہ پکڑ کر اس سے سیکرٹ سروس کے کسی دوسرے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں جبکہ میرا خیال ہے کہ اب کھل کر سامنے آ جانا چاہئے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو اور جولیا اور صالحہ سب کو گولیوں سے اڑا دیا جائے ورنہ یہ لوگ بہرحال اب سولاز تفریحی سپاٹ پر پکٹنگ کریں گے اور میزائل بھی کارٹ پہنچنے والا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اسے بھی نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں"۔ وائٹ نے کہا۔

"کیا انہیں مشن سپاٹ کے بارے میں علم ہو چکا ہے"۔ تھامسن نے پوچھا۔

"باس۔ جیکوٹی کے اس تفریحی سپاٹ پر موجود رہنے کے بعد کوئی احمق ہی ہو گا جو یہ نہ سمجھ سکے گا کہ مشن سپاٹ کہاں ہے۔ یہ لوگ





حد درجہ تیز ہیں اس لئے مجھے خدشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ان کی طرف سے غافل رہیں اور یہ اچانک مشن کو کوئی ایسا نقصان پہنچا دیں جو ناقابل تلافی ہو"...... وائٹ نے کہا۔

"جیکوٹی کو رسیور دو"...... تھامسن نے کہا تو وائٹ نے رسیور ساتھ بیٹھی ہوئی جیکوٹی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس باس۔ میں جیکوٹی بول رہی ہوں"...... جیکوٹی نے رسیور لے کر کہا۔

"جیکوٹی۔ کیا تم مشن سپاٹ پر گئی ہو"...... تھامسن نے کہا۔

"یس باس۔ میں روزانہ وہاں کا ایک راؤنڈ لگاتی ہوں تاکہ وہاں کے حفاظتی انتظامات کو ساتھ ساتھ چیک کرتی رہوں"...... جیکوٹی نے جواب دیا۔

"وائٹ کا خدشہ درست ہے۔ اب ایسا کرو کہ تم مستقل مشن سپاٹ کے اندر ہی رہو۔ اس وقت تک جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے اور وائٹ باہر رہ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ کے ساتھ مل کر خاتمہ کرے گا"...... تھامسن نے کہا۔

"لیکن باس۔ اس طرح میں تو وہاں ایک لحاظ سے نظر بند ہو کر رہ جاؤں گی"...... جیکوٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے جذبات سے زیادہ اس مشن کی اہمیت ہے جیکوٹی۔ وائٹ کا خدشہ درست ہے۔ وہ کھل کر تمہاری وجہ سے بات نہیں کر رہا ورنہ میں اس کا مطلب سمجھ گیا ہوں"...... تھامسن نے کہا تو

جیکوئی بے اختیار اچھل پڑی جبکہ وائٹ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"کیا مطلب باس۔ کیا وائٹ نے کوئی خاص اشارہ کیا ہے۔ میں تو نہیں سمجھ سکی اس کے اشارے کو"...... جیکوٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے تو کوئی اشارہ نہیں کیا لیکن جو کچھ اس نے کہا ہے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ تمہاری طرف سے خدشے کا شکار ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں تمہیں نقصان پہنچے"۔ تھامسن نے کہا۔

"مجھے نقصان اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں۔ کیا مطلب"۔ جیکوٹی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"صاف اور سیدھی بات ہے جیکوٹی۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ تم وہاں تفریحی سپاٹ کی آڑ میں مشن سپاٹ کی حفاظت کر رہی ہو اس لئے یقیناً وہ تمہیں اغوا کر کے اور تم پر تشدد کر کے مشن سپاٹ کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ اسی لئے وائٹ چاہتا ہے کہ کھل کر ان کے مقابلے پر نکل آنا چاہئے اور وائٹ کا خدشہ سو فیصد درست ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم سپاٹ کے اندر رہو تاکہ ایک تو اس کی حفاظت کی جا سکے اور دوسرا پاکیشیا سیکرٹ سروس تم پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔ وائٹ گروپ کی مدد سے جب چاہے گا ان کا خاتمہ آسانی سے کر دے گا"...... تھامسن نے





کہا۔

"اوہ کمال ہے۔ میرے ذہن میں یہ خیال ہی نہ آیا تھا اور نہ وائٹ نے مجھ سے کہا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا"...... جیکوٹی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"رسیور وائٹ کو دے دو"...... تھامسن نے کہا۔

"یس باس"...... وائٹ نے رسیور لے کر قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارا مطلب درست طور پر سمجھا ہوں یا نہیں"۔ دوسری طرف سے تھامسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں باس اور اسی لئے تو آپ کی ہم نے ہمیشہ دل سے قدر کی ہے بہرحال آج ان دو لڑکیوں نے جس انداز میں فائٹ کی ہے اس نے ہمیں چوکنا کر دیا ہے اور مجھے حقیقتاً جیکوٹی کے بارے میں خدشات پیدا ہو گئے تھے۔ اب جیکوٹی وہاں محفوظ ہو جائے گی اور سپاٹ کے بارے میں بھی میری فکر دور ہو جائے گی تو میں اطمینان سے ان لوگوں کا خاتمہ کر سکوں گا"...... وائٹ نے کہا۔

"میرا خیال ہے وائٹ کہ تم ان سے از خود مت ٹکراؤ۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ یہ لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں یہ مشن سپاٹ میں نہ داخل ہو سکتے ہیں اور نہ اسے تباہ کر سکتے ہیں۔ میری اسرائیلی حکام سے بات ہو چکی ہے۔ انہوں نے اس سپاٹ کو

انتہائی فول پروف انداز میں بنایا ہے اور پھر جیکوٹی بھی وہاں موجود ہو گی۔ ہاں البتہ اگر تمہیں کسی وقت یہ احساس ہو جائے کہ یہ لوگ مشن سپاٹ کے لئے حقیقی خطرہ بن رہے ہیں تو پھر بے شک تم حرکت میں آجانا"...... تھامسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں"...... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ مجھے رپورٹ دیتے رہنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو وائٹ نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس بار جیکوٹی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ جیکوٹی بول رہی ہوں"...... جیکوٹی نے کہا۔

"راسکو بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے راسکو کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے۔ ان دونوں لڑکیوں کے بارے میں" جیکوٹی نے چونک کر پوچھا۔

"مادام صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ پوائنٹ تھری سے نکل کر راجر مارکیٹ گئی ہیں۔ اس کے بعد ان کا سراغ نہیں مل سکا۔ البتہ جو لباس انہوں نے پہنا ہوا تھا وہ لباس راجر مارکیٹ میں موجود تھری ایس ہوٹل کی سائیڈ گلی میں پڑے ہوئے ویسٹ ڈرمز میں پڑے ملے ہیں"...... راسکو نے کہا۔



"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے راجر مارکیٹ سے میک اپ کا سامان اور لباس خریدے اور پھر میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر لئے ہیں اس لئے تم انہیں تلاش نہیں کر سکے"...... جیکوٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب ہم نے کیا کرنا ہے"...... راسکو نے کہا۔

"تم فی الحال صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرو اور سولاز تفریحی سپاٹ پر اپنے آدمیوں کو حکم دے دو کہ وہ ان لڑکیوں کے قدوقامت کو نگاہ میں رکھیں۔ یہ دونوں بہرحال وہاں پہنچیں گی اور سنو صبح میں مشن سپاٹ پر جا رہی ہوں اور جب تک مشن مکمل نہیں ہو جاتا میں باہر نہیں آؤں گی اور نہ میرا تم سے رابطہ ہو گا کیونکہ چیف نے یہی حکم دیا ہے۔ اب تم وائٹ کے انڈر کام کرو گے"...... جیکوٹی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے راسکو نے کہا۔

"مجھے رسیور دو"...... وائٹ نے کہا تو جیکوٹی نے رسیور اس کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو راسکو۔ میں وائٹ بول رہا ہوں"...... وائٹ نے رسیور لے کر کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم ان دونوں لڑکیوں کی کارٹ میں تلاش بند کر دو اور جیسا

جیکوٹی نے کہا ہے تم فی الحال عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرو اور سولاز تفریحی سپاٹ کی اور ہم نے انہیں نہیں چھیڑنا۔ جب ضرورت ہو گی میں تمہیں مزید احکامات دے دوں گا"....... وائٹ نے کہا۔

" اوکے باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور وائٹ نے بھی اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" تم نے مجھے بتانا تھا کہ تم یہ چاہتے ہو"....... جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم نے میری بات نہ مانی تھی اور مجھے اپنے سے زیادہ تمہاری فکر رہتی ہے"....... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ۔ اسی لئے تو میں تمہیں پسند کرتی ہوں"....... جیکوٹی نے ہنستے ہوئے کہا اور وائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔





" عمران صاحب اس بار آپ بڑے عجیب انداز میں اس مشن پر کام کر رہے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

" عجیب انداز میں۔ کیا مطلب "....... عمران نے چونک کر پوچھا۔ وہ سب صبح کا ناشتہ کرنے کے بعد بڑے کمرے میں بیٹھے چائے پینے میں مصروف تھے۔

" وائٹ اور جیکوٹی سے اس انداز میں ملاقات۔ پھر اطمینان سے اس کوٹھی میں رات گزارنا۔ صالحہ اور جولیا سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہ رکھنا۔ یہ سب نئی باتیں ہیں حالانکہ آپ کو اطلاع مل چکی ہے کہ واٹر میزائل ایکریمین نیوی کے ذریعے پہنچ رہا ہے اور یقیناً مشن سپاٹ پر کام ہو رہا ہو گا۔ جیسے ہی میزائل یہاں پہنچے گا اسے نصب کر کے پاکیشیا کے خلاف فائر کر دیا جائے گا"....... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو کہ ہم جا کر اس مشن سپاٹ کو تباہ کر دیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ہم نے اسے تباہ ہی تو کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔ جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر خاموش بیٹھے چائے پینے اور ان دونوں کی باتیں سننے میں مصروف تھے۔

"اگر میزائل پہنچنے سے پہلے مشن سپاٹ تباہ ہو گیا تو کیا خیال ہے میزائل پھر بھی یہاں پہنچے گا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو اس لئے آپ خاموش ہیں لیکن ہمیں بہرحال یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ مشن سپاٹ کہاں ہے۔ اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں اور ان کا کیا توڑ ہو سکتا ہے۔ عین موقع پر اگر ہم پیچھے رہ گئے تو پھر"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ایکریمیا اور اسرائیل ایسے مشن سپاٹ کو محفوظ رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتے ہیں اس لئے بے فکر رہو۔ اس کا بندوبست ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ صالحہ اور جولیا۔ وہ کیا کریں گی"...... صفدر نے کہا۔

"وہ سیر و تفریح کریں گی اور کیا کرنا ہے انہوں نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ کہیں یہ مشن





سپاٹ دھوکہ نہ ہو۔ میں اس پوائنٹ پر غور کرتا رہا ہوں۔ ایسا واقعی ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"ذرا کھل کر بات کرو۔ صفدر کی عقل موٹی ہے اسے بات آسانی سے سمجھ میں نہیں آتی"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ واقعی آپ دونوں اس قدر باریک باتیں کرتے ہیں کہ میری عقل ان باتوں کے مقابلے میں موٹی ہی رہتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ اگر انہوں نے یہاں کارٹ میں اس مشن سپاٹ کو صرف ہمارے لئے ٹریپ بنانے کے لئے تیار کیا ہے اور ہم یہاں انتظار کرتے رہ جائیں اور وہ کسی اور جزیرے پر واٹر میزائل نصب کر کے اسے فائر بھی کر دیں پھر ہم کیا کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ اتنا بڑا فریب نہیں ہو سکتا۔ مشن سپاٹ کی تیاری میں بے پناہ سرمایہ خرچ ہوتا ہے۔ میزائل فائر کرنے کے لئے خفیہ لانچنگ پیڈ بنانا اور انتہائی قیمتی مشینری فٹ کرنا ضروری ہوتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ اسرائیل اور ایکریمیا کے لئے دولت کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات

تباہ کرنے کی غرض سے وہ پوری دنیا کی دولت بھی خرچ کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر کے چہرے پر پہلی بار تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ واقعی یہ بات بھی قابل غور ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا نقلی میزائل یہاں نصب کیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"نقلی۔ کیا مطلب۔ اصل بھی وہ یہاں نصب کر سکتے ہیں۔ انہیں ایک میزائل ہی تباہ کرنا پڑے گا اور کیا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اطلاع تو یہ ملی ہے کہ ایک میزائل ایکریمین نیوی کے حوالے کیا گیا ہے۔ اگر دو ہوتے تو دوسری بات تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ وہ میزائل کہاں پہنچایا گیا ہے۔ یہاں کارٹ یا کسی اور جزیرے میں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں نے رات کو فون کر دیا ہے۔ آج کسی بھی وقت اطلاع مل جائے گی"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ آج سارا دن اس فون کا انتظار کرنے میں گزر جائے گا جبکہ میرا خیال تھا کہ آج اس مشن سپاٹ کی ابتدائی چیکنگ تو کر لی جاتی"...... صفدر نے کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد





کہا۔

"تم تنویر کو ساتھ لے کر چلے جاؤ جبکہ میں اور کیپٹن شکیل یہاں بیٹھے اطمینان سے سوچتے رہیں گے۔ کیوں کیپٹن شکیل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو بعد میں سوچتا ہوں۔ آپ پہلے سوچ لیتے ہیں۔ اب دیکھیں میں خواہ مخواہ ساری رات اس پوائنٹ پر سوچتا رہا جبکہ آپ پہلے سوچ کر رات کو فون بھی کر چکے تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سوچنا تو بہرحال مشترک ہی رہا۔ پہلے اور بعد کی بات دوسری ہے"...... عمران نے کہا اور اس بار کیپٹن شکیل بھی ہنس پڑا اور پھر کافی دیر مختلف باتیں ہوتی رہیں کہ اچانک درمیان میں موجود میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ویلسن بول رہا ہوں پرنس۔ ایکریمیا سے"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ پہلے اپنا تفصیلی تعارف تو کرائیں"...... عمران نے کہا تو عمران کے سارے ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ عمران کی اس بات سے ثابت ہو رہا تھا کہ کال کرنے

والا عمران کے لئے بھی اجنبی ہے۔ صفدر نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" مجھے رائل کلب کے جیری نے آپ کے بارے میں بتایا تھا اور اس نے آپ کا کام میرے ذمے لگا کر یہ کہا تھا کہ میں آپ کو براہ راست اطلاع دے دوں کیونکہ جیری کسی انتہائی ضروری کام کی وجہ سے ایک ہفتے کے لئے افریقہ چلے گئے ہیں۔ آپ کا فون نمبر بھی انہوں نے ہی دیا تھا"...... ویلسن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اچھا فرمائیے"...... عمران نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

" آپ کی مطلوبہ معلومات کے مطابق ڈبلیو ایم ایکریمین نیوی کی سپیشل آبدوز کے ذریعے کارٹ پہنچایا جا رہا ہے۔ وہ آج کسی بھی وقت کارٹ آئی لینڈ پہنچ جائے گا۔ تمام کارروائی انتہائی خفیہ انداز میں ہو رہی ہے"...... ویلسن نے کہا۔

" کیا بات کنفرم ہے کہ ڈبلیو ایم کارٹ آئی لینڈ ہی بھیجا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس پرنس۔ یہ حتمی بات ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کارٹ آئی لینڈ میں کون اسے وصول کرے گا اور کس طرح اس کی ڈیلیوری ہو گی۔ اس سلسلے میں کچھ معلوم ہوا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ چونکہ جیری نے یہ پوائنٹ خصوصی طور پر میرے ذمے





لگایا تھا اس لئے میں نے اس پوائنٹ پر خصوصی طور پر معلومات حاصل کی ہیں۔ کارٹ آئی لینڈ میں ایکریمیا کا کوئی خصوصی اڈا زیر زمین ہے اور ایکریمین سپیشل ایجنسی کے لوگ وہاں موجود ہیں جو اسے وصول کریں گے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حکام کے ان کے ساتھ خصوصی کوڈ طے ہو چکے ہیں۔ صرف اتنی تفصیل مل سکی ہے"۔ ویلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈبلیو ایم کی تعداد کتنی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ایک ڈبلیو ایم بھجوایا جا رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اس کا مطلب ہوا عمران صاحب کہ ہمارے یہ خدشات غلط ثابت ہوئے کہ شاید یہ اڈا یہاں کی بجائے کہیں اور بنایا جا رہا ہے اور یہاں صرف ٹریپ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ اب تو یہ بات کنفرم ہو گئی ہے لیکن چند سوالات ایسے ہیں جو اب بھی مجھے کنفیوز کر رہے ہیں"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کون سے"...... صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے چونک کر کہا۔

" کارٹ آئی لینڈ میں اگر بقول ویلسن ایکریمین سپیشل ایجنسی کا ہولڈ ہے تو پھر کرانس کی بلیک سٹار ایجنسی کے مین سیکشن کو یہاں

کس لئے بھیجا گیا ہے اور پھر باقاعدہ اس سلسلے میں یہاں معاملات کو اوپن کیا گیا ہے کہ بلیک سٹار کلب بنایا گیا ہے اور وہاں کھلے عام وائٹ کو پہنچایا گیا ہے اور جیکوٹی کو باقاعدہ سولاز کے تفریحی سپاٹ کی سیکورٹی کا کام دیا گیا ہے۔ ان باتوں سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ منصوبہ ساز چاہتے ہیں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کا علم ہو جائے تو وہ یہاں کارٹ میں آ کر الجھ جائے جبکہ اصل سپاٹ کہیں اور ہو گا اور وہاں تو یہ بات طے ہو چکی ہے کہ کارٹ آئی لینڈ میں ہی ان کا مشن تیار ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ویلسن کی اس بات پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے عمران صاحب"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ جیری اس معاملے میں انتہائی قابل بھروسہ آدمی ہے اور ویلسن کے ذمے اگر جیری نے کام لگایا ہے تو پھر ویلسن کسی صورت بھی غلط آدمی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی غلط معلومات فراہم کر سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہی کہا جا سکا ہے عمران صاحب کہ ان کا خیال ہو گا کہ اول تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کا علم نہ ہو سکے گا اور اگر ہو جائے گا تو چونکہ پاکیشیا سیکرٹ کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ اس مشن پر کرانس کی ایجنسی بلیک سٹار بھی کام کر سکتی ہے اس لئے وہ انہیں نظر انداز کر دیں گے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیں گے لیکن وائٹ اور جیکوٹی دونوں نے اپنی حرکت سے خود کو



آشکار کر لیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ تمہارا تجزیہ درست ہے۔ بہرحال اب جبکہ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ کسی بھی وقت ڈبلیو ایم یعنی واٹر میزائل یہاں پہنچنے والا ہے تو اب ہمیں اڈے پر ریڈ کرنا ہو گا اور اسے تباہ کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اصل مسئلہ یہ وائٹ اور جیکوٹی نہیں ہیں۔ یہ تو سامنے ہیں۔ اصل مسئلہ ان کا سیکشن ہے جو خفیہ ہے اور ہمیں پہلے اسے ٹریس کرنا ہو گا اور اس کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ اس کے بعد ہی بات آگے بڑھ سکے گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس میں کون سی مشکل ہے۔ اس وائٹ اور جیکوٹی کو پکڑ کر ان سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں ورنہ ہم کہاں ٹکریں مارتے پھریں گے اور جہاں تک میرا خیال ہے اب ہمارے پاس وقت ہی نہیں ہے"...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے اچانک کہا تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔

"وقت نہیں ہے۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ انہوں نے لانچنگ پیڈ پہلے تیار کیا ہو گا۔ تمام مشینری نصب کر دی ہو گی تب ہی انہوں نے وار میزائل یہاں بھجوانے کے لئے کہا ہو گا ورنہ یہ میزائل اس مشینری کے ساتھ بھی آ سکتا تھا۔ اسے علیحدہ منگوانے کا کوئی تک نہیں بنتا۔ اب انہوں نے صرف اسے نصب کرنا ہے اور اسے ٹارگٹ پر فائر کرنا ہے اور جہاں

تک میرا خیال ہے اس میں دن یا ہفتوں کی ضرورت نہیں ہو گی۔ صرف چند گھنٹوں کی بات ہو گی"...... تنویر نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" ویری گڈ تنویر۔ جو کچھ تنویر نے کہا ہے وہ واقعی قابل غور ہے" کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اب غور کرنے کا بھی وقت نہیں رہا۔ اب تو حرکت میں آجانے کا وقت ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ پھر تم صفدر کے ساتھ اس وائٹ کو گھیرو۔ میں کیپٹن شکیل کے ساتھ جیکوٹی کو گھیرتا ہوں۔ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر میں نے مارکیٹ سے حاصل کر لئے تھے۔ ایک صفدر کے پاس ہو گا اور ایک میرے پاس۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ تم نے وائٹ سے اس گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے جبکہ میں جیکوٹی سے اس مشن سپاٹ کے بارے میں معلومات حاصل کروں گا تاکہ آئندہ کام اکٹھے اور تیزی سے ہو سکے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے کیونکہ ان سب کو واقعی احساس ہو گیا تھا کہ اب ان کے پاس وقت بے حد کم رہ گیا ہے۔



سیاحوں کے لئے بنے ہوئے انتہائی خوبصورت ہٹس میں سے ایک ہٹ کے انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں جولیا اور صالحہ دونوں موجود تھیں۔ ان دونوں نے نہ صرف میک اپ کر لئے تھے بلکہ انہوں نے لباس بھی تبدیل کر لئے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اب جیکوٹی اور وائٹ کا گروپ ان کے خاتمے کے لئے ان کی تلاش میں ہو گا۔

" اب کیا پلان ہے۔ ہمیں اب باقاعدہ کام کرنا چاہئے"۔ صالحہ نے کہا۔

" کام ہی تو کر رہے ہیں لیکن یہ دوسری بات ہے کہ ہمارے سامنے واضح لائحہ عمل نہیں ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میری بات کا مطلب بھی یہی تھا جولیا"...... صالحہ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب ہمیں کوئی واضح لائحہ عمل سوچنا ہو گا کیونکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات کو اگر نہ روکا گیا تو معاملات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گے"....... جولیا نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" تمہاری بات درست ہے"....... صالحہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اب ہمیں پہلے تمام حالات کا تجزیہ کر لینا چاہئے تاکہ اس تجزیے کے مطابق لائحہ عمل طے کر لیا جائے"....... جولیا نے کہا۔

" کیسا تجزیہ"....... صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

" مقصد ہے کہ ہمارا مشن کیا ہے اور ہم نے یہاں پہنچ کر اب تک کیا کیا ہے اور کون کون سے پوائنٹ ہمارے سامنے آئے ہیں اور ان پوائنٹس کو کس طرح اپنے مشن کے لئے استعمال کر سکتے ہیں"۔جولیا نے کہا۔

" اس میں اتنی سوچ بچار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مشن ہمیں معلوم ہے اور یہاں وائٹ اور جنیکوٹی دونوں اس مشن کی حفاظت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ان سے مل چکے ہیں جبکہ ہمارے بارے میں بھی انہیں شک ہے کہ ہمارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور بس"....... صالحہ نے کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔



" پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کام کے لئے اور واضح انداز میں یہ دونوں سامنے موجود ہیں کیا اس کے بعد بھی یہ سوچا جا سکتا ہے کہ واقعی یہ لوگ ہی اس مشن سپاٹ کی حفاظت کر رہے ہیں یا ان دونوں کو ٹریپ کے طور پر رکھا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بعد انہیں ہم دونوں پر شک کیسے پڑا۔ یہاں پاکیشیا یا ایشیا کے بے شمار سیاح موجود ہوں گے اور تمہارے بارے میں وہ مطمئن تھے کہ تمہارا تعلق ہوٹل بزنس سے ہے اور وہ تمہیں اور تمہارے ڈیڈی کو بھی ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ میرے بارے میں انہیں تصور ہی نہ ہو سکتا تھا کہ میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہو سکتی ہوں۔ اس کے باوجود ان کا شک اس قدر قوی تھا کہ انہوں نے باقاعدہ ہم دونوں کو ہوٹل سے اغوا کرا لیا اور تیسری بات یہ کہ کیا جنیکوٹی اس تفریحی سپاٹ پر کام کر رہی ہے۔ کیا واقعی وہیں مشن سپاٹ ہے یا پھر یہ ٹریپ ہے"....... جولیا نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ۔ بہت خوب۔ تمہارا ذہن تو واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتا ہے"....... صالحہ نے کہا۔

" عمران کی کامیابی کی اصل وجہ یہی ہے کہ وہ ہر معاملے کے ہر پہلو کا انتہائی گہرائی تک تجزیہ کرتا ہے اور ہم میں از خود سوچنے اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے اس لئے ہم دوسروں پر ڈسکس کر کے تجزیہ کرتے ہیں۔ عمران کا ذہن کمپیوٹر کے انداز میں خودبخود تجزیہ

کرتا رہتا ہے اور نتائج نکالتا رہتا ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

"عمران شاید تمہارے حواس پر چھا چکا ہے کہ اب تم سوچنا بھی عمران کے انداز میں چاہتی ہو"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم شاید جذباتی انداز میں بات کر رہی ہو۔ اس سے ہٹ کر سوچو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ عمران جیسے آدمی کم ہی دنیا میں ہوں گے۔ صدیوں بعد کہیں عمران جیسا پیدا ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی پاکیشیا پر خاص رحمت ہے کہ اس نے عمران کو پاکیشیا میں پیدا کیا اور بعض اوقات میں سوچتی ہوں کہ اگر عمران کافرستان سیکرٹ سروس کے لئے کام کر رہا ہوتا تو پھر کیا ہوتا"...... جولیا نے کہا۔

"پھر وہ ہمارا دشمن ہوتا اور جو سلوک دشمنوں سے ہوتا ہے وہی اس عمران سے ہوتا"...... صالحہ نے کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"بہر حال چھوڑو اس ٹاپک کو۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ اس بار میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ مشن ہم نے ہی مکمل کرنا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"وہ تو ظاہر ہے ہم نے ہی کرنا ہے۔ چیف نے مشن کی تکمیل ہمارے ذمے ہی لگائی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ اب میں پھر عمران کی بات کروں گی تو تم اسے پھر جذباتی رخ پر لے جاؤ گی۔ عمران ایسی کسی پابندی کا قائل نہیں ہے۔ اس





کی پوری کوشش ہو گی کہ مشن وہ مکمل کرے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا وہ تمہارا لحاظ نہیں کرے گا"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا لحاظ۔ مشن کی تکمیل کا مطلب ہے کہ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کا تحفظ اور اس کام میں اگر اسے مجھے گولی مارنی پڑ جائے تو تم یقین کرو صالحہ وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ جھجکے گا۔ اس لئے ہمیں واقعی انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہی ہو گا لیکن تم تجزیہ کر رہی تھی"...... صالحہ نے کہا۔

"میرے ذہن کے مطابق وائٹ اور جیکوٹی کا اس طرح سامنے آنے کا مطلب ہے کہ یا تو ان کا واقعی اصل مشن سے کوئی تعلق نہیں ہے یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ انہیں خود نہیں بتایا گیا کہ اصل مشن کہاں پورا کیا جائے گا"...... جولیا نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات تم اپنے طور پر طے کر چکی ہو کہ یہاں مشن سپاٹ نہیں ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ چیف کی حاصل کردہ معلومات غلط کیسے ہو سکتی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"چیف کی معلومات اپنی جگہ لیکن یہاں کے حالات اپنی جگہ۔ جس انداز میں ان دونوں کو سامنے لایا گیا ہے اور جس انداز میں یہ لوگ کھل کر اور واضح طور پر کام کر رہے ہیں اس سے یہی ثابت ہوتا

ہے کہ معاملات وہ نہیں جو ظاہر کیے جارہے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”تو پھر اب تم کیا کرو گی“...... صالحہ نے کہا۔

”ہمیں اس مشن سپاٹ کے بارے میں حتمی معلومات حاصل کرنا ہوں گی اور وہ بھی فوراً ورنہ واقعی حالات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گے“...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیسے۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ جیکوٹی اور وائٹ دونوں کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں لیکن تم نے یہ بات کر کے کہ اصل حالات کا انہیں بھی علم نہ ہو گا ساری بات الجھا دی ہے“...... صالحہ نے کہا۔

”میں نے اس بارے میں سوچا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں مجھے یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ واٹر میزائل کہاں اور کب بھجوایا جا رہا ہے۔ اگر تو یہ کارٹ آئی لینڈ میں آتا ہے تو یہ مشن یہاں ہو گا اور اگر یہ کہیں اور بھیجا جاتا ہے تو پھر یہ مشن وہاں ہو گا کیونکہ اس سارے مشن کا مرکز بہرحال وہی واٹر میزائل ہے“...... جولیا نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن یہ بات کیسے معلوم ہو گی“۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی بات کا تو تجزیہ کرنا ہے۔ پہلے تو ہم نے یہ سوچنا ہے کہ یہ میزائل کس سائز کا ہو سکتا ہے اور یہ مکمل یہاں بھیجا جائے گا یا پارٹس کی صورت میں بھیجا جائے گا۔ اسے کسی آبدوز کے ذریعے





بھجوایا جائے گا یا کسی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کے ذریعے اور ان باتوں کا جواب ہمیں ایکریمیا سے مل سکتا ہے کیونکہ چیف نے بتایا ہے کہ اس واٹر میزائل کی لیبارٹری یا فیکٹری ایکریمیا میں ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن معلوم کیسے ہو گا“...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

”کارٹ میں تو کوئی ایکریمین نیوی یا ایئر فورس کا کوئی اڈا نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ بحرہند میں ایک جزیرہ ساجو را ہے۔ اس جزیرے پر ایکریمین کا مکمل قبضہ ہے۔ وہاں اس کا نیوی کا اڈا ہے اور ایئر فورس کا بھی۔ یہ معلومات وہاں سے مل سکتی ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”لیکن کیسے“...... صالحہ نے کہا۔

”ہمیں وہاں جانا ہو گا۔ پھر ہی کوئی راستہ نکل سکے گا“...... جولیا نے کہا۔

”اوہ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم وہاں معلومات حاصل کرتی رہ جائیں اور یہاں مشن مکمل ہو جائے“...... صالحہ نے کہا۔

”ایک منٹ“...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ہم نے یہاں سے سیاحت کے لئے ساجورا آئی لینڈ جانا ہے۔ کیا یہاں سے کوئی سیاحتی کمپنی اس سلسلے میں خدمات مہیا کرتی ہے۔ اگر آپ کو معلوم ہو تو اس کا نمبر دے دیں"...... جولیا نے کہا۔

" مجھے ذاتی طور پر تو معلوم نہیں ہے البتہ یہاں کی سب سے بڑی سیاحتی کمپنی گلوبل ہے۔ اس کا نمبر میں آپ کو دے دیتی ہوں۔ آپ وہاں سے معلومات حاصل کر سکتی ہیں"...... انکوائری آپریٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

" شکریہ"...... جولیا نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر تیزی سے پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" گلوبل ٹورسٹ سروسز کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کیا آپ کی کمپنی کارٹ سے ساجورا کے لئے کوئی ہیلی کاپٹر اور گائیڈ وغیرہ مہیا کرتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

" یس مس۔ میں آپ کی بات مس ڈیزی سے کرا دیتی ہوں۔ وہ ایسی سروسز کے شعبے کی انچارج ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ڈیزی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی اور جولیا نے اپنا تعارف بطور مارگریٹ کرا کر اپنی بات دوہرا دی۔

" مس مارگریٹ۔ ساجورا سیاحوں کے لئے واقعی انتہائی شاندار





سپاٹ ہے اور بے شمار سیاح وہاں آتے جاتے رہتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ ایک ہفتہ تک وہاں نہ جا سکیں گی البتہ ایک ہفتے بعد جزیرہ دوبارہ سیاحوں کے لئے کھل جائے گا تو آپ وہاں جا سکتی ہیں"...... ڈیزی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

" کیوں۔ ایک ہفتے کی شرط آپ نے کیوں لگا دی ہے"...... جولیا نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے یہ شرط نہیں لگائی مس مارگریٹ۔ ہماری کمپنی کے بزنس کو تو اس سے نقصان پہنچ رہا ہے۔ یہ شرط جزیرے کی انتظامیہ کی طرف سے لگائی گئی ہے اور جزیرہ ایک ہفتے کے لئے سیاحوں سے خالی کرا لیا گیا ہے"...... ڈیزی نے کہا۔

" خالی کرا لیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ پورا جزیرہ خالی کیسے ہو سکتا ہے"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" صرف سیاحوں کے لئے پابندی لگائی گئی ہے۔ یہ جزیرہ انتظامی طور پر ایکریمیا کے تحت ہے اور ایکریمیا وہاں کوئی فوجی مشق کر رہا ہے۔ وہاں فوج کے دستے پہنچ رہے ہیں اور چونکہ اس مشق میں سیاحوں کو تکلیف ہو سکتی ہے اس لئے ایسا کیا گیا ہے۔ یہ مشق ایک ہفتے کی ہے جب ختم ہو جائے گی تو جزیرہ دوبارہ اوپن کر دیا جائے گا"...... ڈیزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا وہاں کے رہنے والے بھی وہاں سے نکال دیئے گئے

ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"اوہ نہیں مس۔ صرف پابندی سیاحوں کے لئے ہے۔ وہاں کے رہنے والے تو ظاہر ہے ایسی مشقوں کے عادی ہیں کیونکہ اکثر ایسی مشقیں وہاں ہوتی رہتی ہیں"...... ڈیزی نے جواب دیا۔

"کیا پہلے بھی ایسا ہوتا رہتا ہے یا پہلی بار ایسا ہو رہا ہے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"نہیں مس مارگریٹ۔ ایسا اکثر ہوتا ہے لیکن پہلے ایک دو دن کے لئے پابندی ہوا کرتی تھی۔ اس بار ایک ہفتے کی پابندی ہے"۔ ڈیزی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئی تھیں۔

"کیا سوچ رہی ہو۔ جب اس نے بتایا ہے کہ ایسا اکثر ہوتا رہتا ہے تو پھر سوچنے والی کون سی بات رہ گئی ہے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے رسیور دوبارہ اٹھایا اور ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ساجورا کا یہاں سے رابطہ نمبر دے دیں"...... جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ جولیا نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے رابطہ نمبر پریس کر کے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے



اسے چونکہ معلوم تھا کہ بین الاقوامی طور پر انکوائری کا ایک نمبر فکس کر دیا گیا ہے اس لئے اسے نمبر پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گلوبل ٹورسٹ سروسز کارپوریشن کے آفس کا نمبر دیں"۔ جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر دے دیا گیا اور جولیا نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گلوبل ٹورسٹ سروسز کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مس ڈیزی سے بات کرائیں۔ میں مارگریٹ بول رہی ہوں"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں جولیا کی طرف دیکھا۔ ظاہر ہے اسے بھی معلوم تھا اور جولیا کو بھی کہ ڈیزی تو کارٹ آئی لینڈ میں ہے پھر جولیا کیوں اس کا نام لے کر اس سے بات کرنا چاہتی ہے۔

"مس ڈیزی۔ لیکن مس مارگریٹ۔ مس ڈیزی تو ہمارے کارٹ آئی لینڈ آفس میں کام کرتی ہے۔ یہاں ساجورا میں تو نہیں ہوتی"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لیکن اس نے تو بتایا تھا کہ وہ آج کارٹ سے ساجورا پہنچ جائے گی۔ اس کے ساتھ اس کی دو سیاح دوست لڑکیوں نے بھی آنا تھا۔

میں نے ان کے بارے میں پوچھنا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن آپ کو تو معلوم ہے کہ جزیرے پر سیاحوں کی آمد و رفت پر ایک ہفتے کے لئے پابندی لگا دی گئی ہے اس لئے آپ کی دوست لڑکیاں ایک ہفتے تک تو یہاں نہیں آ سکتیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن ڈیزی سیاح تو نہیں ہے۔ وہ تو آ سکتی تھی"...... جولیا نے کہا اور پہلی بار صالحہ کے چہرے پر جولیا کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"جی ہاں۔ وہ تو آ جا سکتی ہے۔ صرف سیاحوں کے لئے پابندی ہے۔ آپ کارٹ آفس فون کر کے اس سے بات کر لیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں کرتی ہوں بات۔ شکریہ"...... جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"گڈ شو جولیا۔ واقعی تم ذہانت کے لحاظ سے کسی طرح بھی عمران سے کم نہیں ہو۔ میں تمہاری بات بڑی دیر بعد سمجھی ہوں کہ تم سیاحوں سے ہٹ کر وہاں جانا چاہتی ہو اور یہ بات کنفرم کرنے کے لئے تم نے یہ کال کی تھی"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہاں کی مقامی لڑکیاں بن کر وہاں جا سکتی ہیں کسی بھی رہائشی فلیٹ میں رہنے والی لڑکیوں کے کاغذات آسانی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔



"لیکن تم وہاں جا کر کیا معلوم کرنا چاہتی ہو۔ یہی کہ کیا یہ مشقیں نمائشی ہیں یا اصل ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"ایک ہفتے کے لئے سیاحوں کی بندش کا مطلب ہے کہ اصل مشن وہاں بھی مکمل ہو سکتا ہے اس لئے کنفرمیشن ضروری ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"وہاں کیسے کنفرمیشن کی جائے گی"...... صالحہ نے کہا۔

"کسی بھی ملٹری آفیسر کو گھیر کر اس سے معلومات اگلوائی جا سکتی ہیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"گڈ شو۔ ٹھیک ہے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے کیا مطلب۔ کیا ابھی سے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہمارے پاس واقعی وقت نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں کچھ نہ ہو اور ہمیں واپس یہاں آ کر کارروائی کرنا پڑے اس لئے جس قدر جلد ہم کسی نتیجے پر پہنچ جائیں اتنا ہی بہتر ہے۔ آؤ"...... جولیا نے کہا اور صالحہ سرہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

صفدر اور تنویر چونکہ پہلے عمران کے ساتھ بلیک سٹار کے وائٹ اور جیکوٹی سے اپنے اصل حلیوں میں مل چکے تھے اس لئے ان دونوں نے وہاں میک اپ میں جانا مناسب سمجھا۔ کوٹھی میں چونکہ میک اپ کا سامان اور ضروری اسلحہ موجود تھا اس لئے ان دونوں نے ایکریمین میک اپ کیا اور پھر مشین پسٹلز جیبوں میں ڈال کر وہ کوٹھی سے نکلے اور پھر کالونی کے چوک پر انہیں خالی ٹیکسی مل گئی۔ کوٹھی میں کار ایک ہی موجود تھی اور عمران اور کیپٹن شکیل نے چونکہ سولاز تفریحی سپاٹ پر جانا تھا جو وہاں سے کافی فاصلے پر تھا اس لئے انہوں نے کار عمران اور کیپٹن شکیل کے لئے چھوڑی اور خود ٹیکسی پر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ ٹیکسی اب بلیک سٹار کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور صفدر اور تنویر دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔



" کیا وائٹ ہم سے ملنے پر تیار ہو جائے گا"...... اچانک صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیسے تیار نہیں ہو گا۔ ہم اسے دولت دینے جا رہے ہیں۔ اس سے کچھ لینے تو نہیں جا رہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

" ہاں۔ ٹھیک ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تنویر نے ٹیکسی ڈرائیور کی وجہ سے اس انداز میں جواب دیا ہے۔

" جناب۔ میں کوئی بات کر سکتا ہوں"...... اچانک ٹیکسی ڈرائیور نے عقبی آئینے میں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ بولو کیا بات ہے"...... صفدر نے کہا۔

" جناب آپ غیر ملکی ہیں اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جناب وائٹ اجنبی افراد سے نہیں ملا کرتے۔ وہ صرف ان سے ملتے ہیں جناب جن کی ان سے ملاقات طے ہوتی ہے۔ آپ پہلے ان کی سیکرٹری کو فون کر کے ملاقات کا وقت طے کر لیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہے یہ بات"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا بھائی جناب وائٹ کا خصوصی ڈرائیور ہے جناب اس لئے مجھے معلوم ہے۔ وہ اصولوں کے بے حد پابند ہیں"...... ٹیکسی

ڈرائیور نے کہا۔

" اوہ۔ لیکن ہمارے بارے میں تو وہ نہیں جانتے ۔ ہمیں تو ایکریمیا سے ان کی ٹپ ملی ہے اور ہم ایک کام ان سے لینے کے لئے یہاں آئے ہیں اور ہم انہیں منہ مانگا معاوضہ دیں گے لیکن اب کیا کیا جائے "....... صفدر نے کہا۔

" جناب۔ اگر آپ انعام دیں تو میں آپ کو ایک ایسی جگہ بتا سکتا ہوں جہاں آپ یقیناً ان سے آسانی سے ملاقات کر سکیں گے "۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

" خاموش رہو۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم اس انداز میں رقم بٹورنا چاہتے ہو۔ ہم خود ان سے مل لیں گے "....... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" سوری سر۔ میں تو واقعی خلوص سے آپ کی مدد کرنا چاہتا تھا "۔ ٹیکسی ڈرائیور نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر آگے اس سیٹ پر ہاتھ بڑھا کر رکھ دیا۔

" میرا ساتھی غصہ ور ہے اس لئے اس کی بات کا برا مت مناؤ۔ یہ رکھ لو "....... صفدر نے کہا۔

" اوہ۔ شکریہ جناب۔ جناب وائٹ اس وقت کلب میں نہیں ہوں گے بلکہ اس وقت وہ کلب کے عقب میں ایک علیحدہ رہائش گاہ میں موجود ہوں گے۔ وہ شام تک وہیں رہتے ہیں اور پھر شام کو کلب آتے ہیں اور وہاں ان کا صرف پرسنل سٹاف ہوتا ہے۔ میرا بھائی بھی





وہاں ہوتا ہے۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں وہ اپنی ذمہ داری پر آپ کی ملاقات کرا دے گا "....... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ تھینک یو۔ تم بے فکر رہو۔ ہم تمہارے بھائی کو بھی انعام دیں گے۔ ہمارا مسئلہ حل ہونا چاہئے "....... صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے سر "....... ٹیکسی ڈرائیور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ تنویر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک سائیڈ روڈ پر مڑ کر ایک چھوٹی سی رہائش گاہ کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔

" آپ باہر آ جائیں۔ میں اپنے بھائی کو بلا لاتا ہوں "....... ٹیکسی ڈرائیور نے دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا اور تنویر اور صفدر دونوں باہر آ گئے۔ ٹیکسی ڈرائیور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔

" یہ لوگ اجنبیوں کو لوٹنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے "....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" فکر مت کرو۔ یہ معمولی رقم ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ بات بن جائے ۔ کلب کی بجائے یہاں ہمیں اپنا مشن مکمل کرنے میں زیادہ آسانی رہے گی "....... صفدر نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ڈرائیور واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک اور نوجوان تھا۔

" یہ میرا بھائی ہے راڈش۔ میں نے اسے بتا دیا ہے جناب۔ اب

آپ اس سے مزید بات کر لیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ساتھ آنے والے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر راڈش کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہم نے وائٹ سے کاروباری بات کرنی ہے۔ ہمیں اس کی ٹپ ایکریمیا سے ملی ہے لیکن ہم اس کے لئے قطعی اجنبی ہیں اور تمہارے بھائی نے بتایا ہے کہ وہ اجنبیوں سے سرے سے ملاقات ہی نہیں کرتا اس لئے اب تم کوئی طریقہ بتاؤ تاکہ ہماری ملاقات ہو سکے"۔ صفدر نے کہا۔

"آپ نے کس سلسلے میں ملاقات کرنی ہے"...... راڈش نے کہا۔

"کاروباری سلسلے میں۔ تم جانتے تو ہو"...... صفدر نے اوباشوں کے انداز میں ایک آنکھ دبا کر کہا تو راڈش بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آئیے میرے ساتھ اور ٹونی تم جاؤ"۔ راڈش نے کہا اور آخر میں اس نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے تنویر اور صفدر کو سلام کرتے ہوئے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے راڈش کے پیچھے کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے۔

"یہاں کتنا سٹاف رہتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"جناب۔ دو گارڈز ہیں۔ ایک بٹلر۔ ایک کچن بوائے اور ایک



میں ڈرائیور"...... راڈش نے جواب دیا تو صفدر نے تنویر کی طرف دیکھا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ رہائش گاہ کے پھاٹک پر دو مسلح گارڈز موجود تھے۔

"آئیے جناب۔ آئیے"...... راڈش نے کہا اور صفدر اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ دونوں گارڈز خاموش کھڑے رہے اور وہ دونوں راڈش کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ برآمدے کے قریب پہنچ کر راڈش مڑا۔

"آپ یہاں رکیں جناب میں صاحب کو راضی کرتا ہوں"۔ راڈش نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا اور راڈش سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"میں ان دونوں گارڈز کو آؤٹ کرتا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"ایک منٹ۔ پہلے راڈش کا جواب سن لیں۔ میرا خیال ہے کہ راڈش جس اعتماد سے ہمیں لے آیا ہے لگتا ہے اس کا وائٹ پر خاصا اثر ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وائٹ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ وہ آسانی سے اس طرح آمادہ نہیں ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں ہو گا تو پھر کارروائی کر لیں گے"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد راڈش مسکراتا ہوا واپس آتا دکھائی دیا۔

"آیئے جناب۔ میں نے صاحب کو راضی کر لیا ہے۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ آپ کو میرے بھائی نے جو ایکریمیا میں رہتا ہے یہاں میرے پاس بھجوایا ہے تاکہ آپ سے ملاقات کرا دوں اور صاحب رضامند ہو گئے"...... راڈش نے کہا۔

"شکریہ"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ دونوں راڈش کے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری میں داخل ہو گئے وہاں ایک بند دروازہ موجود تھا۔ راڈش نے دروازہ کھولا اور انہیں اندر آنے کا اشارہ کر کے وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے صفدر اور تنویر بھی اندر داخل ہوئے تو یہ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک آرام کرسی پر وائٹ موجود تھا۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی تیز نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں جبکہ راڈش وہیں دروازے کے قریب ہی رک گیا تھا۔

"میرا نام وائٹ ہے"...... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے راجر کہتے ہیں اور یہ میرا ساتھی ہے جوزف"...... صفدر نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"آپ نے مجھ سے ملاقات کے لئے بڑا لمبا چکر چلایا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... وائٹ نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمیں بتایا گیا تھا کہ آپ اجنبیوں سے ملاقات نہیں کرتے اور ہم بہرحال آپ کے لئے اجنبی تھے اور ہمیں آپ سے ضروری کام بھی تھا"...... صفدر نے کہا۔





"اوہ اچھا۔ تشریف رکھیں۔ راڈش جا کر شراب لے آؤ"۔ وائٹ نے کہا۔

"یس سر"...... راڈش نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ صفدر اور تنویر دونوں وائٹ کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ وائٹ کا ایک ہاتھ مسلسل اس کی جیب میں تھا۔

"مسٹر وائٹ ہمارا تعلق ایکریمیا کے مشہور سینڈیکیٹ ماسٹرز سے ہے"...... صفدر نے کہا تو وائٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ماسٹرز۔ اوہ لیکن ماسٹرز کا مجھ سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے"۔ وائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹرز کو یہاں کارٹ میں ایک شخص فیرڈن کی تلاش ہے۔ وہ سینڈیکیٹ کا بہت بھاری مقروض ہے اور ایکریمیا سے فرار ہو گیا ہے۔ سینڈیکیٹ اسے تلاش کرتی رہی ہے اب معلوم ہوا ہے کہ وہ کارٹ میں موجود ہے اور اسے بلیک سٹار کلب میں آتے جاتے دیکھا گیا ہے اس لئے ہم آپ سے ملنا چاہتے تھے کہ آپ فیرڈن کے بارے میں ہمیں معلومات دے دیں۔ ہم آپ کو اس کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں"...... صفدر نے کہا تو وائٹ کا ہاتھ اس کی جیب سے باہر آ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور راڈش اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں شراب کے تین جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک جام ان تینوں کے سامنے رکھا اور ٹرے اٹھا کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

"تم جاؤ راڈش"...... وائٹ نے کہا۔

"یس سر"...... راڈش نے کہا اور ٹرے اٹھائے باہر چلا گیا۔

"لیجئے"...... وائٹ نے کہا۔

"شکریہ"...... صفدر نے کہا اور جام اٹھا لیا لیکن دوسرے لمحے اس کے ہاتھ نے جھٹکا کھایا اور شراب سامنے بیٹھے ہوئے وائٹ کے چہرے پر چھپاکے سے پڑی اور وائٹ چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے کی طرف ہٹا ہی تھا کہ صفدر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ وائٹ سنبھلتا صفدر نے اسے گردن سے پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر ہوا میں اچھال کر فرش پر موجود قالین پر دے مارا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی لات گھومی اور فرش پر لاشعوری طور پر اٹھتے ہوئے وائٹ کی کنپٹی پر پوری قوت سے لات پڑی اور وائٹ کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ایک بار پھر تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا جبکہ تنویر اس دوران تیزی سے اٹھ کر کمرے سے باہر جا چکا تھا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر اس کی جیب میں موجود مشین پسٹل نکال کر ایک طرف رکھا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اسے اٹھا کر اس نے کرسی پر دوبارہ ڈال دیا۔ تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد دروازہ کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ بڑی دیر لگا دی"...... صفدر نے کہا۔

"فائرنگ سے بچنے کے لئے ہاتھوں سے کام لینا پڑا اس لئے دیر ہو گئی"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



"اوہ۔ واقعی پھر تو تمہیں کافی جدوجہد کرنی پڑی ہو گی"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تربیت یافتہ ہے اس لئے اس کو باندھنے کے لئے رسی چاہئے"۔ صفدر نے وائٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کوٹ پیچھے کی طرف کر دو اور اسے میرے حوالے کر دو۔ پھر دیکھو کس طرح طوطے کی طرح بولتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تم نے اسے ہلاک کر دینا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم دیکھو تو سہی میں کیا کرتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور خود ہی آگے بڑھ کر اس نے وائٹ کا کوٹ اس کی پشت کی طرف کافی نیچے کر دیا۔

"اسے باندھ دیں تو اچھا ہے ورنہ یہ خاصا اودھم مچائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مین پردہ اتار لیتا ہوں۔ اب کون رسی ڈھونڈتا پھرے۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے"...... تنویر نے کہا اور اس نے ایک دروازے پر لٹکا ہوا ریشمی پردہ اتار لیا۔ اسے پھاڑ کر اس کی رسی بنائی اور پھر اس رسی کی مدد سے اس نے بے ہوش وائٹ کو کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"تم باہر جا کر ٹھہرو صفدر میں اس سے ابھی سب کچھ معلوم کر

لوں گا"...... تنویر نے پردے سے بنی ہوئی رسی باندھ کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ یہ واقعی تمہارے قابل ہے۔ مگر خیال رکھنا کہ اسے بغیر بتائے مرنا نہیں چاہئے"...... صفدر نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی تنویر نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے وائٹ کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر وائٹ چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو تنویر ایک قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا شراب کا جام اٹھایا اور جام میں موجود شراب اس نے میز کے نیچے سائیڈ میں پڑی ہوئی ٹن باسکٹ میں پھینکی اور پھر اس نے جام کو میز پر مار کر توڑ دیا۔ اس کا پیندا اس کے ہاتھ میں تھا جس کے ساتھ ٹوٹے ہوئے جام کی برچھی نما دو کرچیاں موجود تھیں۔

" یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ تم کون ہو"...... اس دوران وائٹ نے پوری طرح ہوش میں آ کر اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" میرا نام تنویر ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔ تنویر نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ برچھیوں والا جام اس کے ہاتھ میں تھا۔

" تم۔ تم۔ مگر تم نے مجھے کیوں اس طرح جکڑ رکھا ہے"۔ وائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تاکہ تم سے معلوم کیا جا سکے کہ مشن سپاٹ پر کون کون سے



حفاظتی انتظامات موجود ہیں"...... تنویر نے پہلے کی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مشن سپاٹ۔ کیسا مشن سپاٹ۔ کیا مطلب"...... وائٹ نے چونک کر کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ سکیڑ لئے۔

" سنو وائٹ۔ تم تربیت یافتہ آدمی ہو۔ بڑے معروف کرانسی ایجنٹ ہو اس لئے میں تمہیں اس ناطے آخری موقع دے رہا ہوں کہ تم باتیں کر کے اپنا اور میرا وقت ضائع کرنے کی بجائے شرافت سے تمام تفصیلات بتا دو ورنہ یہ شیشے کی برچھیاں دیکھ کر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں۔ تمہاری دونوں آنکھیں ایک لمحے میں ہمیشہ کے لئے بے نور ہو جائیں گی اور تمہاری گردن اس طرح کٹ جائے گی جس طرح تار سے صابن کٹ جاتا ہے۔ باتیں کرنے والا میرا دوسرا ساتھی ہے اسی لئے میں نے اسے باہر بھجوا دیا ہے کہ وہ باتوں میں وقت ضائع نہ کرے"...... تنویر نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

" دیکھو مسٹر۔ میں نے پہلے ہی تمہارے ساتھی عمران کو بتا دیا تھا کہ میں اور جنکوٹی سیکرٹ ایجنسی چھوڑ کر یہاں آئے ہیں اس لئے ہمارا اب کسی ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اب صرف کلب چلا رہا ہوں اور بس"...... وائٹ نے کہا اور اس کا فقرہ جیسے ہی ختم ہوا تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ وائٹ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج

اٹھا۔ جام کی ایک کرچی اس کی بائیں آنکھ میں اور دوسری اس کے دائیں گال میں گھستی چلی گئی تھی اور تنویر نے جس تیزی سے ہاتھ کو آگے کی طرف حرکت دی تھی اسی تیزی سے اس نے ہاتھ واپس کھینچ لیا تھا۔ وائٹ کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس کے دائیں گال سے خون بہہ رہا تھا جبکہ اس کی بائیں آنکھ کٹ کر باہر آ گری تھی اور اب اس آنکھ کے حلقے میں سے خون اور مادہ مل کر بہہ رہا تھا۔ آنکھ کی جگہ گڑھا بن گیا تھا جبکہ تکلیف کی شدت سے اس کی دوسری بچ جانے والی آنکھ بند ہو گئی تھی۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔

" میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ میں باتیں کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ اب بھی تمہاری ایک آنکھ میں نے دانستہ بچا دی ہے۔ بولو ورنہ"۔ تنویر نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم مجھے اندھا مت کرو۔ پلیز"...... وائٹ نے بڑی مشکل سے اپنی دوسری آنکھ کو کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" میں تو تمہیں کانا بھی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تم نے خود ہی موقع دے دیا۔ بولو کہاں ہے مشن سپاٹ اور اس کی تفصیلات کیا ہیں۔ جلدی بولو۔ لیکن یہ سن لو کہ تم نے یہ ساری باتیں جیکوٹی کو فون کر کے اس سے کنفرم کرانی ہیں اس لئے کوئی غلط بیانی مت کرنا"...... تنویر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ بتا دیتا ہوں"...... وائٹ نے کہا





اور پھر اس نے اس طرح تیزی سے بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ تنویر نے سوالات کر کے اس سے تفصیلات بھی معلوم کر لیں۔

" اب جیکوٹی کا نمبر بھی بتا دو"...... تنویر نے کہا تو وائٹ نے جیکوٹی کا نمبر بتا دیا۔

" میں چیک کر لوں گا۔ اب تم مجھے اس گروپ کے بارے میں تفصیل بتاؤ جو خفیہ طور پر کام کر رہا ہے"...... تنویر نے کہا تو وائٹ بے اختیار چونک پڑا۔

" گروپ۔ کون سا گروپ"...... وائٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تنویر کا ہاتھ گھوما اور کمرہ ایک بار پھر وائٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا بایاں گال آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا اور اس میں سے خون بہنے لگا تھا۔

" ابھی میں نے تم سے رعایت کی ہے ورنہ تم اندھے ہو چکے ہوتے۔ لیکن یہ آخری موقع ہے۔ سمجھے"...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ۔ راسکو گروپ ہے۔ مین سیکشن کا گروپ"...... وائٹ نے کہا۔

" راسکو اس گروپ کا انچارج ہے"...... تنویر نے پوچھا تو وائٹ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" کہاں ملے گا وہ۔ بولو"...... تنویر نے کہا۔

" شیلاڈ پلازہ میں اس کا آفس ہے۔ وہ وہیں ہوتا ہے"...... وائٹ نے جواب دیا۔

"آفس۔ کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

" اس نے باقاعدہ آفس بنا رکھا ہے۔ اس کے آدمی فیلڈ میں کام کرتے ہیں اور اسے رپورٹس دیتے رہتے ہیں"...... وائٹ نے جواب دیا۔

" کیا نمبر ہے اس کے آفس کا"...... تنویر نے پوچھا۔

" سنو۔ میں تم سے ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہوں"...... وائٹ نے کہا۔

" کیسا معاہدہ"...... تنویر نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا۔

" میں جیکوڈی اور راسکو اور اپنے گروپ سمیت واپس چلا جاتا ہوں۔ میں چیف کو خود ہی سمجھا لوں گا۔ ہم اسرائیل کی خاطر اپنی زندگی اور اپنی جانیں نہیں گنوانا چاہتے۔ تم جانو اور مشن سپاٹ جانے۔ تم میرے اور میرے ساتھیوں کے راستے سے ہٹ جاؤ"۔ وائٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ کر لیں گے معاہدہ۔ لیکن پہلے میرے سوال کا جواب دو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں اس پر غور کر لو۔ اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ چاہو تو عمران سے بات کر لو۔ وہ فوراً مان جائے گا"...... وائٹ نے کہا۔





" تو تم میرے سوال کا جواب نہیں دو گے۔ کیوں"...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سنو۔ میری بات سنو۔ تم میری بات عمران سے کرا دو۔ پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میری بات مان لو۔ پلیز"...... وائٹ نے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ تنویر کا بازو گھوما اور اس کے ساتھ ہی جام کی برچھیاں اس کی گردن میں گھستی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی وائٹ کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کا چہرہ تیزی سے ہلدی کی طرح زرد پڑتا چلا گیا۔ اس کی اکلوتی زندہ آنکھ دھندلی ہوتے ہوتے بے نور ہو گئی۔ اس کی گردن سے خون کے دو فوارے سے نکل کر اس کے لباس پر مسلسل پڑ رہے تھے۔ تنویر تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو تنویر تیزی سے مڑا اور پھر اس نے باقاعدہ ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... تنویر نے کوشش کی کہ لہجہ اور آواز وائٹ جیسی ہو جائے۔

" راسکو بول رہا ہوں باس۔ عمران کی رہائش گاہ سے اس کے دو ساتھی ایکریمین میک اپ میں نکلے اور پھر ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ آپ کی رہائش گاہ پر پہنچے ہیں۔ مجھے ابھی جیگر نے رپورٹ دی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مجھے معلوم ہے"...... تنویر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے رسیور رکھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا"...... برآمدے میں موجود صفدر نے چونک کر اس سے پوچھا اور تنویر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہے"۔ صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور یہاں بھی ایک آدمی موجود ہے۔ میں نے راسکو سے زیادہ بات اس لئے نہیں کی کہ عمران کی طرح وائٹ کے لہجے اور آواز کی نقل نہیں کر سکتا اور اگر راسکو پہچان جاتا تو معاملات بگڑ بھی سکتے تھے"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب اس آدمی کو کیسے ڈاج دیا جائے جبکہ ہم اب تک اسے چیک بھی نہیں کر سکے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے ڈاج دینے کی۔ یہاں سے سیدھے شیلاڈ پلازہ پہنچتے ہیں۔ وہاں راسکو کو کور کر کے اس سے خود ہی سارے گروپ کو آف کرا دیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن ہمارے بعد اگر وہ آدمی اندر آیا تو پھر"...... صفدر نے کہا۔

"وہ ہمارے پیچھے جائے گا۔ اندر کیوں آئے گا۔ وہ تو ہماری نگرانی کر رہا ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی ٹھیک ہے۔ آؤ"...... صفدر نے کہا لیکن پھر ٹھٹھک





کر رک گیا۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب کو کال کر کے بتا دیا جائے تو بہتر ہے اور باہر کی نسبت یہاں سے زیادہ محفوظ کال کی جا سکتی ہے"...... صفدر نے کہا تو تنویر کے اثبات میں سر ہلانے پر صفدر مڑا اور واپس راہداری میں آ گیا۔ اس نے جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔ چونکہ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا اور اس کا دوسرا سیٹ عمران کے پاس تھا اس لئے اسے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ ایس ایس کالنگ۔ اوور"...... صفدر نے اپنے کوڈ نام سے کال دیتے ہوئے کہا۔ اس نے کال ایکریمی لہجے میں ہی دی تھی۔

"کیا مطلب۔ یہ دوسرا ایس تو جولیا کے ساتھ تھا۔ وہ تمہارے پاس کیسے پہنچ گیا۔ اوور"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ اپنے اصل لہجے میں بول رہا تھا۔

"میرا پورا نام صفدر سعید ہے عمران صاحب۔ اوور"...... اس بار صفدر نے اپنے اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم پہلے ہی ڈبل ایس ہو۔ بہرحال کیا ہوا ہے۔ کیا تنویر آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا تو صفدر نے مختصر طور پر تمام حالات بتا دیئے۔

"گڈ۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس راسکو کو کور کرو۔ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں۔ ہمیں پہلے اس گروپ کو آف کرنا ہوگا۔ میں راسکو کی آواز میں اس کے گروپ کو کور کرلوں گا اور تنویر سے مزید تفصیلات بھی معلوم کرلوں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے اب تک کیا کیا ہے۔ اوور"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں اور کیپٹن شکیل تفریحی سپاٹ سے سمندر کا فاصلہ ناپتے رہے ہیں لیکن ہم دونوں کا ناپ علیحدہ علیحدہ ہے اور ابھی تک متفقہ ناپ طے نہیں ہوسکا کیونکہ کیپٹن شکیل سمندر کا میرا مطلب نیوی کا آدمی ہے اور میں بے چارہ خاکسار۔ میرا مطلب ہے خاک یعنی زمین کا آدمی ہوں اور پانی کا پیمانہ اور ہوتا ہے اور خاک کا پیمانہ اور۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر آپ دونوں ہی شیلاڈ پلازہ آجائیں۔ وہاں بیٹھ کر کوئی درمیانی ناپ طے کرلیں گے۔ اوور اینڈ آل"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا اور برآمدے کی طرف بڑھ گیا جہاں تنویر موجود تھا۔





بڑی سی لانچ تیزی سے ساجورا جزیرے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چونکہ کارٹ سے ساجورا کا فاصلہ زیادہ نہ تھا اس لئے دونوں جزیروں کے درمیان ہیلی کاپٹر سروس کے علاوہ لانچوں کی سروس بھی موجود تھی لیکن چونکہ سیاحوں کے لئے ساجورا جزیرہ بند کر دیا گیا تھا اس لئے ہیلی کاپٹر سروس وہاں کے لئے بند کر دی گئی تھی کیونکہ ہیلی کاپٹروں پر صرف سیاح ہی سفر کرتے تھے۔ ساجورا اور کارٹ کے باشندے لانچ میں ہی سفر کرتے تھے اس لئے جولیا اور صالحہ دونوں ہی لانچ پر ساجورا جا رہی تھیں۔ وہ دونوں اس وقت مقامی میک اپ میں تھیں اور ان کی جیبوں میں باقاعدہ کاغذات موجود تھے۔ جن دو لڑکیوں کے انہوں نے کاغذات حاصل کئے تھے ان کے میک اپ میں ہی وہ ساجورا جا رہی تھیں۔ جولیا نے باقاعدہ ان سے بھاری رقم کے عوض یہ سودا کیا تھا کہ وہ دو روز تک اپنی رہائش گاہ سے باہر

نہیں آئیں گی اور اس نے انہیں دھمکی دی تھی کہ اگر وہ باہر آئیں تو ان کے ساتھی ان دونوں کو ہلاک کر دیں گے۔

" مجھے ان دونوں کی طرف سے خاصی فکر ہے جولیا۔ اگر انہوں نے اطلاع کر دی تو ہم چوہوں کی طرح پکڑی جائیں گی"...... صالحہ نے کہا۔ اس وقت وہ دونوں لانچ کے عقبی حصے میں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ لانچ چلانے والا لانچ کے اگلے حصے میں بنے ہوئے کیبن میں موجود تھا اس لئے ان کی آوازیں وہاں تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ ایک تو انہیں رقم مل گئی ہے دوسری دھمکی۔ میں دراصل خواہ مخواہ دو بے گناہ لڑکیوں کو ہلاک کرنا نہیں چاہتی تھی"...... جولیا نے جواب دیا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" انہیں ہلاک کرنے کی تو میں بھی قائل نہیں ہوں لیکن بس میرے ذہن میں خدشہ ابھرا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

" چھوڑو ان خدشات کو۔ اگر ایسا ہو بھی گیا تو دیکھا جائے گا" جولیا نے کہا۔

" اچھا۔ اب یہ بتاؤ کہ اگر تمہارا اندازہ غلط نکلا اور وہاں ساجورا میں واقعی فوجی مشقیں ہو رہی ہوئیں تو پھر ہمارا وہاں جانا ہمارے مشن کے لئے نقصان دہ بھی تو ہو سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے صالحہ۔ کارٹ میں عمران اور اس





کے دوسرے ساتھی موجود ہیں اور ظاہر ہے وہ مشن پر کام کر رہے ہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

" وہ تو ٹھیک ہے لیکن چیف نے تو ہمیں مشن کی تکمیل کے لئے بھیجا ہے۔ عمران اور دوسرے ساتھیوں کو صرف بلیک سٹار کو الجھانے کے لئے بھیجا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" چونکہ عمران بلیک سٹار کی نظروں میں آ چکا تھا اس لئے چیف نے یہ سیٹ اپ کیا ہے۔ ورنہ اصل مقصد بہرحال مشن مکمل کرنا ہے اور یہ سن لو کہ جس انداز میں یہ سارا سیٹ اپ سامنے آیا ہے مجھے یہ سب مصنوعی لگ رہا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ مشن کارٹ میں نہیں ہو گا اس لئے میں ساجورا جا رہی ہوں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا یہ بات عمران یا چیف نہیں سوچ سکتا۔ جو تم نے سوچی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" عمران اور چیف بہرحال کہیں نہ کہیں سے معلومات حاصل کر لیں گے اور کنفرم ہو کر مشن مکمل کریں گے جبکہ ہم دونوں کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے ہمیں خود کام کرنا پڑے گا اگر ساجورا میں کچھ نہ ہوا تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہم پھر مطمئن اور پر یقین ہو کر واپس کارٹ پہنچ جائیں گی"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تمہارا اس طرح سانس لینا بتا رہا ہے کہ تم مطمئن نہیں ہو"

جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ دراصل مجھے تمہاری یہ بات ہرگز سمجھ میں نہیں آرہی کہ جہاں چیف اور عمران کنفرم ہیں وہاں کام کرنے کی بجائے تم ادھر ادھر بھاگ رہی ہو"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"آخر تم اس بارے میں اس قدر الرجک کیوں ہو رہی ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے اس کی کوئی عقلی دلیل سمجھ میں نہیں آرہی اور مجھے یقین ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں عمران یہ مشن مکمل کر لے گا اور ہمیں چیف کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم اس لئے پریشان ہو رہی ہو۔ بہرحال فکر مت کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے ایک بار پھر طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد ساجو راجہیرے کے مخصوص گھاٹ پر جا کر لانچ رک گئی تو وہ دونوں نیچے اتریں اور آگے بڑھتی چلی گئیں۔ کاغذات کی سرسری سی چیکنگ کے بعد انہیں کلیئر کر دیا گیا۔ باہر ٹیکسیاں موجود تھیں۔ جولیا نے ایک ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھولا اور صالحہ کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ بھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"کہاں جانا ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نیوی آفیسرز کالونی"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا اور جولیا صرف مسکرا دی۔ ٹیکسی ایک جھٹکے سے





آگے بڑھ گئی تھی۔ شہر میں واقعی سیاح نظر نہ آرہے تھے البتہ ایئر فورس اور نیوی کی گاڑیاں آتی جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کچھ دیر بعد ایک چیک پوسٹ کے سامنے جا کر ٹیکسی روک دی تو جولیا نیچے اتری اور صالحہ کو وہیں بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سائیڈ روم کی طرف بڑھ گئی جس میں میز کے پیچھے نیوی کا کوئی آفیسر بیٹھا ہوا تھا۔

"یس مس"...... اس آفیسر نے چونک کر آگے کی طرف ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا نام میری ہے اور میں نے کمانڈر کی مسز سے ملنا ہے۔ میرے ساتھ میری ساتھی جولین ہے"...... جولیا نے جیکٹ کی جیب سے کارڈ نکال کر آفیسر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"کمانڈر ہومز ہیں لیکن اس کی مسز تو ایکریمیا گئی ہوئی ہیں"۔ آفیسر نے کارڈ اٹھا کر اسے سرسری طور پر دیکھتے ہوئے کہا۔ جولیا نے اس کے سامنے دو کارڈ رکھے تھے۔ ایک اس کا تھا اور دوسرا صالحہ کا۔

"اوہ۔ پھر کمانڈر سے بات کرنا ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"کیا بات۔ کیا کمانڈر آپ کو جانتے ہیں۔ آج سے پہلے تو آپ کبھی نہیں آئیں"...... آفیسر نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"میں اور میری ساتھی کارٹ میں رہتی ہیں۔ ہمارے کمانڈر اور ان کی مسز سے خاندانی تعلقات ہیں۔ آپ بے شک کمانڈر سے بات کر لیں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آپ جا سکتی ہیں"...... آفیسر نے کارڈ واپس جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... جولیا نے کارڈ اٹھاتے ہوئے کہا تو آفیسر نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کسی کو جولیا اور صالحہ کی کلیئرنس کا کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ چونکہ جولیا کو معلوم تھا کہ ٹیکسی ڈرائیور اس چھوٹے سے جزیرے پر مسلسل کام کرتے ہیں اس لئے وہ لازماً یہاں رہنے والے سب افراد سے واقف ہوں گے اس لئے اس نے ڈرائیور سے کہہ دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک سرکاری انداز میں بنی ہوئی کوٹھی کے سامنے رک گئی۔ گیٹ کے باہر دو مسلح گارڈز موجود تھے۔ جولیا نے جیکٹ کی جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ میں دے دیا۔

"تم واپس جاؤ۔ ہم نے ابھی رکنا ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر ٹیکسی کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ دوسری طرف سے صالحہ بھی نیچے اتر آئی تھی۔ ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھی اور پھر مڑ کر واپس چلی گئی۔

"کمانڈر کو کہیں کہ کارٹ سے میری اور جولین آئی ہیں"۔ جولیا نے ایک گارڈ سے کہا تو گارڈ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کیبن میں چلا گیا۔ صالحہ ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی ہوئی تھی۔ اسے یہ سب کچھ سمجھ ہی نہ آرہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گارڈ واپس آگیا۔

"آئیے"...... اس گارڈ نے کہا اور واپس پھاٹک کی طرف مڑ گیا۔ جولیا اور صالحہ اس کے پیچھے پھاٹک کے چھوٹے کھلے ہوئے دروازے





سے اندر داخل ہوئیں اور پھر ان دونوں کو برآمدے کے کونے میں موجود ایک ڈرائینگ روم میں بٹھا کر گارڈ واپس چلا گیا۔

"یہ کیا چکر ہے جولیا"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے اس کمانڈر سے معلومات حاصل کرنی ہیں"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ مزید کچھ بولتی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے لیکن اس نے گھریلو ٹائپ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی جولیا اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"ہیلو میری۔ تم یہاں۔ کیسے آنا ہوا۔ اور یہ کون ہے"...... آنے والے نے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی بے تکلفی تھی۔

"یہ میری روم فیلو جولین ہے اور اس کی وجہ سے ہی میں آئی ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا بات ہے۔ بیٹھو"...... اس آدمی نے کہا اور سامنے صوفے پر بیٹھ گیا تو جولیا اور صالحہ بھی صوفوں پر بیٹھ گئیں۔

"یہ جولین ایکریمیا میں ایک میزائل لیبارٹری میں کام کرتی رہی ہے۔ واٹر میزائل لیبارٹری میں۔ اب اسے معلوم ہوا ہے کہ واٹر میزائل کسی خاص مشن کے سلسلے میں ساجورا پہنچ رہا ہے۔ اس کے ساتھ اس کو نصب کرنے والا خصوصی ماہر ڈگ بھی لازماً آرہا ہوگا اور ڈگ جولین کا بوائے فرینڈ بھی ہے اور منگیتر بھی۔ یہ اس سے ملنا

چاہتی ہے۔ اس نے مجھ سے بات کی تو میں نے سوچا کہ آپ سے ملاقات کر لیتے ہیں کیونکہ یہاں آپ سے بڑا افسر تو اور کوئی نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" واٹر میزائل اور ساجورا میں۔ اوہ نہیں۔ ایسی تو کوئی اطلاع نہیں ہے"...... کمانڈر نے خشک لہجے میں کہا لیکن جولیا نے بہرحال محسوس کر لیا تھا کہ واٹر میزائل کا لفظ سن کر کمانڈر کا چہرہ ایک لمحے کے لئے بدل گیا تھا لیکن پھر اس نے اپنے آپ پر قابو پا لیا تھا۔

" اوہ۔ اطلاع تو حتمی ہے۔ پھر آپ کو کیسے معلوم نہیں ہے" جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" کس نے اطلاع دی ہے"...... کمانڈر ہومز نے اس بار قدرے زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

"اس کے منگیتر ڈگ نے یہ اطلاع دی ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈگ کا فون نمبر بتاؤ۔ میں خود اس سے بات کرتا ہوں۔ اس نے کیسے یہ غلط اطلاع اور کیوں دی ہے"...... کمانڈر ہومز نے کہا۔

" وہ تو اس وقت ساجورا پہنچنے والا ہو گا۔ آپ کیسے اسے فون کریں گے۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ ایکریمین نیوی کی آبدوز میں واٹر میزائل لے کر ساجورا پہنچ رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ یہ سب غلط ہے"...... کمانڈر ہومز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا اور صالحہ بھی اٹھ





کھڑی ہوئیں۔

" بس اب تم جا سکتی ہو"...... کمانڈر ہومز نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

" آؤ جولین۔ اب مزید کیا ہو سکتا ہے"...... جولیا نے معنی خیز نظروں سے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور صالحہ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ہی کمرے سے باہر آ گئیں۔ کوٹھی کے اندر کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا البتہ باہر دو گارڈز موجود تھے۔ جولیا خاموشی سے اس راہداری کی طرف مڑ گئی جس کا دروازہ ابھی تک حرکت کر رہا تھا۔ جولیا اور صالحہ دونوں دروازہ کھول کر راہداری میں داخل ہوئیں تو ایک کمرے کے کھلے دروازے سے روشنی باہر آ رہی تھی۔

" ہیلو۔ کمانڈر ہومز بول رہا ہوں"...... کمانڈر ہومز کی آواز سنائی دی تو جولیا نے صالحہ کی طرف دیکھا اور پھر وہ دونوں دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھنے لگیں اور پھر دروازے کے قریب پہنچ کر وہ رک گئیں۔

" کب پہنچ رہا ہے ڈبلیو ایم"...... کمانڈر ہومز کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" کیا اس کے ساتھ کوئی آدمی ڈگ بھی آ رہا ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کمانڈر ہومز کی آواز سنائی دی۔

" معلوم کر کے مجھے یہاں میری رہائش گاہ پر بتاؤ۔ میں آج چھٹی پر

ہوں"....... کمانڈر ہومز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی تو جولیا نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے صالحہ بھی اندر داخل ہوئی۔

" تم۔ تم۔ یہاں"....... کمانڈر ہومز نے ان کے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے قالین پر جا گرا۔ جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا تھا اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے کمانڈر ہومز کی کنپٹی پر پڑا تھا۔ نیچے گر کر وہ جیسے ہی اٹھنے لگا جولیا کی لات گھومی اور کمانڈر ہومز کنپٹی پر ضرب کھا کر ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہو گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

" جا کر کوٹھی کو چیک کرو اور اگر کوئی ہو تو اسے ختم کر دو اور اگر کوئی رسی ہو تو وہ لے آؤ"....... جولیا نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی مڑی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔ جولیا نے جھک کر کمانڈر ہومز کو اٹھایا اور گھسیٹ کر کرسی پر ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد صالحہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔

" آؤ اسے باندھ دیں"....... جولیا نے کہا اور پھر اس نے صالحہ کی مدد سے کمانڈر ہومز کو کرسی کے ساتھ باندھنا شروع کر دیا۔

" کوٹھی میں اور کوئی نہیں ہے"....... صالحہ نے کہا اور جولیا نے



اثبات میں سر ہلا دیا۔

" یہ تم کمانڈر ہومز تک کیسے پہنچ گئی۔ تم نے تو اس بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا تھا"....... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے میری نے بتایا تھا کہ وہ ساجورا جاتی رہتی ہے۔ کمانڈر ہومز کی بیوی اس کی دور کی رشتہ دار ہے اور کمانڈر ہومز اور اس کی بیوی جب بھی کارٹ آتے ہیں تو وہ اس سے ملنے بھی آتے رہتے ہیں جس پر میں نے کمانڈر ہومز کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں۔ چونکہ یہاں ساجورا میں کسی فوجی آفیسر سے ہی اصل بات معلوم ہو سکتی تھی اس لئے کمانڈر ہومز کی یہ ٹپ میرے لئے کافی حوصلہ افزا تھی اور تم نے دیکھ لیا کہ میرا خدشہ درست ثابت ہوا۔ کارٹ میں ہمیں الجھانے کے لئے ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے جبکہ اصل کام یہاں ساجورا میں ہو رہا ہے"....... جولیا نے کمانڈر ہومز کو باندھتے ہوئے صالحہ کی بات کا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن میرے سامنے تو تمہاری میری سے ایسی کوئی بات نہ ہوئی تھی"....... صالحہ نے کہا۔

" تم اس وقت جولین کے ساتھ اس کے کمرے میں میک اپ کرنے میں مصروف تھی"....... جولیا نے جواب دیا اور صالحہ نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

" باہر جو دو گارڈز موجود ہیں وہ کسی بھی وقت اندر آ سکتے ہیں۔ ان کا کیا کریں"....... صالحہ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" وہ فون پر پہلے اجازت لیتے ہیں اس لئے بے فکر ہو جاؤ۔ وہ فون کئے بغیر اندر نہیں آئیں گے"...... جولیا نے کہا اور پیچھے ہٹ کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ کمانڈر ہومز کے منہ اور ناک پر رکھ کر انہیں دبا دیا تو چند لمحوں بعد ہی کمانڈر ہومز کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور جولیا نے ہاتھ ہٹا لئے۔

" یہاں کچن تو ہو گا وہاں سے سرخ مرچوں کا ڈبہ اور چھری لے آؤ"...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور صالحہ سر ہلاتی ہوئی مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی اور جولیا کمانڈر ہومز کے سامنے کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔

" یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ تم میری۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ تم نے مجھے باندھا کیوں ہے"...... کمانڈر ہومز نے ہوش میں آکر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کمانڈر ہومز تم نے ہم سے جھوٹ بولا ہے جبکہ ہمیں ڈگ نے خود بتایا تھا کہ وہ واٹر میزائل کے ساتھ ساجورا آ رہا ہے اور جولین ہر صورت میں ڈگ سے ملاقات چاہتی ہے۔ وہ اس کے لئے پاگل ہو رہی ہے اس لئے مجبوراً مجھے یہ کارروائی کرنا پڑی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ تم میری نہیں ہو سکتی۔ تم کوئی اور ہو۔ میری تو اتنی بڑی حرکت کر ہی نہیں سکتی"...... کمانڈر ہومز نے اس بار خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ فوج کا تربیت





یافتہ آدمی تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی صالحہ کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی اور تیز چھری تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں سرخ مرچوں سے بھرا ہوا ڈبہ تھا۔

" مجھے حیرت ہے کمانڈر ہومز کہ کوٹھی میں تمہارے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ نہ باورچی ہے اور نہ کوئی ملازم۔ تم اکیلے ہو کوٹھی میں۔ اس کی وجہ"...... جولیا نے کہا۔

" میری بیوی ایکریمیا گئی ہوئی ہے اور اس کی عادت ہے کہ ساجورا سے جانے سے پہلے سب ملازمین کو چھٹی دے دیتی ہے۔ کھانا ملٹری میس سے آتا ہے اور صبح کو ملٹری کا ہی ایک آدمی آکر صفائی وغیرہ کر جاتا ہے"...... کمانڈر ہومز نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اسے تم پر اعتماد نہیں ہے۔ بہرحال تم نے یہاں آکر فون کیا اور تم نے ڈبلیو ایم اور ڈگ کے بارے میں پوچھا تھا۔ ہم باہر راہداری میں تمہاری بات سن رہی تھیں اس لئے اب تم ہمیں ساری تفصیل بتا دو کہ یہ میزائل کب یہاں پہنچ رہا ہے اور کہاں نصب کیا جائے گا۔ پوری تفصیل"...... جولیا نے کہا۔

" تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں تو ویسے ہی بڑبڑا رہا تھا۔ یہاں تو صرف فوجی مشقیں ہو رہی ہیں"...... کمانڈر ہومز نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم واقعی اپنے آپ کو بہادر ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اتنے بہادر ثابت نہیں ہو گے"...... جولیا نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صالحہ کی طرف رخ موڑا۔

" جولین۔ کمانڈر ہومز کو صرف ٹریلر دکھا دو۔ اصل فلم بعد میں چلانا"...... جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھی اور دوسرے لمحے کمرہ کمانڈر ہومز کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ صالحہ نے انتہائی سفاکی سے اس کی ران میں چھری اتار دی تھی۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے چھری کھینچی تو خون تیزی سے باہر نکلنے لگا۔

" تم۔ تم یہ کیا کر رہی ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... کمانڈر ہومز نے انتہائی کربناک لہجے میں کہا لیکن صالحہ نے ڈبہ کھولا اور پھر سرخ مرچوں کی تھوڑی سی مقدار اس نے زخم پر ڈالی اور چھری سے اسے تھپتھپانا شروع کر دیا۔

" پہلے خون روکو۔ پانی ڈال دو اس پر"...... جولیا نے خون کے ساتھ ساتھ مرچوں کو بھی بہتے دیکھ کر کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

" سنو۔ سنو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... کمانڈر ہومز نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

" ابھی سچ جھوٹ سامنے آجائے گا"...... جولیا نے سفاک سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے صالحہ ایک بڑا سا جگ اٹھائے واپس آئی اور اس نے زخم پر پانی کی دھار ڈالنا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد خون نکلنا بند ہو





گیا اور کمانڈر ہومز کے چہرے پر ابھر آنے والے انتہائی تکلیف کے تاثرات بھی ساتھ ساتھ غائب ہوتے چلے گئے۔ پانی کی ٹھنڈک نے تکلیف کی شدت کو خاصا کم کر دیا تھا۔ جب زخم سے خون بہنا مکمل طور پر بند ہو گیا تو صالحہ نے جگ ایک طرف نیچے رکھا اور مرچوں کا ڈبہ اٹھا کر اس نے اس بار کافی ساری مرچیں کمانڈر ہومز کے زخم پر ڈال دیں اور پھر چھری اٹھا کر اس نے ایک بار پھر تھپتھپانا شروع کر دیا۔ کمانڈر ہومز کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھنے کا فیصلہ کر چکا ہے لیکن چند لمحوں بعد اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑنے لگ گیا اور پھر یکلخت اس کے منہ سے چیخ نکلی اور پھر اس کے حلق سے اس طرح چیخیں نکلنے لگیں جیسے کسی نے اس کے حلق میں چیخیں تیار کرنے والی کوئی فیکٹری لگا دی ہو۔ اس کا جسم تکلیف کی شدت سے کانپنے لگ گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ کر باہر کو نکل آئی تھیں اور اب وہ دائیں بائیں سر مارنے لگ گیا تھا۔

" اب دوسرا زخم لگا کر اس میں مرچیں بھر دو اور تب تک ایسا کرتی رہو جب تک یہ سچ نہ بتا دے"...... جولیا نے انتہائی ٹھنڈے اور سفاک لہجے میں کہا تو صالحہ نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھری ایک بار پھر اٹھائی۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک ایسا نہ کرو۔ مجھے مار دو لیکن یہ بے پناہ تکلیف"...... کمانڈر ہومز نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اور یہ معلومات ہم نے ایک پارٹی کو ایکریمیا میں دینی ہیں۔ اس کے بعد وہ پارٹی کیا کرتی ہے اور کیا نہیں اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے ہم تمہیں مارنا نہیں چاہتیں۔ اگر تم تعاون کرو تو ابھی تمہاری تکلیف دور ہو جائے گی اور تم زندہ بھی رہو گے ورنہ اسی طرح تمہارے جسم پر زخم بڑھتے جائیں گے اور تم خود اندازہ کر سکتے ہو کہ نتیجہ کیا نکلے گا"۔ جولیا نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو"...... کمانڈر ہومز نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے زندہ چھوڑ دو اور میرے زخم پر پانی ڈالو۔ پلیز"...... کمانڈر ہومز نے کہا۔

"اس کا زخم دھو ڈالو جولین"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے نیچے پڑا ہوا جگ اٹھایا اور پانی کی دھار ایک بار پھر زخم پر ڈالنا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی کمانڈر ہومز نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کا چہرہ جو تکلیف کی شدت سے انتہائی حیرت تک بگڑ گیا تھا اب دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا تھا۔

"ہاں۔ اب سب کچھ تفصیل سے بتا دو اور اپنی جان بچا لو اور ہمیں بھی مزید انکوائری سے نجات دلا دو۔ ہم جا کر رپورٹ دیں اور فارغ ہو جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"تم نے کس پارٹی کو رپورٹ دینی ہے۔ تم کون ہو"۔ کمانڈر ہومز نے کہا۔

"تم ان باتوں کو چھوڑو کمانڈر ہومز۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم تمہارے سوالوں کا جواب دیں"...... جولیا کا لہجہ یکلخت بگڑ گیا۔

"نہیں۔ پہلے مجھے تفصیل بتاؤ تاکہ مجھے اطمینان ہو جائے"۔ کمانڈر ہومز تکلیف ختم ہوتے ہی ایک بار پھر بگڑنے لگا۔

"جولین۔ اس کی بائیں آنکھ نکال دو"...... جولیا نے انتہائی ٹھنڈے لہجے میں کہا تو صالحہ نے ایک طرف پڑی ہوئی چھری اٹھائی اور پھر اس سے پہلے کہ کمانڈر ہومز سنبھلتا یا کچھ کہتا صالحہ کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کمانڈر ہومز کی بائیں آنکھ کا ڈھیلا کٹ کر باہر آ گرا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ کمانڈر ہومز کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے دائیں بائیں سر مارا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اس کے چہرے پر تھپڑ مار کر اسے ہوش میں لے آؤ"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے چھری رکھ کر ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد کمانڈر ہومز ایک بار پھر چیختے ہوئے ہوش میں آ گیا تو صالحہ نے ہاتھ ہٹا لئے اور میز پر پڑی ہوئی چھری ایک بار پھر اٹھا لی۔

"اب بولو ورنہ دوسری آنکھ بھی کٹ جائے گی"...... صالحہ نے

سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم انتہائی سفاک عورتیں ہو۔ میں بتا دیتا ہوں، مجھے مت مارو۔ میں بتا دیتا ہوں"...... کمانڈر ہومز نے اس بار خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"جولین"...... جولیا کے منہ سے نکلا۔

" نہیں۔ نہیں۔ میں بتاتا ہوں۔ ڈبلیو ایم میزائل ایکریمین نیوی کی ملٹری آبدوز میں کارٹ پہنچ رہا ہے بلکہ اب تک پہنچ بھی گیا ہو گا۔ میں نے کارٹ میں اپنے خفیہ اڈے پر فون کیا تھا"...... کمانڈر ہومز نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔

" کارٹ پہنچ رہا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ڈگ نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ وہ ساجورا پہنچ رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری دوسری آنکھ بھی باہر آجانی چاہیے تاکہ تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ"...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پہلے آبدوز کارٹ پہنچے گی" کمانڈر ہومز نے کہا۔

"پہلے کا کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" مم۔ مطلب ہے کہ وہ کارٹ پہنچے گی"...... کمانڈر ہومز نے رک رک کر کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جولین۔ یہ چھری مجھے دو۔ یہ آدمی خواہ مخواہ بہادر بن رہا ہے"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور کرسی سے



اٹھ کھڑی ہوئی۔

" سنو۔ سنو۔ میں بتاتا ہوں۔ میرے ساتھ وعدہ کرو کہ مجھے تم اندھا بھی نہیں کرو گی اور زندہ بھی چھوڑ دو گی۔ میں سب بتا دیتا ہوں"۔ کمانڈر ہومز نے کہا۔

" یہ تمہارے پاس آخری موقع ہے۔ سمجھے "...... جولیا نے چھری صالحہ سے لے کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز واقعی بے حد جارحانہ تھا۔

" رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ سنو۔ آبدوز پہلے کارٹ ہی پہنچے گی۔ وہاں ایک نقلی میزائل اتارا جائے گا۔ اس کے بعد آبدوز ساجورا پہنچ جائے گی اور اصل میزائل یہاں اتارا جائے گا اس لئے میں نے کہا تھا کہ آبدوز پہلے کارٹ جائے گی"...... کمانڈر ہومز نے کہا۔

"یہاں کہاں نصب ہو گا میزائل"...... جولیا نے کہا۔

" ساجورا کے جنوب مشرق میں ایک وسیع احاطہ ہے جس کے گرد اونچی چاردیواری ہے۔ اس کے اندر اسے نصب کیا جائے گا اور اس چاردیواری پر عارضی چھت بنا دی گئی ہے جو میزائل فائر ہوتے وقت ہٹا لی جائے گی۔ اس کا کوڈ نام وائٹ ہاؤس ہے اور بظاہر یہ عمارت ایکریمین نیوی کا ٹریننگ سنٹر ہے"...... کمانڈر ہومز نے کہا۔

" تم نے فون کہاں کیا تھا"...... جولیا نے پوچھا۔

" میں نے وائٹ ہاؤس فون کیا تھا وہاں کا انچارج میرا اسسٹنٹ سب کمانڈر اینڈریو ہے"...... کمانڈر ہومز نے کہا۔

"میزائل سمندر سے وہاں تک کیسے لایا جائے گا"...... جولیا نے پوچھا۔

"آبدوز جب سمندر کی سطح پر آئے گی تو وائٹ ہاؤس سے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر آبدوز پر پہنچے گا۔ پھر میزائل کو اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے وائٹ ہاؤس پہنچا دیا جائے گا جہاں سائنس دان اور انجینئر موجود ہیں جو اسے نصب کریں گے اور پھر اسے فائر کر دیا جائے گا"۔ کمانڈر ہومز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب پہنچے گا یہ میزائل"...... جولیا نے پوچھا۔

"کل صبح دس بجے پہنچ جائے گا"...... کمانڈر ہومز نے کہا۔

"وائٹ ہاؤس کی حفاظت کا کیا انتظام ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"وائٹ ہاؤس کے گرد فوج کا پہرہ ہے اور اندر جانے کی کسی کو بھی کسی طرح اجازت نہیں ہے حتیٰ کہ میں بھی وہاں نہیں جا سکتا۔ وائٹ ہاؤس کا گیٹ سیلڈ ہے۔ جب تک میزائل فائر نہیں ہو جاتا اس وقت تک یہ سیلڈ ہی رہے گا"...... کمانڈر ہومز نے جواب دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ پہرہ کہاں ہے۔ کس طرح کا ہے۔ اندر کیا پوزیشن ہے اور کتنے آدمی ہیں۔ ہمیں تفصیلی رپورٹ دینا ہو گی"۔ جولیا نے کہا۔

"وائٹ ہاؤس کے گرد فوج کا انتہائی سخت پہرہ ہے۔ باقاعدہ خاردار تاروں کا جال پھیلایا گیا ہے۔ اندر ہر دس فٹ پر مشین گنوں



سے مسلح فوجی موجود ہیں۔ ان خاردار تاروں کے درمیان کوئی پھاٹک نہیں ہے۔ چاروں طرف صرف خاردار تاریں ہیں جو لوگ اندر ہیں وہ میزائل فائر ہونے تک اندر ہی رہیں گے۔ باہر سے کوئی اندر نہیں جا سکتا اور انہیں حکم ہے کہ جو بھی آدمی ان خاردار تاروں سے سو فٹ کے فاصلے پر پہنچے اسے گولی سے اڑا دیا جائے۔ اندر بھی چاردیواری ہے جس پر خاردار تاریں ہیں اور الارم نصب ہیں اور پھاٹک سیلڈ ہے۔ جب آبدوز ساجورا پہنچے گی تو مخصوص ٹرانسمیٹر پر سب کمانڈر اینڈریو کو کال کیا جائے گا اور پوزیشن بتائی جائے گی۔ سب کمانڈر اینڈریو خود ہیلی کاپٹر لے کر وہاں جائے گا اور میزائل لوڈ کر کے واپس لے آئے گا۔ جب ہیلی کاپٹر اوپر اٹھے گا تو اس جگہ سے چھت ہٹ جائے گی اور جب ہیلی کاپٹر واپس اندر چلا جائے گا تو چھت بند کر دی جائے گی۔ پھر چھت اس وقت ہٹے گی جب میزائل فائر ہو گا۔ سب کمانڈر اینڈریو میزائل ان سائنس دانوں اور انجینئروں کو دے کر فارغ ہو جائے گا اور پھر باقی کام ان کا ہو گا۔ فائرنگ کے بعد سب انتظامات ختم کر دیئے جائیں گے"۔ کمانڈر ہومز نے کہا۔

"یہ کام تمہارے ذمے کیوں نہیں لگایا گیا۔ سب کمانڈر اینڈریو کے ذمے کیوں لگایا گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ اعلیٰ حکام کا فیصلہ ہے۔ میرا نہیں۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ فائرنگ ہونے تک میں اپنی کوٹھی میں ہی رہوں"...... کمانڈر ہومز نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ساتھ پڑے ہوئے

فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" اگر تم نے ہمارے بارے میں کسی کو بتایا یا کوئی اشارہ کیا تو تمہاری گردن ایک لمحے میں کٹ جائے گی"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہلے لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے اسے کمانڈر ہومز کے کان سے لگا دیا جبکہ دوسرے ہاتھ میں موجود چھری کی نوک اس نے کمانڈر ہومز کی گردن سے لگا رکھی تھی۔

" یس"...... کمانڈر ہومز نے کہا۔

" اینڈریو بول رہا ہوں سر"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ کیا معلوم ہوا ہے"...... کمانڈر ہومز نے تیز لہجے میں کہا۔

" سر۔ میں نے ایکریمین ہیڈ کوارٹر سے معلومات حاصل کی ہیں۔ ڈگ نام کا کوئی آدمی آبدوز میں موجود نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے "...... کمانڈر ہومز نے کہا اور اس انداز میں سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ کال ختم کر دو تو جولیا نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

" کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ آبدوز کارٹ پہنچ گئی یا نہیں "۔ جولیا نے پوچھا۔

" نہیں۔ آبدوز سے میرا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ ایکریمین ہیڈ کوارٹر کا ہے"...... کمانڈر ہومز نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید



کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جولیا نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر کمانڈر ہومز کے کان سے لگا دیا۔

" یس "...... کمانڈر ہومز نے کہا۔

" گارڈ بول رہا ہوں جناب۔ گیٹ کیبن سے۔ چیک پوسٹ والے ان دونوں لڑکیوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ انہوں نے کب واپس جانا ہے کیونکہ ان کی ڈیوٹی چینج ہو رہی ہے اور وہ آنے والوں کو اس بارے میں بریف کریں گے"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو جولیا نے رسیور ہٹا کر اس کے مائیک پر ہاتھ رکھ دیا۔

" اسے کہہ دو کہ وہ ابھی واپس جانے والی ہیں"...... جولیا نے آہستہ سے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ ہٹا کر رسیور اس کے کان سے لگا دیا۔

" وہ ابھی واپس جانے والی ہیں"...... کمانڈر ہومز نے کہا تو جولیا نے رسیور ہٹایا اور کریڈل پر رکھ دیا۔

" اوکے کمانڈر ہومز۔ تم نے ہم سے بہرحال تعاون کیا ہے اس لئے تمہارے ساتھ واقعی رعایت ہونی چاہئے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" یہ۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... کمانڈر ہومز نے کہا لیکن جولیا نے مشین پسٹل کی نال اس کے سینے پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی کمانڈر ہومز کے حلق سے ادھوری چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور دوسرے لمحے اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہو گئی۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"یہاں کوئی تہہ خانہ ہے صالحہ"...... جولیا نے مشین پسٹل واپس جیکٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔مجھے تو نظر نہیں آیا"...... صالحہ نے کہا۔

"اوکے۔آؤ اب چلیں۔ہمیں اب میک اپ تبدیل کرنا ہوگا۔ ماسک میک اپ کا ڈبہ میرے پاس ہے"...... جولیا نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"میک اپ یہیں کیوں نہ تبدیل کر لیں"...... صالحہ نے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کیا کرو صالحہ۔اب تم خاصی تجربہ کار ہو چکی ہو۔ہم نے چیک پوسٹ بھی کراس کرنی ہے۔باہر گارڈز بھی موجود ہیں۔ان کے سامنے سے بھی گزرنا ہے"...... جولیا نے کہا اور صالحہ کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن کار تو اب اس کمانڈر ہومز کی ہی لے جانی پڑے گی ورنہ تو شاید ہمیں ٹیکسی دور تک نہ مل سکے"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔واقعی۔اوہ۔پھر ایسا ہے کہ کمانڈر ہومز کی لاش بھی کار کی ڈگی میں ڈال کر ساتھ لے جاتے ہیں تاکہ یہ چیک نہ ہو سکے ورنہ تو اس چھوٹے سے جزیرے پر پوری فوج ہماری تلاش میں نکل کھڑی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن اب تمہارا پروگرام کیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ہم نے اس وائٹ ہاؤس کو تباہ کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔



"میرا خیال ہے کہ ہم کسی طرح عمران اور دوسرے ساتھیوں کو اطلاع کر دیں۔پھر یہاں ریڈ کیا جائے کیونکہ جو کچھ اس وائٹ ہاؤس کے انتظامات کے بارے میں بتایا گیا ہے وہ تو انتہائی عجیب سا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"چیف نے ہم دونوں پر اعتماد کیا ہے اور اب ہمیں اس اعتماد پر پورا اترنا ہوگا۔ویسے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہے۔یہ مشن بہرحال ہم نے مکمل کرنا ہے۔کس طرح کرنا ہے یہ بعد کی باتیں ہیں"...... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تنویر اور صفدر دونوں وائٹ کی رہائش گاہ سے نکل کر آگے بڑھے اور پھر ایک ٹیکسی لے کر وہ شیلاڈ پلازہ کی طرف چل پڑے۔ یہ رہائشی پلازہ تھا اس لئے وہاں لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔ اب انہیں معلوم تھا کہ راسکو کے آدمی ان کی نگرانی کر رہے ہوں گے لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی تھی کیونکہ وہ راسکو کے پاس ہی جا رہے تھے اور نگرانی کرنے والا زیادہ سے زیادہ اسے اطلاع کر دے گا اور کیا کرے گا۔ عمران اور کیپٹن شکیل بھی وہاں پہنچ رہے تھے اور یقیناً ان کی بھی نگرانی ہو رہی ہو گی۔ ٹیکسی شیلاڈ پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ صفدر نے ٹیکسی کے رکتے ہی میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے اور ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی موڑ کر واپس چلا گیا۔

"تم یہیں رکو تنویر تا کہ جب عمران اور کیپٹن شکیل آئیں تو۔ تم





ان سے مل لینا ورنہ وہ پریشان ہوتے پھریں گے۔ میں اس دوران راسکو کو تلاش کر لوں"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ایک سائیڈ پر پلازہ کے رہائشی کمروں کے نمبرز اور ان کے سامنے وہاں رہائش پذیر افراد کے نام لکھے ہوئے تھے۔ یہ پلازہ چار منزلہ تھا اس لئے ہر منزل کے علیحدہ علیحدہ نمبرز اور نام درج تھے چونکہ صفدر کو معلوم تھا کہ راسکو کا آفس دوسری منزل پر ہے اس لئے اس نے دوسری منزل والی لسٹ پر نظریں ڈالیں اور چند لمحوں بعد اس نے کمرہ نمبر دو سو بارہ کے سامنے راسکو کا نام لکھا ہوا پڑھ لیا اور پھر وہ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور لفٹ سے اوپر جانے کی بجائے سائیڈ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر دوسری منزل میں پہنچ گیا۔ کمرہ نمبر دو سو بارہ کا دروازہ بند تھا۔ سائیڈ پر نیم پلیٹ موجود تھی جس پر راسکو کا نام لکھا ہوا تھا۔ صفدر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے راسکو کی آواز سنائی دی۔ چونکہ وہ پہلے راسکو کی آواز سن چکا تھا اس لئے وہ پہچان گیا تھا۔

"میرا نام راجر ہے۔ جناب وائٹ نے مجھے بھیجا ہے"...... صفدر نے یورپی لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی دروازے پر موجود تھا۔ صفدر تیزی سے اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"کون ہو تم"...... راسکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے صفدر کے دونوں ہاتھ بیک وقت حرکت میں آئے اور راسکو کے حلق سے یکلخت ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور وہ اس طرح فرش پر بچھے ہوئے قالین پر گرا جیسے ریت کا خالی ہوتا ہوا بورا گرتا ہے۔ صفدر نے بیک وقت دونوں ہتھیلیاں پوری قوت سے اس کے کانوں پر ماری تھیں جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا۔ یہ صفدر کا مخصوص داؤ تھا۔ ہتھیلیوں کی ضرب کے ساتھ ساتھ اس کی مخصوص انداز میں اوپر کو مڑی ہوئی انگلیاں دونوں کنپٹیوں پر پڑی تھیں اور اس کے نتیجے میں طاقتور سے طاقتور آدمی بھی فوری طور پر بے ہوش ہو جاتا تھا۔ اسی لمحے اندر سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا اندر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں میز پر فون موجود تھا۔

"یس"...... صفدر نے اس بار راسکو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جیگر بول رہا ہوں باس۔ چیف باس کی رہائش گاہ سے دونوں ایکریمی نکل کر شیلاڈ پلازہ پہنچے ہیں۔ ان میں سے ایک پارکنگ میں ہی رک گیا ہے اور دوسرا اندر چلا گیا ہے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ تم نے صرف نگرانی کرنی ہے"...... صفدر نے کم سے کم الفاظ بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔





پھر وہ مڑ کر بیرونی کمرے میں آیا اور اس نے جھک کر راسکو کو اٹھایا اور اسے اندرونی کمرے میں لا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔

"اسے باندھ دینا چاہئے"...... صفدر نے ادھر ادھر نگاہیں دوڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صفدر نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صفدر نے کہا۔

"وکی بول رہا ہوں باس۔ عمران اور اس کا ایک ساتھی جو سولاز کے گرد گھومتے رہے ہیں اب کار میں بیٹھ کر شیلاڈ پلازہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ وہاں پہلے سے موجود ایک ایکریمی سے ملے ہیں اور باتیں کر رہے ہیں۔ وہ شاید پلازہ کے اندر جانا چاہتے ہیں"...... ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جیگر یہاں موجود ہو گا۔ تم اس کے ساتھ مل کر نگرانی کرو"۔ صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ جان بوجھ کر زیادہ لمبی بات نہ کر رہا تھا کیونکہ اسے راسکو کا لہجہ بنانے میں خاصی مشکل پیش آ رہی تھی۔ رسیور رکھ کر وہ واپس مڑا اور اس نے راسکو کے سینے پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچا تو وہاں عمران، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں موجود تھے۔

"آیئے عمران صاحب۔ میں نے راسکو کو بے ہوش کر دیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"اچھا۔ واہ۔ بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہماری نگرانی پر مامور آدمی کا نام جیگر ہے اور آپ کی نگرانی پر مامور آدمی کا نام وکی ہے اور وہ دونوں اب یہاں موجود ہوں گے۔ میں نے ان دونوں کے فون اٹنڈ کئے ہیں"...... صفدر نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو انہیں کور کر لینا چاہئے۔ ہمیں تو واقعی احساس تک نہیں ہوا اس نگرانی کا"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تو اس لئے زیادہ بات نہیں کی کہ کہیں وہ مشکوک نہ ہو جائیں۔ البتہ اب یہ کام آپ آسانی سے کر لیں گے"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ راسکو کے فلیٹ میں داخل ہو گئے۔ راسکو ویسے ہی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"تنویر یہ پردہ اتار کر اسے کرسی سے باندھ دو اور صفدر تم یہاں کی تلاشی لو۔ لازماً اس راسکو کے پاس اس کے گروپ کے بارے میں کوئی تفصیلی فائل موجود ہو گی"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تنویر نے پردہ اتار کر اسے رسی کے انداز میں بل دیئے اور کیپٹن شکیل کی مدد سے اس نے راسکو کو کرسی سے باندھ دیا۔





"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے اور چند لمحوں بعد جب راسکو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو کیپٹن شکیل نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ صفدر ساتھ والے کمرے کی تلاشی میں لگا ہوا تھا اور تنویر بھی عمران کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہے"۔ راسکو نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام راسکو ہے اور تمہارا تعلق بلیک سٹار کے مین سیکشن سے ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو"...... راسکو نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔ وہ واقعی اپنے آپ کو بڑی جلدی سنبھال لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"یہ فائل"...... اسی لمحے صفدر نے اندر داخل ہو کر کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل عمران کی طرف بڑھا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم عمران ہو۔ اوہ۔ تو یہ ایکریمی بھی تمہارے ساتھی ہیں۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے"...... راسکو نے کہا۔

"تمہارے چیف وائٹ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے"...... اس بار صفدر نے کہا تو راسکو ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تم دونوں ایکریمی اس سے ملنے گئے تھے۔ کیا ہوا ہے۔ یہ چیف

کیوں تم سے مل رہا ہے اور تم یہاں کیوں آئے ہو"...... راسکو نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ اس دوران عمران کی نظریں فائل پر جمی رہیں۔

" تو تم اپنے ساتھ چار آدمی لے آئے ہو۔ ان میں سے جیگر اور وکی تو باہر موجود ہیں جبکہ باقی دو ولسن اور جیکب کہاں ہیں"...... عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں۔ کیا مطلب"...... راسکو نے چونک کر کہا۔

" وہ یہاں شیلاڈ پلازہ میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک میرے ساتھیوں کی نگرانی کرتا ہوا یہاں آیا ہے جبکہ دوسرا میری نگرانی کرتا ہوا یہاں پہنچا ہے۔ باقی دو تم نے کہاں تعینات کئے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

" تم غلط کہہ رہے ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ مجھے کال کر کے پہلے ہی بتا دیتے"...... راسکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ان بے چاروں نے تو رپورٹ دی تھی لیکن تم اس وقت بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ان کی کال میرے ساتھی نے اٹنڈ کی تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ طویل عرصے سے میرے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ وہ میری آواز پہچانتے ہیں"...... راسکو نے کہا۔

" وہ تمہیں فون کرتے ہوں گے۔ تم ان سے کیسے رابطہ کرتے ہو"۔ عمران نے کہا۔



" وہی رابطہ کرتے ہیں۔ میں نہیں کرتا"...... راسکو نے جواب دیا۔

" تنویر۔ اس کا بایاں کان دائیں کان سے خاصا چھوٹا ہے اس لئے ایک ہی کافی ہے۔ وہی دونوں کی نمائندگی کرے گا"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ ایک ہی کافی ہے"...... تنویر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور راسکو جو بندھا حیرت بھرے انداز میں ان دونوں کی یہ عجیب سی باتیں سن رہا تھا اس وقت چونک پڑا جب تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار استرے نما خنجر باہر نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ راسکو کچھ کہتا تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی کمرہ راسکو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ راسکو کا ایک کان جڑ سے کٹ کر نیچے گر چکا تھا اور اب وہاں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔ راسکو کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

" ارے یہ کیا ہوا۔ یہ تو اور بھی بدنما لگنے لگا ہے۔ ایک بڑا سا کان۔ نہیں اسے بھی صاف کر دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو تنویر نے ایک ہاتھ راسکو کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے گھما دیا۔ راسکو کے حلق سے ایک بار پھر انتہائی کربناک چیخ نکلی اور تنویر کے پیچھے ہٹتے ہی اس نے اس طرح سر کو دائیں بائیں پٹختا شروع کر دیا جیسے گھڑی کا پنڈولم حرکت کرتا ہے

اور پھر تکلیف کی انتہائی شدت کی وجہ سے اس کی گردن ڈھلک گئی۔

وہ بے ہوش ہو چکا تھا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اسے ہوش میں لانے کے لئے کچھ کہتا اچانک عمران کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور اس نے لاشعوری طور پر سانس روک دیا اور دوسرے لمحے یکلخت تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل دھماکوں سے نیچے گرے اور بغیر تڑپے ساکت ہو گئے جبکہ عمران ویسے ہی سانس روکے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھا اور دبے قدموں ایک طرف دروازے کی اوٹ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے مشین پسٹل جیب سے نکال لیا تھا۔ مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا لیکن چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

چند لمحوں بعد بیرونی دروازے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ عمران نے آہستہ سے سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کارروائی راسکو کے آدمیوں کی ہو گی اور ان کے اندر آنے کا مطلب تھا کہ اب گیس کا اثر ختم ہو چکا ہے اور پھر وہی ہوا۔ آہستہ سانس لینے کے باوجود جب اس پر کوئی اثر نہ ہوا تو اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

"آؤ وکی آؤ۔ یہ لوگ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... ایک آواز سنائی دی اور پھر یکے بعد دیگرے دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ عمران دروازے کی اوٹ میں تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ باس کے دونوں کان کٹے ہوئے ہیں۔ اوہ۔ ویری



بیڈ"...... وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"لیکن یہاں تو تین آدمی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جیگر۔ چوتھا آدمی کہاں گیا"...... وکی کی آواز سنائی دی۔

"چوتھا حاضر ہے"...... اچانک عمران نے اوٹ سے نکلتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں تیزی سے اس کی طرف مڑتے عمران نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ عمران نے ان کی پشت پر اس جگہ گولیاں ماری تھیں کہ وہ سیدھی دل میں اتر گئی تھیں۔ وہ مڑ کر بیرونی کمرے میں آیا تو اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ڈور لاک میں موجود چھوٹا سا سوراخ اسے نظر آ گیا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا فولادی ٹکڑا جو اسے بند کرتا تھا ایک طرف پڑا دیکھا۔ عمران سمجھ گیا کہ ان کے اوپر جانے کے بعد یہ دونوں واپس آئے اور چونکہ سوراخ کھلا ہوا تھا اس لئے انہوں نے اس کے ذریعے اندرونی جائزہ لینے کی کوشش کی ہو گی اور سوراخ جس رخ پر تھا اس رخ سے اندر کمرے کا منظر باہر سے نظر نہ آ سکتا تھا لیکن شاید راسکو کے کان کٹنے کی وجہ سے اس کے حلق سے نکلنے والی چیخیں اس کھلے سوراخ کی وجہ سے انہیں سنائی دے گئی ہوں گی۔ اگر یہ سوراخ بند ہوتا تو پھر یہ آوازیں باہر نہ جا سکتی تھیں کیونکہ فلیٹ ساؤنڈ پروف تھا اور اسی وجہ سے عمران کو حیرت ہوئی تھی کہ آخر نہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ اندر کسی کارروائی

میں مصروف ہیں اور گیس انہوں نے اندر کیسے پمپ کی ہو گی لیکن اب یہ ساری باتیں سامنے آگئی تھیں۔ یہ سب کچھ اس چھوٹے سے سوراخ کی وجہ سے ہوا تھا۔ یہ تو اچھا ہوا تھا کہ نامانوس بو سونگھتے ہی عمران نے لاشعوری طور پر سانس روک لیا تھا ورنہ اس وقت ان دونوں کی بجائے وہ اور اس کے ساتھی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔ عمران نے آگے بڑھ کر نہ صرف سوراخ کے سائیڈ میں موجود فولادی ٹکڑے کو گھما کر سوراخ کے آگے کر دیا بلکہ لاک کا اندرونی بٹن بھی پریس کر دیا۔ اب جب تک لاک کو اندر سے نہ کھولا جاتا وہ باہر سے کسی صورت بھی نہ کھل سکتا تھا اور پھر وہ واپس مڑا اور اس نے ایک الماری سے ایک گلاس اٹھایا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ جس گیس کی بو اس نے سونگھی تھی اسے معلوم تھا کہ اس کا ایک توڑ سادہ پانی بھی ہے اور پھر وہی ہوا۔ جیسے ہی اس نے اپنے ساتھیوں کے حلق میں پانی ٹپکایا ایک ایک کر کے وہ تینوں ہوش میں آنا شروع ہو گئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ اچانک ہمیں کیا ہو گیا تھا۔ ارے یہ لاشیں۔ یہ کون ہیں"...... صفدر نے ہوش میں آکر اٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی تنویر اور کیپٹن شکیل نے بھی یہی سوال کئے تو عمران نے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔

" یہ دونوں یقیناً وہی ہوں گے۔ نگرانی کرنے والے جیگر اور وکی"...... صفدر نے کہا۔





" ہاں۔ اب دو باقی رہ گئے ہیں۔ ان کے بارے میں راسکو سے پوچھنا ہو گا۔ تم ان کی تلاشی لو تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ ہماری نگرانی آخر کس انداز میں کرتے رہے ہیں کیونکہ یہ دونوں ہمیں ایک بار بھی کہیں نظر نہیں آئے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑے ہوئے گلاس سمیت وہ کرسی پر بندھے ہوئے لیکن بے ہوش راسکو کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کانوں سے اب خون نکلنا بند ہو گیا تھا۔ عمران نے اس کے حلق میں پانی ڈالا لیکن اسے ہوش نہ آیا تو عمران نے گلاس میں بچا ہوا پانی اس کے دونوں کٹے ہوئے کانوں کے زخموں پر ڈال دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔

" یہ مشین عمران صاحب۔ یہ دونوں کے پاس ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران نے صرف گردن موڑ کر دیکھا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور مڑ کر صفدر کے ہاتھ سے ایک چھوٹی سی مشین لے لی۔

" ہوں۔ تو یہ انتہائی وسیع رینج کی آٹو سکرین مشین ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کہیں دور رہ کر اس مشین کی مدد سے ہمیں چیک کرتے رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور مشین واپس صفدر کے ہاتھ میں دے دی۔

" یہ تو انتہائی قیمتی مشین ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن اس میں ایک خامی ہے اس لئے یہ ہمارے کسی کام

کی نہیں"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کون سی خامی"۔۔۔۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"اس میں بیٹری استعمال ہوتی ہے جو جلد ختم ہو جاتی ہے اس لئے دو تین بیٹریاں فالتو ساتھ رکھی جا سکتی ہیں لیکن پاکیشیا میں یہ بیٹریاں دستیاب نہیں ہیں اور پھر اچانک بیٹری ختم ہو جانے سے جس کی نگرانی کی جا رہی ہو وہ بھی غائب ہو جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے راسکو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ تمہارے سامنے تمہارے دو آدمیوں جیگر اور وکی کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں اچھی طرح دیکھ لو"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے راسکو سے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ یہاں کیسے آگئے اور کیسے ہلاک ہو گئے"۔۔۔۔۔۔۔ راسکو نے کہا۔

"یہ تمہارے کانوں کے کٹنے کی خبر سن کر آئے ہیں اور اب جب تمہاری دونوں آنکھیں نکالی جائیں گی تو تمہارے باقی دو ساتھی بھی خود بخود یہاں پہنچ جائیں گے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم ظالم ہو۔ یہ تم نے کیا کر دیا"۔۔۔۔۔۔۔ راسکو کو شاید ہوش آنے کے بعد پہلی بار یہ خیال آیا تھا کہ اس کے دونوں کان کٹ چکے ہیں۔

"اس کی دائیں آنکھ بائیں آنکھ سے بڑی ہے۔ کیا خیال ہے



تنویر"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی"۔۔۔۔۔۔۔ تنویر نے راسکو کی دونوں آنکھوں کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم انتہائی سفاک لوگ ہو۔ رک جاؤ۔ تم جو پوچھنا چاہو میں بتا دوں گا۔ تم جیسے کہو گے میں ویسے ہی کروں گا۔ مجھے اندھا نہ کرو ورنہ میں جیتے جی مر جاؤں گا"۔۔۔۔۔۔۔ تنویر کے بولتے ہی راسکو نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"خنجر لے کر سائیڈ میں کھڑے ہو جاؤ تنویر۔ جیسے ہی راسکو کے دماغ میں کیڑا رینگنے میں تمہیں اشارہ کر دوں گا تم نے اس کی چھوٹی آنکھ باہر نکال دینی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح بڑے نرم اور عام سے لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں۔ تم جو کہو گے میں وہی کروں گا"۔۔۔۔۔۔۔ راسکو نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی عمران اور تنویر کے رد عمل سے ڈر گیا تھا اور اب بے حد خوفزدہ ہو چکا تھا۔

"اب تم نے صرف میرے سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ خود کوئی سوال نہیں کرنا ورنہ میں اشارہ کر دوں گا اور یہ بھی سن لو کہ میرے اندر قدرت نے ایک خاص حس پیدا کی ہوئی ہے کہ مجھے جھوٹ اور سچ کا فوراً علم ہو جاتا ہے اس لئے تم نے جیسے ہی ایک لفظ بھی جھوٹ بولا تمہاری آنکھ ہمیشہ کے لئے غائب کر دی جائے گی اور پھر دوسری آنکھ دوسرے جھوٹ پر"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی

سرد لہجے میں کہا۔

" میں سچ بولوں گا"...... راسکو نے کہا۔

" تو یہ بتاؤ کہ تمہارے باقی دو ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

" ان میں سے ایک جس کا نام ولسن ہے وہ تمہاری رہائش گاہ کی نگرانی کر رہا ہے تاکہ تمہارے آنے جانے کے بارے میں مجھے رپورٹ دیتا رہے اور دوسرا آدمی جس کا نام جیکب ہے وہ بلیک سٹار کلب میں ہے تاکہ وہاں اگر تم جاؤ تو وہ تمہاری باتیں سن کر اور تمہاری حرکات سے مجھے آگاہ کر سکے"...... راسکو نے جواب دیا۔

" تمہارا ان سے رابطہ کیسے ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ مجھے کسی بھی پبلک فون بوتھ سے کال کر لیتے ہیں لیکن میں نے اگر انہیں کال کرنا ہو تو میں ٹرانسمیٹر پر کال کرتا ہوں"۔ راسکو واقعی سب کچھ تفصیل سے اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتا رہا تھا۔

" ٹرانسمیٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" میرے عقب میں موجود الماری کے نچلے خانے میں ہے"۔ راسکو نے کہا تو عمران کے کہنے پر صفدر نے آگے بڑھ کر الماری سے وہ ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

" کیا فریکونسیز ہیں ان دونوں کی"...... عمران نے پوچھا تو راسکو نے دونوں کی علیحدہ علیحدہ فریکونسیز بتا دیں۔

" اب یہ بتاؤ کہ تمہارا رابطہ جیکوٹی سے کیسے ہوتا ہے"۔ عمران



نے کہا۔

" فون پر"...... راسکو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

" کیا وہاں وائس چیکنگ کمپیوٹر نصب ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ میں وہاں کبھی نہیں گیا"...... راسکو نے جواب دیا۔

" کیا تم اپنی بات کنفرم کر سکتے ہو"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" کنفرم۔ کیا مطلب۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا"...... راسکو نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم جیکوٹی کو فون کرو اور اس سے صرف یہ پوچھو کہ کیا ڈبلیو ایم میزائل وہاں پہنچ چکا ہے یا نہیں۔ جو مرضی آئے کہو جس طرح چاہو پوچھو لیکن ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لیتا ہوں"...... راسکو نے کہا تو عمران نے پہلے لاؤڈر کا بٹن دبایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے وہی نمبر پریس کر دیئے جو راسکو نے اسے بتائے تھے اور پھر اس نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا تو کیپٹن شکیل نے ایک ہاتھ سے فون اٹھایا اور دوسرے ہاتھ میں رسیور پکڑ کر وہ راسکو کے قریب پہنچا اور اس نے

رسیور راسکو کے کان کے سوراخ پر رکھ دیا۔

" اسے تھوڑا سا دور ہٹاؤ۔ مجھے شدید تکلیف ہو رہی ہے"۔ راسکو نے کہا تو کیپٹن شکیل نے رسیور تھوڑا سا ہٹا دیا۔ دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس۔ ایکس وی ایکس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں راسکو بول رہا ہوں۔ مادام جیکوٹی سے میری بات کراؤ" راسکو نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

" ہیلو۔ جیکوٹی بول رہی ہوں"...... تھوڑی دیر تک لائن پر خاموشی طاری رہی پھر جیکوٹی کی آواز سنائی دی۔

" راسکو بول رہا ہوں مادام"...... راسکو نے کہا۔

" کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ میں اس وقت بے حد مصروف ہوں"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

" مادام۔ عمران اور اور کے ساتھیوں کی نگرانی وکی کر رہا تھا۔ وہ سولاز تفریحی سنٹر کے قریب موجود تھا۔ ابھی وکی نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ وہ آپس میں ڈبلیو ایم کے کارٹ پہنچنے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ وہ شاید اس ڈبلیو ایم کو تباہ کرنے کی پلاننگ کر رہے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں اور آپ



سے مزید احکامات بھی لے سکوں"...... راسکو نے کہا۔

" وہ اسے کیسے تباہ کر سکتے ہیں۔ وہ تو ایکس وی ایکس میں پہنچ بھی چکا ہے۔ لیکن تم نے مجھے کیوں کال کی ہے جبکہ تم اب وائٹ کے ماتحت ہو۔ یہ بات تمہیں اس سے کرنی چاہئے تھی"...... جیکوٹی نے کہا۔

" میں نے ان سے بات کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے اس بارے میں معلوم کر لوں"...... راسکو نے جواب دیا۔

" تم بے فکر رہو۔ ڈبلیو ایم ایکس وی ایکس میں پہنچ چکا ہے اور یہ لوگ چاہے لاٹے بھی کیوں نہ ہو جائیں کسی بھی طرح ایکس وی ایکس میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے تم بس ان کی نگرانی کرتے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن شکیل نے رسیور ہٹا لیا۔ عمران کے چہرے پر جیکوٹی کی بات سن کر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیپٹن شکیل نے رسیور رکھ کر فون پیس کو واپس میز پر رکھ دیا۔

" تنویر اسے آف کر دو"...... عمران نے اچانک کہا تو تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ راسکو کے حلق سے نکلنے والی آخری چیخ سے گونج اٹھا۔ خنجر اس کی شہ رگ میں اتر چکا تھا اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس نے راسکو کے لہجے اور آواز میں کال دینا شروع کر دی۔ دوسری طرف سے ولسن

نے کال اٹنڈ کی تو عمران نے اسے یہاں آفس میں کال کر لیا۔ اس کے بعد اس نے دوسری فریکونسی ایڈجسٹ کی اور جیکب کو بھی یہاں آفس میں کال کر لیا۔

"اب ان دونوں کا خاتمہ یہاں ان کے آتے ہی کر دینا تاکہ ہم ہر طرف سے بے فکر ہو کر فائنل ورک کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اس ایکس وی ایکس یا مشن سپاٹ میں داخل کیسے ہوا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"یہی بات میں سوچ رہا ہوں۔ یہ بات تو طے ہے کہ وہاں وائس چیکنگ کمپیوٹر موجود ہے اس لئے راسکو کی آواز اور لہجے میں جیکوٹی سے کوئی بات نہیں ہو سکتی ورنہ میں اسے کوئی نہ کوئی چکر دے دیتا"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات آپ نے کیسے کر دی"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"پہلے آپریٹر نے چند لمحے رک کر جواب دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ وائس چیک کر رہا تھا۔ جیکوٹی نے بھی اسی انداز میں بات کی ہے اور اس قدر سخت ترین حفاظتی انتظامات میں یہ بات انتہائی ضروری ہوتی ہے۔ یہ لوگ یہاں نگرانی کے لئے اس قدر جدید ترین مشین استعمال کر رہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ میرے بارے میں جو فائل جیکوٹی اور وائٹ کو دی گئی تھی اس میں یہ بات بھی درج ہو اس لئے اس کا خصوصی انتظام کیا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جولیا اور صالحہ بھی تو یہاں موجود ہیں اور اصل





مشن تو انہوں نے مکمل کرنا ہے۔ لیکن ہمیں تو وہ کہیں نظر نہیں آئیں۔ کیا ان سے رابطہ نہیں ہو سکتا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس بار چیف نے انہیں یکسر ہم سے علیحدہ رکھا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے ذہن میں بار بار ایک خیال آ رہا ہے اگر آپ میرا مذاق نہ اڑائیں تو میں کہہ دوں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھی بھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا بات ہے۔ کھل کر بتاؤ۔ آج سے پہلے تو تم نے کبھی ایسی بات نہیں کی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے ذہن میں مسلسل یہ خدشہ موجود ہے کہ یہ سارا سیٹ اپ مصنوعی ہے۔ ایسا صرف ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے اور اب تک کا تجربہ یہی بتاتا ہے کہ جیکوٹی، وائٹ اور راسکو کو بھی اس کی اصلیت کا علم نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ یہ بات میرے ذہن میں بھی بار بار آتی رہی ہے لیکن پہلی بات یہ ہے کہ ایکریمین نیوی سے جو معلومات میں نے حاصل کرائی تھیں اس کے مطابق واٹر میزائل کارٹ بھجوایا جا رہا ہے اور صرف ایک میزائل بھجوایا جا رہا ہے اور اب دوسری بات یہ کہ ابھی تم نے راسکو کی جیکوٹی سے ہونے والی گفتگو بھی سن لی ہو گی کہ

واٹر میزائل مشن سپاٹ میں پہنچ بھی چکا ہے اس سے تو یہی مطلب نکلتا ہے کہ یہ ٹریپ نہیں ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ جس انداز کا سیٹ اپ یہاں اس مشن کی حفاظت کا تیار کیا گیا ہے اور جس طرح کرانس کے ایجنٹ کام کر رہے ہیں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں قطعاً ایسا کوئی تجربہ نہیں ہے کہ یہ لوگ کوئی بڑا کام کر سکیں۔ جس طرح وائٹ اور جیکوٹی اور اس راسکو نے ہمیں ڈیل کیا ہے اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل اور ایکریمیا نے جان بوجھ کر انہیں ہمارے مقابلے پر ہائر کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ واقعی مجھے بھی مسلسل یہی احساس ہوتا رہا ہے لیکن اب واٹر میزائل کے یہاں پہنچنے کی بات سن کر میرے خدشات ختم ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ مس جولیا یہاں کارٹ میں موجود نہیں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی خاموشی سے یہ ساری باتیں سن رہے تھے بے اختیار اچھل پڑے۔

" یہ بات تم نے کیسے کر دی"...... عمران نے کہا۔

" وہ یہاں ہوتیں تو لامحالہ یہ لوگ انہیں ٹریس کر لیتے یا ہم نہیں بہرحال کہیں نہ کہیں دیکھ لیتے یا وہ ہم سے ٹکرا جاتیں۔ یہ





چھوٹا سا جزیرہ ہے لیکن وہ مسلسل غائب ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ مس جولیا کو کسی طرح بھی یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اصل معاملات کہیں اور مکمل ہو رہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں پہنچ چکی ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ جیکب یا ولسن آئے ہوں گے۔ انہیں کور کرو"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر تینوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا تاکہ انہیں اندر داخل ہوتے ہی راسکو کی لاش نظر نہ آئے۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل کی باتوں نے اس کے ذہن میں پہلے سے موجود خدشات کو مزید تقویت دے دی تھی۔ دوسرے لمحے باہر سے فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔

" یہ دونوں اکٹھے آئے تھے اور دونوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے"۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب کیا کرنا ہے۔ گروپ تو ختم ہو گیا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔ لہجہ ایکریمی تھا اس لئے سب سمجھ گئے کہ عمران نے یہاں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر اور وہاں کی انکوائری کا نمبر پریس کیا ہے۔ چونکہ عمران پہلے بھی کئی باریہاں سے ایکریمیا کال کر چکا تھا اس لئے اسے نمبر یاد تھا۔

"سٹار ٹریڈرز ساؤتھ گیٹ سٹریٹ کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار ٹریڈرز"...... اس بار رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیک سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ مائیک"...... عمران نے کہا۔

"کیا واقعی تم علی عمران ہو۔ سوری۔ تم غلط آدمی ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"خود ہی تو کہتے ہو کہ بے حد مصروف آدمی ہوں اس لئے سنجیدہ رہا کرو۔ اب جبکہ میں سنجیدہ ہو کر بات کر رہا ہوں تو تم مجھے غلط





آدمی کہہ رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ بات تو واقعی عمران سے ہوئی تھی لیکن تمہاری سنجیدگی واقعی اجنبی محسوس ہو رہی ہے۔ بہرحال بتاؤ کیسے فون کیا ہے۔ تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ معاملات کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسرائیل اور ایکریمیا کے گٹھ جوڑ سے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے اور اس سلسلے میں ایک خصوصی ساخت کا میزائل جسے واٹر میزائل کہا جا رہا ہے بحر ہند میں کسی جزیرے پر نصب کیا جانا ہے اور یہ میزائل ایکریمین نیوی کی آبدوز کے ذریعے وہاں تک پہنچایا جائے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہیں ایکریمین نیوی کے اعلیٰ ترین حکام اور ان کے آفسر تک رسائی حاصل ہے اور تم حتمی طور پر معلوم کر کے مجھے بتا سکتے ہو کہ یہ میزائل کہاں بھیجا گیا ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ کتنا وقت دے سکتے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کم سے کم وقت کہو"...... عمران نے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کرنا"...... مائیک نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اصل مسئلہ یہ بھی تو ہے کہ ہمیں اس مشن سپاٹ کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں کار لے جاؤ اور جا کر اس سپاٹ کو چیک کرو۔ میں تنویر کے ساتھ یہاں موجود رہوں گا کیونکہ اس وقت یہ محفوظ جگہ ہے اور اب چونکہ نگرانی کرنے والے بھی موجود نہیں ہیں اس لئے تم دونوں اطمینان سے کام کر سکتے ہو۔ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر تمہارے پاس موجود ہے کوئی خاص بات ہو تو اس کے ذریعے رابطہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"جا کر دروازہ بند کر دو تنویر"...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"میرا خیال ہے عمران کہ تم چیف سے رابطہ کرو اور اسے کہو کہ وہ جولیا سے رابطہ کر کے اس سے معلوم کرے کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ وہ واقعی اگر یہاں ہوتی تو ہمیں معلوم ہو جاتا۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ وہ کارٹ میں نہیں ہے"...... تنویر نے واپس آ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور اگر چیف نے پوچھ لیا کہ کیا جولیا چھوٹی بچی ہے جو راستہ بھول جائے گی تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات نہیں کہ مجھے اس کے بارے میں کوئی فکر ہے۔ میں تو اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ یقیناً اصل معاملات کی تہہ تک پہنچ چکی ہو گی اور اس سے رابطہ ہونے پر وہ خدشات ختم ہو جائیں گے جن خدشات کا ہم شکار ہیں"...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس





پڑا۔

"اگر جولیا معاملات کی تہہ تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتی تو اب تک معاملات اپنے انجام تک نہ پہنچ چکے ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو تنویر۔ چیف نے اگر جولیا اور صالحہ کو علیحدہ بھیجا ہے تو اس کے پیچھے بھی لازماً اس کا کوئی پلان ہو گا اس لئے اس نے ہمارے اور ان کے درمیان رابطے کا سلسلہ نہیں رکھا ورنہ وہ رابطے کے بارے میں کہہ سکتا تھا اس لئے چیف کو فون کر کے اس سے جولیا کے بارے میں کچھ کہنا بے وقوفی کے سوا اور کچھ نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ چیف کے ذہن میں بھی یہ خدشہ موجود ہے کہ کرانس ایجنسی بلیک سٹار ٹریپ بھی ہو سکتا ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم غلط سوچ رہے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جولیا غلط ٹارگٹ پر کام کر رہی ہو۔ ہمیں بہرحال اپنا کام کرنا ہے اور جولیا کو اپنا۔ ہمارا ٹارگٹ بلیک سٹار کو اٹھانا ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ ہم اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ وائٹ کو تم نے ختم کر دیا ہے۔ راسکو اور اس کا پورا گروپ یہاں اس فلیٹ میں ختم ہو چکا ہے۔ اب صرف جیکوٹی رہ

گئی ہے جس پر کسی بھی وقت ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار ٹریڈرز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیک سے بات کراؤ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مائیک کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں مائیک۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ڈبلیو ایم کو ایکریمین نیوی کی ایک سپیشل آبدوز بحر ہند کے جزیرہ کارٹ لے گئی ہے اور شاید اب تک یہ میزائل وہاں پہنچ چکا ہو گا"...... مائیک نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"کتنے میزائل بھیجے گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک میزائل"...... مائیک نے جواب دیا۔

"جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ظاہر ایک میزائل کیا جا رہا ہے جبکہ بھیجے دو میزائل گئے ہیں جن میں سے ایک میزائل کارٹ میں بھیجا گیا ہے جبکہ دوسرا کسی اور جگہ"...... عمران نے کہا۔

"مجھے جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق ایک ہی میزائل بھجوایا





گیا ہے اور وہ جزیرہ کارٹ کے لئے تھا"...... مائیک نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"کیا تم یہ بات کنفرم کرا سکتے ہو کیونکہ اسی بات پر ہمارے مشن کا دارومدار ہے"...... عمران نے کہا۔

"مائیک کبھی کوئی بات بغیر کنفرم کئے آگے نہیں پہنچاتا عمران صاحب۔ اس لئے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ حتمی ہے لیکن اگر آپ اس کے باوجود مزید کنفرمیشن چاہتے ہیں تو پھر مجھے وہاں سے معلومات حاصل کرنا پڑیں گی جہاں سے یہ ڈبلیو ایم بھجوایا گیا ہے"۔ مائیک نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اس لیبارٹری کے بارے میں جانتے ہو جہاں یہ میزائل تیار ہو رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"معلوم کیا جا سکتا ہے"...... مائیک نے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو یہ تمہارا پاکیشیا پر احسان ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے پاکیشیا سے کوئی دلچسپی نہیں ہے عمران صاحب۔ صرف آپ سے دلچسپی ہے اس لئے یہ اہم ترین سیکریسی میں آپ کو بتا رہا ہوں ورنہ شاید پوری دنیا کی دولت دے کر بھی مجھ سے یہ سیکریسی حاصل نہیں کی جا سکتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے میری زندگی بچا کر مجھ پر احسان کیا تھا اور سب کچھ کر لینے کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ میں آپ کا احسان نہ اتار سکا ہوں اور نہ کبھی اتار سکوں گا"۔ مائیک

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے ۔ تم تو واقعی جذباتی ہو رہے ہو۔ میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا تھا۔ سمجھے اور آئندہ اگر تم نے میرے سامنے کبھی احسان کی بات کی تو پھر تمہارے ساتھ گفتگو بند بھی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مائیک بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوکے ۔آپ دو گھنٹے بعد دوبارہ مجھے کال کریں۔ میں معلوم کر لوں گا"...... مائیک نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر دو گھنٹے تک وہ تنویر کے ساتھ مختلف باتوں میں مصروف رہا۔ دو گھنٹے گزرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سٹار ٹریڈرز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" مائیک سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مائیک کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے مائیک"...... عمران نے کہا۔



" عمران صاحب۔ لیبارٹری سے یہ کنفرمیشن ہو چکی ہے۔ وہاں سے بھی ایک ہی واٹر میزائل ایکریمین نیوی کے حوالے کیا گیا ہے۔ میرے آدمی نے باقاعدہ دستاویز کے ذریعے یہ معلومات مہیا کی ہیں"...... مائیک نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر مجھے ملنے والی اطلاع ہی غلط ہو گی۔ ویسے یہ لیبارٹری ہے تو ایکریمیا میں۔ لیکن یہ ولنگٹن کے قرب و جوار میں ہے"۔ عمران نے بڑے سرسری سے لہجے میں کہا۔

" ویری سوری عمران صاحب۔ یہ بات کسی صورت بھی نہیں بتائی جا سکتی کیونکہ یہ ملکی مفاد کے خلاف ہے"...... دوسری طرف سے مائیک نے کہا۔

" ملکی مفاد۔ کیا مطلب۔ کیا تم اسرائیل کے شہری بن چکے ہو"۔ عمران نے لہجے میں حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

" اس لیبارٹری پر سرمایہ اسرائیل نے ہی لگایا ہے لیکن اس پر کنٹرول ایکریمیا کا ہے اور وہاں ایکریمین سائنس دان ہی کام کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایکریمین لیبارٹری ہے اور میں ایکریمیا کا شہری ہوں"...... مائیک نے کہا۔

" اچھا۔ چلو پھر ٹھیک ہے۔ پھر مت بتاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ضمیر کے خلاف تم سے کوئی بات معلوم کر سکوں۔ میرے لئے معلومات حاصل کرنے کے اور بھی بہت راستے موجود ہیں۔

بہرحال اب یہ بتا دو کہ تمہارے اکاؤنٹ میں کتنی رقم ٹرانسفر کرائی جائے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔ آپ سے میں کچھ نہیں لوں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھا۔ تو پھر ڈبل شکریہ کے مستحق ہو تم۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اب تو بہرحال یہ بات کنفرم ہو چکی ہے کہ مشن سپاٹ کارٹ ہی ہے اور یہیں سے میزائل فائر کیا جائے گا"...... عمران نے رسیور رکھ کر کہا۔

" ہاں۔ اب ظاہر ہے مزید اس سلسلے میں شک کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں بلکہ اب ہمیں فوری طور پر ایکشن میں آ جانا چاہئے کیونکہ کسی بھی لمحے یہ میزائل فائر ہو سکتا ہے"...... تنویر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔





جولیا اور صالحہ دونوں اس وقت نئے میک اپ اور نئے لباس میں تھیں۔ ان دونوں کے حلیئے اور لباس پہلے سے یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔ گو انہوں نے مقامی میک اپ کیا تھا لیکن بہرحال کوئی انہیں اس موجودہ حلیوں میں دیکھ کر پہچان نہ سکتا تھا کہ کمانڈر ہومز کی رہائش گاہ پر جانے والی یہی دونوں ہی ہیں۔ کمانڈر ہومز کی لاش انہوں نے اس کی کار کی ڈگی میں ڈال دی تھی اور پھر وہ دونوں کار چلا کر چیک پوسٹ سے اطمینان سے گزر گئی تھیں۔ وہاں ان سے سرسری طور پر بھی کچھ نہ پوچھا گیا تھا۔ پھر کار کو انہوں نے مین گیٹ اور سڑک سے تھوڑی دور درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں لے جا کر روک دی۔ وہاں زمین نسبتاً دلدلی سی تھی اور کئی جگہوں پر چھوٹے چھوٹے دلدل نما گڑھے موجود تھے۔ لاش کو غائب کرنے کے لئے ان دونوں نے ادھر ادھر سے بھاری پتھر اٹھائے اور پھر کمانڈر ہومز کی لاش کو ڈگی

سے نکال کر انہوں نے ڈگی میں موجود کار کو خراب ہونے کی صورت میں کھینچنے والی فولادی رسی کی مدد سے لاش کے ساتھ بھاری پتھر باندھے اور اسے ایک قدرے بڑے دلدلی گڑھے میں دھکیل دیا۔ تھوڑی دیر بعد لاش ان وزنی پتھروں سمیت دلدل کے اندر غائب ہو گئی تو وہ دونوں اطمینان سے مڑیں اور اس جھنڈ کی عقبی سائیڈ سے نکل کر مرکزی مارکیٹ پہنچ گئیں۔ وہاں انہوں نے نہ صرف میک اپ تبدیل کر لئے بلکہ لباس بھی تبدیل کر لئے اور اتارے ہوئے لباس انہوں نے شاپر میں ڈال کر ایک گلی میں موجود کوڑا کرکٹ کے بڑے سے ڈرم میں پھینک دیئے۔ اب کسی طرح بھی انہیں پہچانا نہ جا سکتا تھا۔

"اب ہمیں کسی ہوٹل میں رہنا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ہم مقامی باشندے ہیں اس لئے ہوٹل میں رہنے سے شک پیدا ہو سکتا ہے۔ ہمیں کوئی رہائش گاہ منتخب کرنا ہو گی"۔ جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے ایک بک سٹال سے جزیرے کا نقشہ خرید لیا تھا۔ اس نقشے کے مطابق یہاں متوسط طبقے کی ایک کالونی تھی جس کا نام ربن کالونی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ٹیکسی کی بجائے پیدل ہی اس ربن کالونی جانا چاہئے تاکہ وہاں اپنے مطلب کی رہائش گاہ منتخب کر سکیں"...... جولیا نے چند لمحوں بعد کہا۔

"ہاں۔ ورنہ ٹیکسی ڈرائیور تو ظاہر ہے کسی رہائش گاہ پر ہی



اتارے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"تو آؤ پھر"...... جولیا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتیں اور باتیں کرتی ہوئیں وہ دونوں آگے بڑھنے لگیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ربن کالونی میں داخل ہو گئیں۔ یہ واقعی متوسط طبقے کی کالونی تھی جس میں چھوٹے چھوٹے کوارٹرز اور درمیانے سائز کے رہائشی پلازے موجود تھے البتہ ایک بلاک چھوٹی چھوٹی کوٹھیوں کا بھی تھا اور جولیا اس بلاک میں ہی زیادہ دلچسپی لے رہی تھی۔ پھر اچانک وہ ایک کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے ٹھٹھک کر رک گئی۔

"کیا ہوا"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"آؤ"...... جولیا نے کہا اور اس کوٹھی کے کھلے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگی۔ پھاٹک کے ساتھ چھوٹا سا گیراج تھا جس میں ایک چھوٹی سی نیلے رنگ کی کار موجود تھی اور ایک نوجوان لڑکی پانی کے پائپ کے ساتھ خود ہی اس کار کو دھونے میں مصروف تھی۔ جولیا اور صالحہ کو پھاٹک میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ لڑکی چونک کر رک گئی۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"آپ مس"...... جولیا نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میگی۔ میرا نام میگی ہے۔ آپ کون ہیں۔ پہلے تو اس کالونی میں آپ کبھی مجھے نظر نہیں آئیں"...... اس لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میری ساتھی ہے ماریا۔ ہم دونوں

کارٹ کی رہنے والی ہیں۔یہاں اس کالونی میں ہماری ایک دوست جیکی مارٹن رہتی ہے لیکن افسوس کہ اس کی رہائش گاہ کا نمبر مجھے یاد نہیں رہا۔ ہم اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اور چل چل کر بری طرح تھک گئی ہیں۔آپ کو دیکھ کر اس لئے اندر آ گئی ہیں کہ آپ کی رہائش گاہ میں کچھ دیر بیٹھ کر آرام کر لیں گی"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔آیئے ۔اندر آجایئے "....... میگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک سائیڈ پر موجود نل کو بند کیا اور نیپکن سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی وہ ان دونوں کو لے کر برآمدے کے ساتھ ہی موجود سٹنگ روم میں لے آئی۔

"کیا آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ میں یہاں ایک کلب میں ریسپشنسٹ ہوں۔ والد میرے بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے اور میں اکلوتی اولاد تھی۔ والدہ مجھے یہاں ایک سوشل سیکورٹی ادارے کے پاس چھوڑ کر ایکریمیا چلی گئی اور وہاں اس نے شادی کر لی۔اس کے بعد ایک دو بار اس کا فون آیا اور بس۔ میں نے سوشل سیکورٹی کے ادارے میں پرورش پائی۔ تعلیم حاصل کی اور سروس ملنے کے بعد میں نے یہ رہائش گاہ حاصل کر لی اور کار بھی اور اب یہاں اکیلی رہتی ہوں اور زندگی کے مزے لیتی ہوں"....... میگی نے لطف لے لے کر اپنی کہانی سناتے ہوئے کہا۔



"بحیثیت ریسپشنسٹ تو اتنی تنخواہ نہیں ملتی مس میگی کہ آپ رہائش گاہ بھی خرید لیں اور کار بھی"....... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو میگی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تنخواہ کی کون پرواہ کرتا ہے۔ تنخواہ تو اتنی ہے کہ شاید مہینے میں ایک اچھا سا لباس بھی نہ خریدا جا سکے ۔لیکن مجھے بے شمار طریقے آتے ہیں۔ بس ہفتے میں ایک روز کوئی مال دار سیاح یہاں آ جاتا ہے۔رات گزارتا ہے اور صبح جب وہ واپس جاتا ہے تو اس کے پاس موجود بھاری رقم بھاری نہیں رہتی"....... میگی نے ہنستے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ بھی بے اختیار ہنس پڑیں۔

"میں آپ کے لئے شراب لے آتی ہوں"....... میگی نے کہا اور واپس مڑ گئی۔

"یہ واقعی انتہائی مناسب جگہ ہے لیکن تم نے اس کا انتخاب کیسے کر لیا"....... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لڑکی خود ہی کار دھو رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کوٹھی میں کوئی ملازم بھی نہیں ہے اور کوئی مرد بھی نہیں ہے ورنہ یہ لڑکی اس طرح کار نہ دھوتی اور پھر جس طرح پھاٹک کھول کر یہ کار دھو رہی تھی اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ انتہائی آزاد خیال لڑکی ہے اور یقیناً ایسی آزاد خیال لڑکی اکیلی رہنا زیادہ پسند کرتی ہے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ یہی ہمارے لئے مناسب جگہ رہے گی"۔جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ واقعی تم بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہو۔ لیکن اب کیا کرنا ہے"....... صالحہ نے کہا۔

"اسے بے ہوش کرنا ہے اور پھر یہیں رہنا ہے"....... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد میگی اندر داخل ہوئی تو اس کے ایک ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں تین جام تھے اور دوسرے ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل پکڑی ہوئی تھی۔

"معاف کرنا مجھے کچھ دیر ہو گئی کیونکہ دو جام تلاش کرنے پڑے تھے"....... میگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرے درمیانی میز پر رکھ دی اور ساتھ ہی بوتل بھی۔

"ایک منٹ"....... جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی تو میگی چونک کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ جولیا اس کی طرف بڑھی اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور میگی چیختی ہوئی اچھل کر کرسی سمیت نیچے جا گری۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی جولیا کی لات حرکت میں آئی اور اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی میگی ایک بار پھر چیخ کر نیچے گری اور پھر ساکت ہو گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"تم یہاں رکو۔ میں اس کوٹھی کو چیک کر لوں"....... جولیا نے صالحہ سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ اٹھ کر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی میگی کی طرف بڑھی اور پھر اس کی نبض چیک کرنے میں مصروف ہو گئی اور پھر ہاتھ ہٹا کر وہ





اٹھی اور اس نے بے ہوش میگی کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل تھا۔

"اسے اٹھا کر لے آؤ۔ پیچھے ایک سٹور ہے وہاں اسے باندھنا ہو گا تاکہ ہم اس کی کار میں بیٹھ کر اس مشن سپاٹ کا سرسری طور پر جائزہ لے لیں"....... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کرسی پر پڑی ہوئی بے ہوش میگی کو اٹھا کر اس نے کاندھے پر لادا اور جولیا کے پیچھے چلتی ہوئی ایک چھوٹے سے سٹور نما کمرے میں پہنچ گئی۔ یہاں ایک لوہے کا بنچ پڑا ہوا تھا۔ جولیا کے اشارے پر صالحہ نے میگی کو اس بنچ پر لٹا دیا اور پھر جولیا نے صالحہ کی مدد سے میگی کو رسی کی مدد سے بنچ کے ساتھ اس طرح جکڑ دیا کہ وہ کسی صورت بھی رسیاں نہ کھول سکے البتہ اس نے صالحہ کے ساتھ مل کر بنچ کو میگی سمیت اٹھا کر سٹور کے ایک کونے میں اس طرح ایڈجسٹ کر دیا تھا کہ میگی اسے کسی صورت بھی نیچے نہ گرا سکے کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اگر بنچ نیچے گر گیا تو رسیاں ڈھیلی بھی پڑ سکتی تھیں۔ پھر اس نے ایک کپڑا اکٹھا کر کے میگی کے جبڑے بھینچے اور کپڑا اس کے منہ میں ڈال دیا۔

"اب یہ چیخ بھی نہ سکے گی"....... جولیا نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"کہیں یہ مر ہی نہ جائے"....... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی لڑکیاں اگر مر جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ بہرحال آؤ"۔ جولیا نے کہا اور پھر وہ دونوں سٹور کا دروازہ بند کر کے واپس بیرونی کمرے

میں آ گئیں۔

" تم کار کو چیک کر کے اسے سٹارٹ کرو۔ میں نقشے میں وہ سپاٹ چیک کر لوں جس کے بارے میں کمانڈر ہومز نے بتایا تھا"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ سرہلاتی ہوئی بیرونی برآمدے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں سوار اس کوٹھی سے نکلیں اور آگے بڑھتی چلی گئیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جولیا تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد انہیں ایک چیک پوسٹ پر روک لیا گیا۔ چیک پوسٹ ملٹری کی تھی۔

" یہاں خالی علاقے میں چیک پوسٹ کیوں ہے"...... جولیا نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے ایک فوجی آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا جو تیزی سے ان کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

" آگے ملٹری کا ممنوعہ علاقہ ہے۔ آپ آگے نہیں جا سکتیں۔ واپس جائیں"...... آفیسر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا۔ تھینک یو آفیسر"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار کو بیک کر کے اس نے موڑا اور پھر تیز رفتاری سے واپس چل پڑی لیکن موڑ کاٹ کر اس نے کار کو سڑک سے نیچے اتارا اور پھر درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف لے گئی۔

" آؤ اب بغیر کار کے وہاں کا راؤنڈ لگاتی ہیں"...... جولیا نے کار روک کر دروازہ کھولتے ہوئے مڑ کر صالحہ سے کہا۔





" بغیر کار کے۔ یعنی پیدل۔ مگر"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم آؤ تو سہی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کار سے نیچے اتر گئی تو دوسری طرف سے صالحہ بھی نیچے اتر آئی۔

" میں نے نقشہ دیکھا ہے۔ یہاں قریب ہی ایک گھاٹ ہے جہاں سے لانچیں دوسرے جزیروں پر جانے کے لئے مل سکتی ہیں۔ ہم لانچ کرائے پر لے کر جزیرے کے گرد راؤنڈ لگائیں گی۔ اس طرح اس سارے علاقے کی صورت حال سامنے آ جائے گی۔ اس کے بعد یہاں ریڈ کرنے کا کوئی پلان بنایا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں درختوں کے جھنڈ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتی ساحل کی طرف بڑھنے لگیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک گھاٹ پر پہنچ گئیں جہاں بڑی لانچیں موجود تھیں۔

" ہم جزیرے کے گرد سمندر کی سیر کرنا چاہتی ہیں۔ لانچ ہم خود چلائیں گی۔ کیا ہمیں کوئی لانچ گھنٹوں کے حساب سے کرائے پر مل سکتی ہے"...... جولیا نے ایک آدمی سے کہا۔

" یس مس۔ ضرور مل جائے گی۔ آئیے میرے ساتھ میں آپ کو اپنی لانچ دکھاتا ہوں"...... اس آدمی نے کہا اور پھر وہ انہیں ایک طرف کھڑی نئی اور خاصی بڑی لانچ کے قریب لے آیا۔ جولیا نے اس سے رقم طے کی اور اپنا کارڈ بطور ضمانت اس کے حوالے کر کے رقم ایڈوانس ادا کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں لانچ میں سوار سمندر

میں موجود تھیں۔ لانچ خود جولیا چلا رہی تھی جبکہ صالحہ واقعی سیاحوں کے انداز میں ساتھ کرسی پر بیٹھی نظارہ کرنے میں مصروف تھی لیکن ابھی لانچ تھوڑی ہی دور آگے گئی ہو گی کہ اچانک دور سے ایک بڑی فوجی لانچ نمودار ہوئی اور انتہائی تیز رفتاری سے ان کی لانچ کی طرف بڑھنے لگی۔

" اوہ۔ تو یہاں بھی باقاعدہ چیکنگ ہو رہی ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" رک جاؤ"...... فوجی لانچ کے قریب پہنچتے ہی ایک چیختی ہوئی کرخت آواز سنائی دی اور جولیا نے لانچ روک دی۔ دوسری لانچ قریب آکر رکی اور پھر چار فوجی ان کی لانچ میں آگئے لیکن اس سے پہلے کہ جولیا اور صالحہ کچھ کہتیں ایک فوجی نے اپنا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے لانچ کے فرش پر مارا اور دوسرے لمحے جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی لانچ اچانک کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گئی ہو اور یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے اسے ہوا تھا اور پھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔





عمران اور تنویر دونوں سولاز تفریح گاہ کے قریب ایک سپاٹ کے قریب ٹیکسی سے اترے اور پھر عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دے کر فارغ کر دیا اور ٹیکسی واپس جانے کے بعد وہ آگے بڑھنے لگے عمران اور تنویر ٹیکسی میں بیٹھ کر پہلے کارٹ جزیرے کے اس حصے میں گئے تھے جہاں سے خفیہ طور پر انتہائی حساس اسلحہ مل جاتا تھا جبکہ عام اسلحہ وہاں عام دکانوں پر بھی آسانی سے مل جاتا تھا کیونکہ اس جزیرے پر عام اسلحے پر کوئی پابندی نہ تھی۔ البتہ جدید اور انتہائی حساس اسلحہ کی خرید و فروخت پر پابندی تھی تاکہ وہاں کوئی بڑا ہنگامہ نہ ہو سکے لیکن عمران کو معلوم تھا کہ پابندی کے باوجود ایسا اسلحہ بہرحال مل جایا کرتا ہے اس لئے اس نے اسلحہ کے ایک عام دکاندار کو ایک بڑا سا نوٹ دے کر اس سے اس مارکیٹ کے بارے میں نہ صرف معلومات حاصل کر لی تھیں بلکہ ایک خاص دکان کی

ٹپ بھی حاصل کر لی اور پھر اس ٹپ کی مدد سے اس نے آسانی سے وہاں سے اپنے مطلب کا اسلحہ خرید لیا اور اس وقت یہ اسلحہ سیاحوں کے مخصوص بیگز میں تھا جو ان دونوں کے کاندھوں سے بندھے ہوئے تھے۔

" کیپٹن شکیل اور صفدر کو کیسے ٹریس کیا جائے گا"...... تنویر نے کہا۔

" فکر مت کرو۔ وہ گھومتے پھرتے یہیں آجائیں گے"...... عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی صفدر ان کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔

" کمال ہے۔ کیا تم نے ان سے یہاں کی سیٹنگ پہلے سے کر لی تھی"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ میں نے ان کی کار سائیڈ ریستوران کے قریب پارکنگ میں چیک کر لی تھی اس لئے میں ٹیکسی پر سے یہاں اتر گیا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" خوب سیاحت ہو رہی ہے"...... عمران نے صفدر کے قریب پہنچنے پر مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ دونوں کی پشت پر موجود مخصوص بیگز کا مطلب ہے کہ مشن کی تیاری مکمل ہے"...... صفدر نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔





" ہاں۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ مشن سپاٹ یہاں کارٹ میں ہی ہے۔ وہ ڈبلیو ایم مشن سپاٹ میں پہنچ بھی چکا ہے اس لئے اب یہاں مشن مکمل کرنا ہو گا۔ تم نے کیا معلومات حاصل کی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" صرف اتنا معلوم ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ مادام جیکوٹی یہاں سے قریب ہی ایک کلب میں گئی ہے۔ اس کے بعد اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مشن سپاٹ کا راستہ اس کلب سے ہی ہو گا"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیسے معلوم ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" مادام جیکوٹی کا حلیہ بتا بتا کر ہم نے مختلف لوگوں سے معلومات حاصل کیں۔ ہم نے انہیں بتایا کہ وہ ہماری دوست سیاح لڑکی ہے اور یہاں آنے کے بعد اچانک کہیں کھو گئی ہے۔ چنانچہ ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ اس نے اس حلیئے کی لڑکی کو کار پارکنگ میں کھڑی کر کے وارٹن کلب میں جاتے ہوئے دیکھا ہے جس پر ہم نے اس کار کی چیکنگ کی۔ کار پر موجود گرد کی ہلکی سی تہہ بتا رہی تھی کہ یہ کافی دیر سے یہاں موجود ہے۔ میں نے کار کا لاک کھول کر بھی اسے چیک کیا لیکن کار میں کوئی خاص چیز نہ تھی۔ اب میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ یہاں سے کار وہاں لے جاؤں تاکہ اگر مادام جیکوٹی واپس آکر کار

میں کہیں جائے تو اس کا تعاقب ہو سکے ۔ کیپٹن شکیل کو میں وہیں
چھوڑ آیا ہوں تاکہ وہ کار کی نگرانی کرتا رہے"...... صفدر نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

" نگرانی کی اب ضرورت نہیں رہی ۔ اب معاملات کو فائنل کرنا
ہے ۔ چلو تمہاری کار میں چلتے ہیں"....... عمران نے کہا اور پھر وہ اس
طرف کو مڑ گیا جدھر صفدر کی کار موجود تھی۔

" یہ بیگ آپ مجھے دے دیں"....... صفدر نے کہا۔

" کار میں بیٹھ کر میٹنگ کریں گے ۔ یہاں نہیں"....... عمران
نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کار کے قریب پہنچ کر
عمران نے پشت پر موجود بیگ اتارا اور اسے کار کے اندر رکھ دیا۔
اس کے اشارے پر تنویر نے بھی ایسے ہی کیا اور پھر عمران نے دونوں
بیگز میں موجود مخصوص اسلحہ نکال کر صفدر اور تنویر کو دے دیا۔ خود
بھی اس نے اسلحہ جیبوں میں ڈالا اور کیپٹن شکیل کے لئے اسلحہ اس
نے علیحدہ رکھ لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس پارکنگ میں پہنچ گئی
جہاں جیکوٹی کی کار موجود تھی اور کیپٹن شکیل بھی وہاں موجود تھا
عمران نے اسے بھی کار کے اندر بلا کر اسلحہ اسے دے دیا۔

" اب سن لو ۔ یقیناً اس وارٹن کلب کے اندر سے راستہ جاتا ہو گا
جسے یقیناً سیلڈ کر دیا گیا ہو گا لیکن ہم نے اس راستے کو کھولنا بھی ہے
اور اندر پہنچ کر اس پورے مشن سپاٹ کو اس میزائل سمیت تباہ بھی
کرنا ہے اس لئے جب میں اشارہ کروں گا تو تنویر والا ڈائریکٹ ایکشن





شروع ہو جائے گا"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ تم نے اشارے والی شرط کیوں لگا دی ہے"....... تنویر نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس لئے کہ ہم باہر ہی نہ پھنس کر رہ جائیں ۔ لامحالہ اس کلب
میں انہوں نے باقاعدہ سیٹ اپ کر رکھا ہو گا"....... عمران نے
سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ
چاروں کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتے وارٹن کلب کی طرف بڑھتے
چلے گئے ۔ کلب عام سا تھا۔ ایک ہال تھا اور اس کے گرد چند چھوٹے
کمرے تھے جنہیں سپیشل رومز کا نام دیا گیا تھا۔ عمران کاؤنٹر پر پہنچ گیا
جہاں دو خوبصورت نوجوان لڑکیاں موجود تھیں۔

" مینجر صاحب سے کہو کہ ایکریمیا سے رانسن آیا ہے ۔ ماسٹر
سینڈیکیٹ کا رانسن"....... عمران نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر
کہا انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ماسٹر سینڈیکیٹ ۔ کیا مطلب"....... لڑکی نے چونک کر حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارے مینجر کو اس بارے میں یقیناً معلوم ہو گا۔ پہلے اس سے
بات کر لو"....... عمران نے جواب دیا تو لڑکی نے سامنے رکھے ہوئے
انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

" باس ۔ ایک صاحب آئے ہیں ۔ رانسن ان کا نام ہے ۔ ان کے
ساتھ تین اور ساتھی ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق ایکریمیا کے

ماسٹر سینڈیکیٹ سے ہے اور وہ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں"۔ لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے باس کی بات سن کر لڑکی نے جواب دیا اور پھر رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"باس سے بات کریجیے"...... لڑکی نے کہا۔

"ہیلو۔ رانسن بول رہا ہوں۔ آپ یقیناً ماسٹر سینڈیکیٹ کے بارے میں جانتے ہوں گے۔ ہمیں یہاں کارٹ میں ایک اہم کام ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے پاس آپ کی ٹپ ہے۔ ایک آدمی کو ٹریس کرنا ہے"...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ رسیور مس سلویا کو دے دیں۔ میں اسے ہدایات دے دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اس کی لڑکی کو دے دیا۔

"یس باس"...... لڑکی نے رسیور لے کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے ایک بار پھر یس سر کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے ایک طرف کھڑے ہوئے نوجوان کو بلا لیا۔

"ان صاحبان کو باس کے آفس لے جاؤ"...... لڑکی نے اس نوجوان سے کہا۔

"آئیے جناب"...... نوجوان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک راہداری سے گزر کر راہداری کے آخر میں موجود





ایک لفٹ میں داخل ہو گئے۔ نوجوان لفٹ میں ان سب کے ساتھ تھا۔ اس نے ایک بٹن دبایا تو لفٹ تیزی سے نیچے اترنے لگی اور چند لمحوں بعد ہی ایک جھٹکے سے رک گئی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور نوجوان نے انہیں باہر آنے کا اشارہ کیا۔ یہ ایک بند راہداری تھی۔ اس کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ وہ نوجوان اس بند دروازے کی طرف ہی بڑھ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ دروازے پر پہنچ کر نوجوان رک گیا۔ اس نے دروازے پر تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازے کے اوپر جلتا ہوا سرخ بلب بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔

"تشریف لے جائیے"...... نوجوان نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا نام پیٹر ہے"...... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر کاروباری مسکراہٹ موجود تھی۔

"میرا نام رانسن ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تشریف رکھیں"...... پیٹر نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی

کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کمرے کا دروازہ ان کے عقب میں خود بخود بند
ہو چکا تھا۔ اسی لمحے پیٹر واپس اپنی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک
چھت کے اس حصے سے جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے
سرخ رنگ کی تیز روشنی کا دھارا نکل کر ان پر پڑا اور عمران کا ذہن
اس دھارے کے ساتھ ہی اس قدر تیزی سے تاریک پڑ گیا کہ شاید
اس قدر تیزی سے کیمرے کا شٹر بھی بند نہ ہوتا تھا۔





فون کی گھنٹی بجتے ہی سب کمانڈر اینڈریو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔ وہ اس وقت وائٹ ہاؤس میں اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا
ہوا تھا۔ وائٹ ہاؤس ساجورا جزیرے کا وہ حصہ تھا جہاں واٹر میزائل
کے لئے مشن سپاٹ تیار کیا گیا تھا۔ اس کا کوڈ نام وائٹ ہاؤس رکھا
گیا تھا اور سب کمانڈر اینڈریو اس کا انتظامی انچارج تھا۔ اس وائٹ
ہاؤس کے گرد اونچی چاردیواری تھی جس کے اوپر نہ صرف خاردار تار
لگائی گئی تھی بلکہ ان خاردار تاروں میں انتہائی طاقتور بجلی کی تاریں
بھی موجود تھیں۔ یہ تاریں خاصی موٹی تھیں جنہیں کسی کٹر سے کسی
بھی صورت کاٹا نہ جا سکتا تھا۔ وائٹ ہاؤس کے مین گیٹ کو مکمل
طور پر سیلڈ کر دیا گیا تھا۔ وائٹ ہاؤس کی چاردیواری سے باہر تقریباً
ایک سو گز کے فاصلے پر خاردار تاروں کا ایک اور گھیرا موجود تھا جس
کے پیچھے مسلح فوجی کمانڈوز مشین گنیں لئے جگہ جگہ موجود تھے اور

انہیں بھی وہاں سے باہر جانے کی اجازت نہ تھی البتہ ایک سائیڈ پر ان کے کیمپ لگے ہوئے تھے جن میں آدھے کمانڈوز آرام کرتے تھے جبکہ آدھے ڈیوٹی دیتے تھے اور پھر آرام کرنے والے ڈیوٹی پر چلے جاتے تھے۔ اس طرح ان کی شفٹیں چلتی رہتی تھیں۔ کیمپوں میں کھانے پینے کا ہر قسم کا سامان وافر مقدار میں موجود رہتا تھا۔ وائٹ ہاؤس کی اندرونی چار دیواری کے اوپر چھت تھی جس نے ہر طرف کو گھیر رکھا تھا۔ اندر واٹر میزائل کی تنصیب اور آپریشن کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ وائٹ ہاؤس کی خاردار تاروں کے باہر بھی ہر طرف فوجی چیک پوسٹیں موجود تھیں اور اس طرح کسی کو کسی بھی قیمت پر اندر نہ جانے دیا جا رہا تھا اور بظاہر یہ سب کچھ فوجی مشقوں کی آڑ میں کیا جا رہا تھا اور اب تو ساجورا جزیرے کو ان مشقوں کی آڑ میں سیاحوں کے لئے بھی بند کر دیا گیا تھا۔ صرف مقامی لوگ وہاں رہ گئے تھے۔ واٹر میزائل کے لئے تمام تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں اور پروگرام کے مطابق کل صبح دس بجے ایکریمین نیوی کی ایک مخصوص آبدوز یہ میزائل لے کر ساجورا جزیرے کے سامنے مخصوص فاصلے پر نمودار ہو گی اور سب کمانڈر اینڈریو ایک خصوصی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کے ذریعے وائٹ ہاؤس سے اس آبدوز پر جائے گا اور وہاں سے اس میزائل کو ہیلی کاپٹر میں لوڈ کر کے واپس وائٹ ہاؤس پہنچائے گا۔ اس کے بعد اس کا کام ختم ہو جائے گا اور سائنس دان اور انجینئر اس واٹر میزائل کو نصب کریں گے۔ اس کے بعد اسے



ٹارگٹ پر ہٹ کر دیا جائے گا اور اس طرح ایکریمیا اور اسرائیل کا یہ مشترکہ مشن مکمل ہو جائے گا اور پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات مکمل طور پر تباہ ہو جائیں گی اور جیسے جیسے واٹر میزائل کے وائٹ ہاؤس پہنچنے کا وقت نزدیک آتا جا رہا تھا چیکنگ کو مزید سخت اور فول پروف بنایا جا رہا تھا۔ گو سب کمانڈر اینڈریو کو معلوم تھا کہ اسرائیل اور ایکریمین حکام نے اس واٹر میزائل کو پاکیشیا کی خوفناک سیکرٹ سروس سے بچانے کے لئے انتہائی فول پروف پلاننگ کر رکھی ہے اور اس پلاننگ کے تحت کارٹ جزیرے میں بھی باقاعدہ وائٹ ہاؤس کی طرز کا مشن سپاٹ تیار کیا گیا ہے اور ایکریمین نیوی کی خصوصی آبدوز ایک ڈمی اور ایک اصل واٹر میزائل لے کر ایکریمیا سے روانہ ہوئی تھی۔ اس آبدوز کی بھی انتہائی سخت اور مسلسل حفاظت کی جاتی رہے گی اور آبدوز پہلے کارٹ پہنچے گی جہاں ڈمی واٹر میزائل کارٹ مشن سپاٹ پر پہنچایا جائے گا۔ بظاہر دیکھنے میں یہ اصل واٹر میزائل جیسا ہی ہو گا اور اسے باقاعدہ اسی طرح نصب کیا جائے گا جیسے یہ اصل ہو لیکن دراصل وہ اصل نہ ہو گا۔ اس ڈمی واٹر میزائل کو کارٹ ڈیلیور کرنے کے بعد آبدوز ویسے ہی سمندر کی تہہ میں رہے گی جس کی دوسری آبدوزیں حفاظت کرتی رہیں گی اور پھر دوسرے روز صبح دس بجے یہ خصوصی آبدوز ساجورا جزیرے کے سامنے نمودار ہو گی اور کارٹ مشن سپاٹ کی حفاظت کے لئے حکام نے باقاعدہ جان بوجھ کر کرانس کی ایک سرکاری تنظیم کی خدمات حاصل کی تھیں اور اس

تنظیم اور اس کے ایجنٹوں کو یہی بتایا گیا تھا کہ اصل مشن کارٹ میں ہی مکمل ہونا ہے تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی بھی طرح اس مشن کے بارے میں معلوم ہو جائے تو وہ کارٹ جزیرے پر کرانس کی اس سرکاری تنظیم کے ایجنٹوں کی نگرانی کرتی رہ جائے اور اگر وہ اس کے باوجود مشن سپاٹ تک پہنچ بھی جائے تو وہاں ڈمی میزائل کو تباہ کر کے وہ مطمئن ہو جائے جبکہ اس دوران ساجورا میں خاموشی سے اصل مشن مکمل کر لیا جائے گا۔ سب کمانڈر اینڈریو کا تعلق ایکریمیا کی ٹاپ بلیک ایجنسی سے تھا اور اسے خصوصی تربیت دے کر یہاں سب کمانڈر کے طور پر تعینات کیا گیا تھا جبکہ ساجورا میں ایکریمین نیوی کا اصل کمانڈر ہومز تھا لیکن چونکہ کمانڈر ہومز کے بارے میں بلیک ایجنسی کے پاس رپورٹ تھی کہ اس کے تعلقات ایکریمیا کے چند جرائم پیشہ سینڈیکیٹس سے ہیں کیونکہ وہ بھاری پیمانے پر جوا کھیلنے کا عادی تھا اور حکام کو خطرہ تھا کہ کمانڈر ہومز جذباتی انسان ہونے کی وجہ سے کسی وقت بھی اس مشن کو لیک کر سکتا تھا اس لئے اسے خصوصی طور پر اس کی رہائش گاہ پر پابند کر دیا گیا تھا کہ جب تک ساجورا میں واٹر میزائل کا مشن مکمل نہ ہو جائے اس وقت تک وہ اپنی رہائش گاہ سے باہر نہ آئے گا تاکہ اس کا اس دوران کسی سے رابطہ ہی نہ ہو سکے لیکن حکام کو اس بات کا علم نہ تھا کہ کمانڈر ہومز اور سب کمانڈر اینڈریو دونوں نہ صرف یونیورسٹی میں کلاس فیلو رہے تھے بلکہ ان کے گہرے خاندانی تعلقات بھی تھے اس





لئے سب کمانڈر اینڈریو نے یہاں پہنچ کر فون پر کمانڈر ہومز سے رابطہ رکھا ہوا تھا اور اینڈریو کی وجہ سے کمانڈر ہومز کو اس اصل مشن کا بھی علم ہو چکا تھا۔ حالانکہ اینڈریو کو سختی سے منع کیا گیا تھا کہ وہ کمانڈر ہومز سے کسی قسم کا نہ ہی کوئی رابطہ رکھے اور نہ اسے اصل مشن کے بارے میں کچھ بتائے لیکن یہاں کے انتظامات دیکھنے کے بعد اینڈریو نے اس ہدایت کی بھی پرواہ نہ کی تھی۔ ویسے بھی کمانڈر ہومز کو اس کی رہائش گاہ پر پابند کر دیا گیا تھا اور اس کی بیوی بھی ایکریمیا گئی ہوئی تھی اور حکم کے مطابق اس کے ملازموں کو بھی چھٹی دے دی گئی تھی لیکن کمانڈر ہومز نے جب اسے فون کر کے اس سے پوچھا کہ وہ معلوم کر کے بتائے کہ کیا سپیشل آبدوز میں کوئی ڈگ نام کا سائنس دان بھی واٹر میزائل کے ساتھ آ رہا ہے تو اینڈریو بے اختیار چونک پڑا تھا۔ اس نے نیوی کی ٹاپ کالونی کی چیک پوسٹ کے انچارج کو فون کر کے اس سے معلوم کیا کہ کمانڈر ہومز کو ملنے کوئی مہمان تو نہیں آیا تو اسے بتایا گیا کہ کارٹ سے دو نوجوان لڑکیاں اسے ملنے آئی ہیں اور کمانڈر ہومز نے انہیں اپنی رہائش گاہ پر بلوایا ہے تو وہ سمجھ گیا کہ یہ سوال ان لڑکیوں کی وجہ سے ہی کمانڈر ہومز نے پوچھا ہوگا اور یقیناً ان دونوں لڑکیوں کا تعلق کسی نہ کسی انداز میں پاکیشیا سے ہوگا۔ شاید پاکیشیا سیکرٹ سروس نے یہاں کی کسی پارٹی سے معلومات حاصل کرنے کا سودا کیا ہے اور اس معلومات فروخت کرنے والی پارٹی سے ان دونوں لڑکیوں کا تعلق ہو

اس لئے اس نے تھوڑی دیر بعد کمانڈر ہومز کو فون کر کے بتا دیا تھا کہ ڈگ نام کا کوئی سائنس دان نہیں آرہا۔ ظاہر ہے اس کا آبدوز سے کسی طرح کوئی رابطہ نہ تھا اور نہ ہی وہ ایکریمین اعلیٰ ترین حکام سے یہ بات معلوم کر سکتا تھا لیکن وہ بہرحال ذہنی طور پر چوکنا ہو چکا تھا لیکن اس نے اس وقت تک کسی بھی معاملے میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا جب تک کہ وائٹ ہاؤس کے اصل مشن کو کوئی خطرہ ہو سکتا ہو اس لئے اس نے کمانڈر ہومز سے ملنے والی ان دونوں لڑکیوں کے بارے میں بھی کوئی تجسس ظاہر نہ کیا تھا۔ اس کے آفس میں مخصوص چیکنگ لیبارٹری تھی۔ اس نے اپنے آفس میں ایسے آلات نصب کئے ہوئے تھے کہ جن کی مدد سے نہ صرف وہ وائٹ ہاؤس کے اندر بلکہ باہر چاردیواری کو بھی سکرین پر نہ صرف دیکھ سکتا تھا بلکہ ہدایات بھی جاری کر سکتا تھا۔ چونکہ آبدوز نے سمندر میں نمودار ہونا تھا اور اینڈریو نے ہیلی کاپٹر وہیں سے واٹر میزائل وائٹ ہاؤس لے آنا تھا اس لئے اس نے سمندر کی نگرانی کا بھی انتظام کر دیا تھا تاکہ عین وقت پر کسی قسم کی کوئی چھوٹی بڑی گڑبڑ نہ ہو سکے۔ اس نے سمندر کے اندر فوجی چیکنگ لانچیں بھجوائی ہوئی تھیں اور گھاٹ پر اس کے آدمی موجود تھے۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا چیکنگ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اینڈریو نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ سب کمانڈر اینڈریو بول رہا ہوں“...... اینڈریو نے اپنے





مخصوص لہجے میں کہا۔

”جناب میں نیوی ٹاپ کالونی کی چیکنگ پوسٹ کا انچارج کیپٹن ڈاگر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”اوہ۔ تو نئی شفٹ شروع ہو گئی ہے۔ ابھی دو گھنٹے پہلے تو جیکب سے میری بات ہوئی تھی“...... اینڈریو نے کہا۔

”یس سر۔ ایک گھنٹہ پہلے شفٹ تبدیل ہو چکی ہے“۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کیا بات ہے۔ کیوں مجھے فون کیا ہے“...... اینڈریو نے کہا۔

”جناب کمانڈر ہومز کی رہائش گاہ خالی پڑی ہوئی ہے۔ کمانڈر ہومز غائب ہو چکے ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینڈریو بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ انہیں تو ان کی رہائش گاہ پر پابند کیا گیا تھا۔ وہ کہاں گئے ہیں اور چیک پوسٹ پر انہیں کیوں نہیں روکا گیا“۔ اینڈریو نے تیز لہجے میں کہا۔

”جناب۔ ہدایات کے مطابق تین گھنٹے بعد کمانڈر ہومز سے بات کی جاتی ہے اس لئے ہم نے جب وہاں کال کیا تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا جس پر ہم نے اپنے آدمی وہاں بھیجے تو انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی البتہ کوٹھی کے باہر دونوں گارڈز اپنی ڈیوٹی پر موجود ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور وہ دونوں لڑکیاں جو کمانڈر ہومز سے ملنے آئی تھیں وہ کہاں ہیں"...... اینڈریو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں جناب ایک گھنٹہ پہلے کمانڈر ہومز کی کار لے کر واپس جا چکی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینڈریو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا تم نے واپسی پر کار چیک کی تھی"...... اینڈریو نے کہا۔

"یس سر۔ کار خالی تھی۔ اس میں وہی دو مقامی لڑکیاں تھیں" واگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان لڑکیوں کو خود دیکھا تھا"...... اینڈریو نے پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کے حلیئے بتاؤ"...... اینڈریو نے کہا تو واگر نے دونوں لڑکیوں کے حلیئے بتا دیئے۔

"ان کے لباس کی تفصیل"...... اینڈریو نے پوچھا تو واگر نے لباس کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کراتا ہوں"...... اینڈریو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے تیزی سے سامنے پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس پر ایک جنرل فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کمانڈر اینڈریو کالنگ۔ اوور"...... سب کمانڈر اینڈریو نے کہا۔ اس کا عہدہ سرکاری طور پر تو سب کمانڈر تھا لیکن اپنے آدمیوں کے ساتھ وہ بطور کمانڈر ہی بات کرتا تھا۔





"یس سر۔ رچرڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رچرڈ۔ کمانڈر ہومز کی رہائش گاہ نیوی ٹاپ کالونی سے دو مقامی لڑکیاں کمانڈر ہومز کی کار لے کر واپس گئی ہیں اور اس کے بعد چیکنگ سے معلوم ہوا ہے کہ کمانڈر ہومز کوٹھی سے غائب ہو چکا ہے جبکہ کوٹھی کے باہر موجود گارڈز کو بھی اس کا علم تک نہ ہو سکا ہے۔ تم جزیرے پر موجود اپنے تمام آدمیوں کو الرٹ کر دو کہ وہ کمانڈر ہومز کی مخصوص کار تلاش کریں اور ان دونوں لڑکیوں کو بھی۔ جیسے ہی یہ دونوں لڑکیاں ملیں فوراً مجھے اطلاع دو لیکن جب تک میں نہ کہوں ان کی صرف نگرانی کی جائے۔ اوور"...... کمانڈر اینڈریو نے کہا۔

"ان لڑکیوں کے حلیئے جناب۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو اینڈریو نے نہ صرف حلیئے بتا دیئے بلکہ لباس کی تفصیل بھی بتا دی۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اینڈریو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ رچرڈ اس کے سیکشن کا انچارج تھا اور وہ یہاں اپنے سیکشن کو ساتھ لے کر آیا تھا۔ خود تو وہ وائٹ ہاؤس میں تھا جبکہ رچرڈ کی سربراہی میں اس کا سیکشن جس میں چھ افراد تھے پورے جزیرے ساجورا میں پھیلے ہوئے تھے اور چونکہ یہ سب انتہائی تربیت یافتہ تھے اس لئے اینڈریو کو یقین تھا کہ جلد ہی

وہ ان دونوں لڑکیوں، کار اور کمانڈر ہومز کو تلاش کر لیں گے۔ اس نے ذہن میں کمانڈر ہومز کے غائب ہونے کا نقشہ بنایا تھا۔ اس کے مطابق کمانڈر ہومز جو جوا کھیلنے کا عادی تھا کار میں چھپ کر ان لڑکیوں کی مدد سے شہر میں گیا ہو گا اور اب کسی کلب میں بیٹھا جوا کھیل کر اپنا شوق پورا کر رہا ہو گا۔ اینڈریو جانتا تھا کہ کمانڈر ہومز کو جوا کھیلنے کا واقعی نشہ ہے اور جوا کھیلے بغیر اس کی حالت ایسی ہو جاتی تھی جیسے نشہ کرنے والے کو نشہ نہ ملے تو اس کی حالت ہو جاتی ہے اس لیۓ وہ مطمئن تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی ہلکی سی آواز ابھری تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"رچرڈ کالنگ۔ اوور"...... رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کمانڈر اینڈریو بول رہا ہوں۔ اوور"...... اینڈریو نے کہا۔

"باس۔ غضب ہو گیا ہے۔ کمانڈر ہومز کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاش ایک دلدل سے نکالی جا چکی ہے جبکہ ان کی کار بھی قریب ہی درختوں کے ایک جھنڈ سے مل گئی ہے۔ جہاں تک ان دونوں لڑکیوں کا تعلق ہے تو انہیں مین مارکیٹ میں چیک کیا گیا ہے لیکن اس کے بعد اچانک وہ غائب ہو چکی ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو اینڈریو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کمانڈر ہومز کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... اینڈریو نے انتہائی حیرت



بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ کار کی تلاش کے سلسلے میں جب ہمارے آدمی اس جھنڈ میں پہنچے تو وہاں کار موجود تھی اور پھر وہاں ایسے آثار مل گئے کہ جیسے کسی وزنی چیز کو گھسیٹ کر وہاں کی ایک دلدل میں پھینکا گیا ہو۔ چنانچہ اس دلدل کو جب خصوصی آلات سے چیک کیا گیا تو اس کی تہہ میں انسانی لاش کا کاشن مل گیا جس کے بعد وہ لاش باہر نکالی گئی اور پھر لاش کو صاف کیا گیا تو یہ لاش کمانڈر ہومز کی تھی۔ کار میں موجود ٹوچین رسی کی مدد سے بھاری پتھر لاش کے ساتھ باندھ کر اسے دلدل میں پھینکا گیا تھا۔ اوور"...... رچرڈ نے جواب دیا تو اینڈریو نے ایک طویل سانس لیا۔

"سنو۔ ابھی کمانڈر ہومز کی لاش کو چھپا کر رکھو۔ کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہیۓ۔ کل جب مشن مکمل ہو جائے گا تو پھر اس لاش کو ہم اعلیٰ حکام کے سامنے اوپن کریں گے ورنہ اعلیٰ حکام اس موقع پر بری طرح گھبرا جائیں گے اور اس سے مشن پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ اوور"...... اینڈریو نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے رچرڈ نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں لڑکیوں کی تلاش جاری رکھو۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے حلیۓ اور لباس تبدیل کر لیۓ ہوں لیکن ان کے مخصوص قدوقامت کی بنیاد پر انہیں چیک کرو۔ لیکن تم نے اس وقت تک

کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنی جب تک میں اس کا حکم نہ دوں۔ اوور"...... اینڈریو نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... رچرڈ نے ایک بار پھر مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا تو اینڈریو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں کسی ایجنسی کی ممبر ہیں اور انہوں نے یقیناً کمانڈر ہومز سے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی اور اب وہ لازماً یہاں ریڈ کرنے کی کوشش کریں گی یا پھر کسی اور ایجنسی سے ریڈ کرائیں گی"۔ اینڈریو نے سوچتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک خیال کے آتے ہی یکلخت چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وارٹن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلیک شارک سے بات کراؤ۔ میں ساجورا سے وائٹ لیمب بول رہا ہوں"...... اینڈریو نے کہا۔ کارٹ میں بنائے جانے والے ڈمی مشن سپاٹ کی سیکورٹی کرانس کی بلیک سٹار ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ مادام جیکوٹی کے ذمے لگائی گئی تھی لیکن مادام جیکوٹی کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ یہ ڈمی مشن سپاٹ ہے اور اصل مشن سپاٹ ساجورا میں بنایا جا رہا ہے لیکن اینڈریو سے اس کا رابطہ اعلیٰ حکام نے اس انداز میں کرار کھا تھا کہ مادام جیکوٹی کو یہ بتایا گیا تھا کہ اینڈریو





ایکریمیا کی طرف سے اس مشن کا سپروائزر ہے لیکن وہ معلومات تو حاصل کر سکتا تھا لیکن کسی کام میں مداخلت نہیں کر سکتا اور اس سلسلے میں باقاعدہ کوڈ بھی طے کئے گئے تھے اور کوڈ کے مطابق مادام جیکوٹی کا کوڈ نام بلیک شارک تھا جبکہ اینڈریو کے لئے وائٹ لیمب کا کوڈ مقرر کیا گیا تھا اور جب سے مشن شروع ہوا تھا اینڈریو نے پہلی بار مادام جیکوٹی کو کال کیا تھا۔ وہ دراصل یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ان دونوں لڑکیوں کا تعلق کس گروپ سے ہے۔

"ہیلو۔ بلیک شارک سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"وائٹ لیمب بول رہا ہوں"...... اینڈریو نے کہا۔

"یس سر۔ آج کیسے رابطہ کیا ہے"...... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ کارٹ میں غیر ملکی ایجنٹ کام کر رہے ہیں"۔ اینڈریو نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ آپ کو اب اطلاع ملی ہے"...... دوسری طرف سے بدستور ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا مطلب بلیک شارک۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا"...... اینڈریو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ہماری ایجنسی کو پہلے سے معلوم ہو چکا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کارٹ میں مشن سپاٹ کو تباہ کرنے پہنچ رہی ہے۔

چنانچہ ہم تیار تھے۔ پھر ایک گروپ پہنچ گیا لیکن ہم نے انہیں بتا دیا کہ ہم یہاں کسی مشن پر نہیں آئے۔ وہ ہم سے دوستانہ انداز میں ملے لیکن ہمیں معلوم تھا کہ انہیں بھی ہمارے بارے میں اطلاع مل چکی تھی اس لئے لازماً ایک گروپ ہمارے سامنے رہے گا تاکہ ہمیں الجھا سکے جبکہ دوسرا گروپ مشن سپاٹ پر کام کرے گا۔ چنانچہ ہم نے دوسرے گروپ کی تلاش شروع کر دی اور پھر مجھے دو لڑکیوں پر شک پڑ گیا۔ ہم نے انہیں اغوا کیا اور ان سے پوچھ گچھ کی لیکن یہ دونوں لڑکیاں نکل جانے میں کامیاب ہو گئیں۔ ادھر چونکہ مشن کی تکمیل کا وقت قریب آ چکا تھا اس لئے میں مستقل طور پر مشن سپاٹ میں آ گئی اور اسے سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اب میرا ساتھی وائٹ اور اس کا گروپ ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ بہرحال وہ ابھی کارٹ جزیرے میں گھومتے پھر رہے ہیں۔ یہاں کام تقریباً تکمیل کے قریب پہنچ چکا ہے اور ہو سکتا ہے کہ آج رات کے پچھلے پہر کام مکمل ہو جائے اور پھر ہم آزاد ہوں گے۔ اس طرح یہ گروپ ناکام ہو جائے گا"...... مادام جیکوٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جب آپ مطمئن ہیں تو پھر سب ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... اینڈریو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ دونوں لڑکیاں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں لیکن یہ دونوں یہاں کیوں پہنچی ہیں۔ کیا انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اصل



مشن یہاں مکمل ہونا ہے"...... اینڈریو نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے خیال آیا کہ وہ اپنے باس سے اس بارے میں بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اگر یہ دونوں لڑکیاں ایجنٹ بھی ہیں اور اگر انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اصل مشن اس جزیرے پر مکمل ہونا ہے تب بھی اس کے نقطہ نظر سے وائٹ ہاؤس کے انتظامات اس قدر فول پروف تھے کہ یہاں کسی طرح بھی کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا اور اب مسئلہ تو صرف ایک رات کا تھا۔ کل یہ مشن مکمل ہو جانا تھا اس لئے اس نے اپنا ارادہ بدل دیا لیکن پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اینڈریو نے کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں باس۔ ابھی ابھی سوگانی گھاٹ سے اطلاع ملی ہے کہ دو لڑکیوں نے وہاں سے ایک لانچ کرائے پر حاصل کی ہے۔ وہ سمندر میں سیر کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے قدوقامت بھی ان دونوں لڑکیوں جیسے ہی ہیں لیکن ان کے حلیئے مختلف ہیں"۔ رچرڈ نے کہا۔

"سوگانی گھاٹ پر تمہارا کون سا آدمی موجود ہے"...... اینڈریو نے چونک کر پوچھا۔

"سمتھ ہے وہاں"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں ان دونوں لڑکیوں کو بے ہوش کرا کر گھاٹ پر پہنچا دیتا ہوں۔ تم سمتھ سے کہہ دو کہ وہ ملٹری لانچ سے انہیں وصول

کر کے تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچا دے اور تم نے انہیں گولی مار کر ہلاک کر دینا ہے اور پھر ان کی لاشیں بھی کمانڈر ہومز کے ساتھ ہی رکھ دینا۔ پھر ان لاشوں کو اکٹھے ہی اوپن کیا جائے گا"...... اینڈریو نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا اور اینڈریو نے رسیور رکھ دیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر تیزی سے ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ سب کمانڈر اینڈریو کالنگ۔ اوور"...... اینڈریو نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ چیکنگ پوسٹ نمبر تھری سے کیپٹن جیکسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" دو لڑکیاں سوگانی گھاٹ سے کرایہ پر لانچ لے کر سمندر کی سیر کرتی پھر رہی ہیں۔ تم اپنی بوٹ لے کر انہیں روکو اور پھر ان کی بوٹ پر تھری ایکس گیس فائر کر کے انہیں کور کرو اور پھر لانچ سمیت انہیں سوگانی گھاٹ پر لے جاؤ۔ وہاں ایک آدمی سمتھ موجود ہو گا ان بے ہوش لڑکیوں کو ان کے حوالے کر دینا اور پھر خود واپس اپنی ڈیوٹی پر چلے جانا۔ اوور"...... اینڈریو نے کہا۔

" یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سب کام انتہائی احتیاط سے کرنا ہے۔ یہ لڑکیاں تربیت یافتہ



" یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اینڈریو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اینڈریو نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ کمانڈر اینڈریو بول رہا ہوں"...... اینڈریو نے تیز لہجے میں کہا۔

" رچرڈ بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے رچرڈ کی آواز سنائی دی تو اینڈریو چونک پڑا۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے ان لڑکیوں کے بارے میں"۔ اینڈریو نے کہا۔

" سمتھ ان دونوں بے ہوش لڑکیوں کو سوگانی گھاٹ پر کار میں ڈال کر ہیڈ کوارٹر لے آیا تھا اور میں نے آپ کے حکم کی تعمیل میں ان دونوں لڑکیوں کو بے ہوشی کے دوران ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ اب ان کی لاشیں کمانڈر ہومز کی لاش کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کے تہہ خانے میں پڑی ہوئی ہیں"...... رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو۔ ٹھیک ہے۔ اب کل مشن مکمل ہونے کے بعد انہیں اوپن کیا جائے گا"...... اینڈریو نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے

مادام جیکوٹی مشن سپاٹ کا راؤنڈ لگا کر واپس اپنے مخصوص آفس
میں پہنچی تو اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے
کیونکہ واٹر میزائل کی تنصیب تیزی سے جاری تھی اور جس انداز میں
کام ہو رہا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ مشن لازماً آج رات کسی بھی
وقت مکمل ہو جائے گا۔ اس نے چیف سائنس دان سے بات کر لی
تھی کہ جب میزائل فائر کیا جائے تو اسے بھی مین آپریشن روم میں بلا
لیا جائے کیونکہ وہ اپنی آنکھوں سے میزائل کے فائر ہونے سے لے کر
پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات کو تباہ ہوتے دیکھنا چاہتی ہے اور چونکہ ابھی
اس کام میں کافی سے زیادہ دیر تھی اس لئے وہ اپنے آفس میں آ گئی
تھی۔ ابھی اسے آفس میں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ میز پر موجود
سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام جیکوٹی بے اختیار
چونک پڑی کیونکہ اس فون کا تعلق وارٹن کلب سے تھا۔ اس مشن



سپاٹ کا راستہ وارٹن کلب سے ہی رکھ گیا تھا اور واٹر میزائل مشن
سپاٹ پر پہنچنے کے بعد یہ راستہ سیلڈ کر دیا گیا تھا لیکن وارٹن کلب سے
اسے فون آنے کا چونکہ تصور تک نہ تھا اس لئے وہ حیرت سے اچھل
پڑی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیکوٹی بول رہی ہوں"...... مادام جیکوٹی نے کہا۔

"پیٹر بول رہا ہوں مادام۔ وارٹن کلب سے"...... دوسری طرف
سے آواز سنائی دی تو مادام جیکوٹی بے اختیار چونک پڑی۔

"تم۔ کیوں فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔
مادام جیکوٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وارٹن کلب
کے مینجر پیٹر کا اس وقت اسے اس طرح اچانک فون کرنا ظاہر ہے
اس کے لئے انتہائی غیر متوقع تھا۔

"مادام۔ چار ایکریمی کلب میں آئے اور انہوں نے اپنے آپ کو
ماسٹر سینڈیکیٹ سے متعلق بتایا اور مجھ سے ملنا چاہا۔ مجھے کاؤنٹر گرل
نے بتایا تو میں نے انہیں اپنے سپیشل آفس میں طلب کر لیا کیونکہ
میں ماسٹر سینڈیکیٹ کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ لوگ
کبھی اس طرح اپنا نام کھلے عام استعمال نہیں کیا کرتے۔ چنانچہ
جب یہ لوگ سپیشل آفس میں پہنچنے کے لئے مخصوص راہداری سے
گزرے تو میں نے چیکنگ مشین پر چیک کر لیا کہ یہ چاروں ہی
میک اپ میں ہیں اور اصل میں ایشیائی ہیں"...... پیٹر نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا تو مادام جیکوٹی ایشیائی کا لفظ سنتے ہی بے اختیار اچھل

پڑی۔ اس کے ذہن میں فوراً عمران اور اس کے ساتھی آ گئے تھے۔ ان کی تعداد بھی چار تھی۔

"پھر"...... مادام جیکوٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے انہیں آفس میں بٹھایا اور پھر زیرو ایکس ریز فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا اور اب وہ کلب کے زیرو روم میں موجود ہیں۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ کیا یہ لوگ مشن کے سلسلے میں تو نہیں آئے اور آپ کا اس سلسلے میں کوئی حکم ہو تو مجھے بتا دیں ورنہ پھر میں اپنے طور پر ان سے نمٹ لوں گا"...... پیٹر نے کہا۔

"سنو۔ یہ چاروں پاکیشیائی ہیں اور دنیا کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور یہ مشن سپاٹ کے سلسلے میں ہی یہاں پہنچے ہیں۔ شاید انہوں نے کسی طرح معلوم کر لیا ہو گا کہ مشن سپاٹ کا راستہ کلب سے ہے۔ آج رات کے آخری پہر مشن مکمل ہو جائے گا اور میں انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔ کیا تم انہیں ساری رات بے ہوش رکھ سکتے ہو"...... جیکوٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ میں انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگوا دیتا ہوں۔ پھر ایک رات تو کیا وہ کئی راتوں تک بے ہوش پڑے رہیں گے لیکن اگر یہ لوگ خطرناک ہیں تو پھر انہیں اس بے ہوشی کے عالم میں ہی کیوں نہ ہلاک کر دیا جائے"...... پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ خطرناک لوگ ہوش میں آنے کے بعد ہی فرار ہو سکتے ہیں۔



ویسے بھی گیٹ سیلڈ ہے اس لئے وہ چاہے ہوش میں بھی آ جائیں تب بھی وہ مشن سپاٹ میں کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اور مسئلہ صرف ایک رات کا ہے۔ کل ہم آزاد ہوں گے اور میں اپنے ساتھی وائٹ کو بلوا کر کل انہیں ہوش میں لا کر اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی ہوں اور انہیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ وہ ہمارے مقابلے میں ناکام رہے ہیں اس لئے تم انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر انہیں پوری رات بے ہوش رکھو۔ بس اتنا ہی کافی ہے"۔ مادام جیکوٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم۔ لیکن آپ اپنا وعدہ یاد رکھیں گی"...... پیٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کرانس میں تمہیں ایڈجسٹ کرانے کا وعدہ۔ تم فکر نہ کرو۔ وہ وعدہ ضرور پورا ہو گا"...... مادام جیکوٹی نے کہا کیونکہ پیٹر نے خاص طور پر منت کی تھی کہ وہ اسے کرانس میں کسی اچھے سے ہوٹل یا کلب میں بطور مینجر ایڈجسٹ کرا دے اور جیکوٹی نے اس سے وعدہ کر لیا تھا اور پیٹر یہی وعدہ اسے یاد دلا رہا تھا۔

"تھینک یو مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ بے ہوش ہی رہیں گے"۔ پیٹر نے کہا اور مادام جیکوٹی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ بڑے سیکرٹ ایجنٹ بنے پھرتے ہیں۔ اب کل صبح میں انہیں بتاؤں گی کہ بلیک سٹار کے مقابل ان کی کیا حیثیت ہے"۔ جیکوٹی نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے اسے

خیال آیا تھا کہ وہ وائٹ سے رابطہ کر کے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتا دے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ وائٹ نے انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کے لئے کہنا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ خود آ کر انہیں ہلاک کر دے جبکہ وہ مشن مکمل ہونے تک کسی طرح بھی باہر نہ جا سکتی تھی اور وہ خود اپنے ہاتھوں سے انہیں ہلاک کرنا چاہتی تھی اس لئے اس نے ارادہ بدل دیا تھا۔ صرف ایک رات کی بات تھی۔ کل سب معاملات فنش ہو جانے تھے۔ اس کے بعد وہ اطمینان سے کارروائی کر سکتی تھی اور طویل بے ہوشی کے انجکشن لگنے کے بعد ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی کیچوؤں سے بھی بدتر حالت میں پڑے رہ جائیں گے۔ مشن سپاٹ پر تمام کارروائیاں تیزی سے جاری تھیں اور مادام جیکوٹی بار بار جا کر مشن انچارج ڈاکٹر ایڈورڈ سے پوچھتی رہی تھی کہ کب مشن فائنل ہو گا اور پھر تقریباً رات کے بارہ بجے جب وہ اپنے آفس میں موجود تھی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام جیکوٹی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ جیکوٹی بول رہی ہوں "...... جیکوٹی نے رسیور اٹھا کر کہا۔

" ڈاکٹر ایڈورڈ بول رہا ہوں جیکوٹی۔ تم مشن کے بارے میں بے حد بے چین تھیں اس لئے میں نے فون کیا ہے کہ مشن اب فائنل ہونے والا ہے۔ تم آ جاؤ "...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔





" اوہ اچھا۔ تھینک یو۔ میں آ رہی ہوں "...... مادام جیکوٹی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ایک طویل راہداری کراس کر کے جب وہ مشن سپاٹ پر پہنچی تو اس کے چہرے پر یہ دیکھ کر حیرت سی ابھر آئی کہ ابھی مشن پر کام جاری تھا جبکہ ڈاکٹر ایڈورڈ کہہ رہا تھا کہ مشن فائنل ہو چکا ہے اور ویسے بھی وہ یہ سوچ کر حیران تو ہوئی تھی کہ پہلے تو ڈاکٹر ایڈورڈ نے بتایا تھا کہ صبح تین چار بجے مشن مکمل ہو گا لیکن اب اس نے اچانک فون کیا اور بارہ بجے ہی مشن فائنل ہونے کا کہہ رہا تھا۔ بہرحال وہ تیز تیز قدم اٹھاتی مین آپریشن روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ مین آپریشن روم میں تمام عملہ موجود تھا لیکن ڈاکٹر ایڈورڈ موجود نہ تھا۔

" ڈاکٹر ایڈورڈ کہاں ہیں "...... جیکوٹی نے ایک سائنس دان سے پوچھا۔

" ڈاکٹر ایڈورڈ کی طبیعت قدرے ناساز ہو گئی ہے۔ وہ اپنے کمرے میں ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب آپ آئیں تو آپ کو ان کے کمرے میں بھجوا دیا جائے "...... سائنس دان نے جواب دیا تو جیکوٹی سر ہلاتی ہوئی اس راہداری کی طرف بڑھ گئی جس کے آخر میں سائنس دانوں کے رہائشی کمرے تھے۔ ہر کمرے کے دروازے کے ساتھ اس سائنس دان کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ جیکوٹی پہلے یہاں نہ آئی تھی اس لئے وہ یہ نیم پلیٹس پڑھتی ہوئی آگے بڑھتی رہی اور پھر ایک دروازے

کے سامنے رک گئی۔ اس پر ڈاکٹر ایڈورڈ کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ دروازہ بند تھا۔ جیکوٹی نے دروازے پر دستک دی۔

"کم ان"...... اندر سے ڈاکٹر ایڈورڈ کی آواز سنائی دی تو جیکوٹی نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ سامنے کرسی پر ڈاکٹر ایڈورڈ بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا لیکن اس کا جسم عام سائنس دانوں کی نسبت مضبوط تھا۔ شاید وہ جوانی کے دور میں ورزش کرنے کا عادی رہا تھا۔

"آؤ آؤ جیکوٹی۔ اندر آجاؤ"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیکوٹی اندر داخل ہو گئی۔

"یہ سب کیا ہے ڈاکٹر ایڈورڈ۔ تم نے مجھے کہا تھا کہ مشن فائنل ہونے والا ہے جبکہ ابھی مشن پر کام ہو رہا ہے اور تم یہاں بیٹھے شراب پی رہے ہو"...... جیکوٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اس ساری بات کا کوئی سر پیر سمجھ میں نہ آرہا تھا۔

"میرے لئے مشن فائنل ہو گیا ہے جیکوٹی۔ اب مجھے اس مشن سے کوئی دلچسپی نہیں رہی"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جیکوٹی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ"...... جیکوٹی نے کہا۔

"یہ ایک بہت بڑا راز ہے اور اس راز کا انکشاف بھی کچھ دیر پہلے ہوا ہے اس لئے میں سارے کام چھوڑ کر یہاں آگیا ہوں۔ ویسے یہ بتا دوں کہ اب یہ مشن کل صبح دس بجے مکمل ہو گا۔ اعلیٰ حکام نے اس کا



باقاعدہ وقت مقرر کر دیا ہے۔ البتہ یہاں کام رات دو اڑھائی بجے تک مکمل ہو جائے گا"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔

"تم کھل کر بات کرو ڈاکٹر ایڈورڈ۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آئی ایم سوری مس جیکوٹی۔ میں آپ کو کچھ بتا نہیں سکتا البتہ میری طرف سے دعوت ہے۔ آؤ میرے ساتھ شراب پیو"۔ ڈاکٹر ایڈورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ڈاکٹر ایڈورڈ۔ پلیز آپ مجھے اصل بات بتا دیں ورنہ میرا ذہن بے چین رہے گا"...... جیکوٹی نے کہا۔

"ایک شرط پر بتا سکتا ہوں مس جیکوٹی"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت شیطانی چمک ابھر آئی تھی اور جیکوٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ ڈاکٹر ایڈورڈ کی آنکھوں میں ابھر آنے والی مخصوص شیطانی چمک سے اچھی طرح واقف تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ڈاکٹر ایڈورڈ کی نیت اس کے حق میں اچھی نہیں رہی لیکن ظاہر ہے وہ آزاد معاشرے کی لڑکی تھی اس لئے اس کے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔

"شرط۔ کیسی شرط۔ کھل کر بات کرو ڈاکٹر ایڈورڈ"...... جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شرط یہ ہے مس جیکوٹی کہ تم مجھے صبح تک کمپنی دو گی۔ تم جیسی خوبصورت لڑکی کی کمپنی سے میری ساری کلفت اور بوریت

دور ہو جائے گی جو اس مشن کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہے۔ تم اچھے ساتھی ثابت ہو سکتے ہو لیکن مجھے سب کچھ سچ بتا دو"...... جیکوٹی نے فوراً آمادہ ہوتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو۔ اب میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ یہ واٹر میزائل جو یہاں نصب کیا جا رہا ہے یہ ڈمی ہے۔ اصل نہیں ہے"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا تو جیکوٹی اس طرح اچھل پڑی جیسے کرسی میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم مذاق کر رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ جیکوٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی بات نے تو مجھے شدید بور کر دیا تھا اور میں یہاں آ گیا اور تمہیں فون کر دیا تھا تاکہ اگر تم مجھے کمپنی دو تو میری بوریت دور ہو سکے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس مشن کو مکمل کرنے میں بے حد محنت کی ہے۔ بے حد محنت لیکن اب آخری لمحات میں جب مجھے بتایا گیا کہ یہ سب کچھ ڈمی ہے تو تم خود سمجھ سکتی ہو کہ میری کیا حالت ہو سکتی ہے"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ واقعی میں دیکھ رہی ہوں آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی محنت کو۔ لیکن یہ سب ہوا کیا ہے۔ میں ابھی تک سمجھ نہیں سکی"...... جیکوٹی نے کہا۔



" ابھی نصف گھنٹہ پہلے میں نے فائنل اجازت حاصل کرنے کے لئے ڈائریکٹر آپریشن ایم سی ایس کو فون کیا اور انہیں بتایا کہ ہم نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں اور رات کو دو اڑھائی بجے مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ آپ اس کی اجازت دے دیں تو انہوں نے کہا کہ وہ دس منٹ بعد فون کریں گے تاکہ اعلیٰ ترین حکام سے بات کر لیں۔ پھر دس منٹ بعد ان کا فون آ گیا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ مشن کے لئے کل صبح دس بجے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے مشن فائنل نہیں ہو گا لیکن جب میں نے اصرار کیا کہ اتنی دیر ٹھیک نہیں ہے تو انہوں نے مجھے علیحدہ اور محفوظ فون پر بات کرنے کے لئے کہا۔ اس فون پر انہوں نے بتایا کہ اس مشن کو پاکیشیا سے مخفی رکھنے کے لئے اعلیٰ حکام نے باقاعدہ پلاننگ کی تھی۔ اصل مشن کسی اور جزیرے پر انتہائی خفیہ انداز میں مکمل ہو رہا ہے اور وہاں اس کے لئے کل صبح دس بجے کا وقت مقرر ہے جبکہ یہاں کارٹ میں جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ مشینری کے لحاظ سے تو اصل ہے لیکن واٹر میزائل اصل نہیں ہے بلکہ یہ ڈمی ہے۔ یہ میزائل کے انداز میں باقاعدہ فائر تو ہو گا لیکن سمندر میں گر کر تباہ ہو جائے گا جبکہ سوائے اعلیٰ ترین حکام کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ اس خصوصی آبدوز میں دو میزائل بھجوائے گئے تھے لیکن ظاہر ایک ہی کیا گیا تھا اور اس کی منزل بھی کارٹ جزیرہ ہی رکھی گئی تھی تاکہ ٹریپ مکمل کیا جا سکے۔ چنانچہ اگر ہم نے پہلے اس میزائل کو فائر کر دیا تو سارا پلان فیل ہو

جائے گا اس لئے ہم کل صبح دس بجے اسے فائر کریں گے تاکہ پلان مکمل ہو سکے اور ساتھ ہی انہوں نے حکم دیا ہے کہ میں اس راز کو کسی پر اوپن نہ کروں اور بالکل اسی انداز میں کام کروں جس انداز میں پہلے کام کرتا رہا ہوں۔ بس کچھ نہ پوچھو مس جیکوٹی۔ یہ سب سن کر میرا کیا حال ہوا اس قدر شدید بوریت ہوئی کہ میں اٹھ کر یہاں آ گیا اور پھر مجھے تمہارا خیال آیا تو میں نے تمہیں کال کر لیا۔ اب تم خود بتاؤ کہ کیا میں اس معاملے میں سچا ہوں یا نہیں"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا تو جیکوٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر بھی شدید بوریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ حکومت کرانس اور بلیک سٹار کو بھی چارے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

"ہاں تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب مجھے بھی تمہاری کمپنی کی ضرورت محسوس ہونے لگ گئی ہے"...... جیکوٹی نے کہا اور شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے گلاس میں شراب انڈیلنا شروع کر دی اور ڈاکٹر ایڈورڈ کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔



جولیا کے تاریک ذہن میں اچانک اس طرح روشنی پھیلی جیسے کھڑکی کھولنے سے روشنی کمرے میں داخل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلمی سین کی طرح گھوم گئے۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ اور صالحہ لانچ میں سوار تھیں کہ اچانک ملٹری چیکنگ لانچ نے انہیں روکا اور پھر جب ملٹری کے افراد ان کی لانچ میں آئے تو اچانک گیس فائر ہوئی اور اس کے ساتھ ہی جولیا کا ذہن یکلخت تاریک پڑ گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا ہے۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں صالحہ کے کراہنے کی آواز پڑی تو جیسے اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے جسم کو رسیوں کے ساتھ کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسی

پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا جسم بھی رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کا صرف ایک ہی دروازہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا کی نظریں جیسے ہی کمرے کے ایک کونے کی طرف گھومیں تو وہ لاشعوری طور پر چونک پڑی کیونکہ کمرے کے کونے میں ایک لاش پڑی ہوئی تھی جس کا چہرہ صاف تھا البتہ اس کا پورا جسم کیچڑ میں لتھڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کے ذہن میں یکلخت دھماکے سے ہونے لگ گئے کیونکہ وہ اب اس لاش کے چہرے کو پہچان چکی تھی۔ یہ کمانڈر ہومز تھا۔

" اوہ۔ تو اس کی لاش دلدل سے نکال لی گئی ہے۔ حیرت ہے"۔ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" جولیا۔ یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں ہیں"...... اسی لمحے صالحہ نے کہا۔ وہ بھی شاید ہوش میں آکر اپنے آپ کو سنبھالنے کے پراسیس سے اب گزر چکی تھی۔

" بظاہر تو ہمیں ملٹری کی قید میں ہونا چاہئے لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ ملٹری کے لوگ اس طرح دوسروں کو گیس سے بے ہوش نہیں کیا کرتے۔ وہ تو فائر کھول دیتے ہیں یا ویسے ہی گرفتار کر لیتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں جس انداز میں باندھا گیا ہے یہ انداز تربیت یافتہ افراد کا تو ہو سکتا ہے ملٹری کا نہیں ہو سکتا اور پھر کمانڈر ہومز کی لاش بھی یہاں موجود ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کسی ایجنسی کی قید میں ہیں"...... جولیا نے باقاعدہ تجزیہ کر کے



جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتی اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

" ارے تم دونوں کو خود بخود ہوش آگیا۔ حیرت ہے"...... اس نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جو خالی ہاتھ تھا۔

" باس۔ انہیں تو واقعی کئی گھنٹوں تک ہوش نہیں آنا چاہئے تھا"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بہرحال اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ گولی ہی تو مارنی ہے انہیں۔ چلو سیدھی کرو مشین گن اور فائر کھول دو"...... باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایک منٹ۔ گولی تو تم کسی بھی وقت چلا سکتے ہو۔ لیکن پہلے ہمیں اتنا تو بتا دو کہ ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو اور تمہارا تعلق کس سے ہے اور تم ہمیں کیوں گولی مار رہے ہوں۔ ہمارا کوئی قصور"۔ جولیا نے کہا تو باس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دوسرے آدمی کو اشارے سے فائرنگ کرنے سے روک دیا جو واقعی مشین گن سیدھی کر رہا تھا۔

" تم دونوں کا تعلق شاید کسی سیکرٹ ایجنسی سے ہے اور تم نے کمانڈر ہومز سے واٹر میزائل مشن کے سلسلے میں معلومات حاصل کیں اور پھر تم نے اسے ہلاک کر کے دلدل میں پھینک دیا اور پھر تم وائٹ ہاؤس کا جائزہ لینے سمندر میں پہنچ گئیں لیکن تمہیں پکڑ لیا گیا اور

اب تم یہاں موجود ہو۔ ہمارے باس نے تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی گولی مارنے کا حکم دیا ہے اس لئے ہم یہاں آئے تھے لیکن تم خود بخود ہوش میں آ چکی ہو تو بہرحال ہم نے حکم کی تعمیل تو کرنی ہے"...... اس باس نے کہا۔

"یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ ہم تو کارٹ کی رہنے والی ہیں۔ ہمارا کسی ایجنسی سے کیا تعلق۔ ہم تو ویسے ہی سیر کرنے وہاں گئی تھیں"...... جولیا نے کہا۔

"سوری۔ اب یہ باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب تو تم نے بہرحال مرنا ہی ہے"...... باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ مسٹر۔ تمہارا کیا نام ہے"...... اچانک صالحہ نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"میرا نام رچرڈ ہے۔ کیوں"...... باس نے کہا۔

"مسٹر رچرڈ۔ میرا نام میگی ہے۔ ہم دونوں کا تعلق واقعی ایکریمیا کی ایک ایسی ایجنسی سے ہے جو معلومات فروخت کرتی ہے۔ ہم دونوں یہاں اس لئے آئی تھیں کہ ہم معلومات حاصل کر کے فون پر ایکریمیا پہنچا دیں۔ ہم نے کمانڈر ہومز سے واقعی معلومات حاصل کر لیں اور پھر ہم جائزہ لینے کے لئے سمندر میں گئیں تو یہاں پہنچا دی گئی ہیں۔ ہمیں بہرحال معلوم ہو چکا ہے کہ تمہارا وائٹ ہاؤس واقعی ناقابل تسخیر ہے اور کل صبح دس بجے تمہارا جو بھی مشن ہے وہ مکمل





ہو جائے گا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مجھے صرف ایک فون کرنے کی اجازت دے دو تاکہ میں اپنے باس کو یہ کہہ دوں کہ ہمیں یہاں اس جزیرے پر کسی قسم کی کوئی معلومات نہیں مل سکیں۔ اس طرح باس مطمئن ہو جائے گا ورنہ وہ کسی اور کو یہاں ہماری تلاش میں بھیج سکتا ہے اور کل جب تمہارا مشن مکمل ہو جائے تو تم ہمیں چھوڑ دینا۔ اس احسان کے بدلے میں ہم دونوں تمہاری کمپنی میں رات گزارنے کے لئے تیار ہیں"...... صالحہ نے کہا تو رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی احمق ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہاری ان باتوں کا مجھ پر کوئی اثر ہو گا۔ میرا تعلق ایکریمیا کی سب سے ٹاپ بلیک ایجنسی کے ایک سیکشن سے ہے اس لئے اس طرح کی احمقانہ باتیں ہم پر کوئی اثر نہیں کر سکتیں اور نہ مجھے تمہاری کمپنی کی ضرورت ہے"۔ رچرڈ نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے ہاتھ سے مشین گن لے لی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن سیدھی کرتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک اور نوجوان اندر داخل ہوا تو رچرڈ اور اس کا ساتھی بے اختیار دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"باس۔ آپ کی کال ہے۔ ایمرجنسی کال ایکریمیا سے"...... آنے والے نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ جیکب تم یہیں رکو میں آ رہا ہوں"...... رچرڈ نے

مشین گن واپس اپنے ساتھی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آنے والا نوجوان بھی اس کے پیچھے باہر چلا گیا۔ اب کمرے میں وہ جیکب موجود تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

" مسٹر جیکب۔ کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو"...... اچانک صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ابھی تم نے مر تو جانا ہے پھر پانی پینے کی کیا ضرورت ہے"۔ جیکب نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں کہا۔

" کیا تم واقعی اس قدر بے رحم ہو جتنا تم اپنے آپ کو ظاہر کر رہے ہو یا ہم بندھی ہوئی لڑکیوں سے اس قدر خوفزدہ ہو کہ ہمارے قریب نہیں آنا چاہتے"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ میں تمہیں پانی پلا دیتا ہوں۔ ویسے تم نے آفر تو اچھی کی تھی لیکن باس رچرڈ اس معاملے میں بڑا کٹھور آدمی ہے"۔ جیکب نے ہنستے ہوئے کہا اور مشین گن دیوار کے ساتھ کھڑی کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جیسے ہی وہ دروازے سے باہر نکلا جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ اس نے گانٹھ تو کھول لی تھی لیکن اسے رسیاں کھولنے کے لئے کچھ وقت چاہئے تھا اور وقت اس کے پاس نہ تھا اور اب یہ وقت اسے مل گیا تھا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اسی لمحے صالحہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ بھی اپنی رسیاں کھول چکی تھی۔ دراصل انہوں نے

گانٹھ بالکل ان کے دونوں ہاتھوں کے قریب ہی باندھی ہوئی تھی اس لئے ان کی انگلیاں گانٹھ تک آسانی سے پہنچ گئی تھیں اور صالحہ نے بھی یہ ساری بات اس لئے کی تھی کہ کسی طرح انہیں کوئی وقت مل جائے۔ ویسے تو وقت نہ مل سکا تھا لیکن اس فون کال نے انہیں وقت دے دیا تھا۔

" میں نے تو سوچ لیا تھا کہ میں کرسی جھٹکے سے پیچھے گراؤں گی اور پھر کارروائی ڈال دوں گی۔ نتیجہ جو بھی ہوتا لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ویسے ہی کام بن گیا"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اب تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں کھڑی ہو چکی تھیں جبکہ مشین گن جولیا نے اٹھا لی تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جیکب ہاتھ میں پانی کی بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ صالحہ کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹی اور جیکب چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر جا گرا۔ پانی کی بوتل اس کے ہاتھ سے نکل کر فرش پر لڑھکتی ہوئی دور جا رکی تھی۔ جیکب نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن صالحہ کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اٹھتے ہوئے جیکب کی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اسے ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ جیکب خاصا صحت مند نوجوان تھا اور اس کا جسم بتا رہا تھا کہ وہ ورزشی آدمی ہے اور ظاہر ہے بلیک ایجنسی کا آدمی ہونے کی وجہ سے وہ لڑنے بھڑنے میں بھی ماہر تھا لیکن اچانک مار کھا جانے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ پا رہا تھا

جبکہ صالحہ مسلسل اچھل اچھل کر اس کی کنپٹیوں پر ضربیں لگائے چلی جا رہی تھی اور پھر جیکب کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ بے ہوش چکا تھا۔ صالحہ نے ایک لمبا سانس لیا اور تیزی سے مڑی۔ جولیا اس دوران مشین گن سمیت باہر جا چکی تھی۔ ایک لمحے کے لئے تو صالحہ نے سوچا کہ وہ اس کے پیچھے جائے لیکن دوسرے لمحے وہ رک گئی کیونکہ اس طرح جولیا گڑبڑا سکتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جولیا بہرحال اس سے زیادہ ذہین اور تربیت یافتہ ہے اس لئے وہ زیادہ آسانی سے حالات پر کنٹرول کر لے گی۔ چنانچہ صالحہ وہیں رک گئی اور پھر اسے دور سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ صالحہ خاموش کھڑی رہی۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی آواز دروازے کی دوسری طرف سنائی دی۔

" میں جولیا ہوں"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی تو اس کے کاندھے پر بے ہوشی کے عالم میں رچرڈ موجود تھا۔

" تم نے فائرنگ کی تھی۔ کیا زیادہ آدمی تھے یہاں"...... صالحہ نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ یہ دونوں تھے۔ اس سے تو پوچھ گچھ کرنی تھی اس لئے اسے تو میں نے سر پر ضرب لگا کر بے ہوش کر دیا لیکن دوسرے پر میں نے فائر کھول دیا تا کہ وہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں ہوش میں نہ آ جائے"...... جولیا نے بے ہوش رچرڈ کو کرسی پر ڈالتے ہوئے کہا۔





" فائرنگ کی آواز سے کوئی مسئلہ تو نہیں بنے گا"...... صالحہ نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ سمندر کے کنارے علیحدہ بنا ہوا ہٹ ہے۔ یہاں سے دور تک کوئی آبادی نہیں ہے۔ پہلے میں نے دونوں کو سر پر ضربیں لگا کر بے ہوش کیا۔ پھر اس جگہ کی لوکیشن چیک کی اور پھر میں نے فائر کھولا تھا۔ ویسے بھی وہ جس طرح ہم دونوں پر فائر کھولنا چاہتے تھے مجھے اسی بات سے اندازہ تھا کہ یہ جگہ علیحدہ ہی ہو گی"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تو اس جیکب کو بھی ختم کر دینا چاہئے۔ یہ کسی وقت بھی ہوش میں آ سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" میں فون پیس یہاں لے آؤں۔ یہاں فون کا پوائنٹ موجود ہے۔ کسی بھی وقت کال آ سکتی ہے اور اس رچرڈ سے لمبی بات چیت کرنا پڑے گی"...... جولیا نے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن صالحہ کی طرف بڑھا کر وہ تیزی سے واپس مڑ گئی۔ صالحہ نے مشین گن کی نال جیکب کے سینے پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگا لیکن جیکب کا سینہ ایک لمحے میں چھلنی ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ ختم ہو چکا تھا۔ اس کے سینے سے نکلنے والا خون تیزی سے فرش پر بہنے لگا تو صالحہ نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور گھسیٹ کر اس کی لاش کو کمانڈر ہومز کی لاش کے ساتھ پھینک دیا۔ اسی لمحے جولیا واپس آ گئی۔ اس کے ہاتھ میں فون پیس تھا۔ اس نے اس کا پلگ

ساکٹ میں لگایا اور پھر اسے تپائی پر رکھ دیا۔

"آؤ اب اسے اچھی طرح باندھ دیں"...... جولیا نے کہا اور صالحہ سرہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر ان دونوں نے مل کر رچرڈ کو رسی سے کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔

"یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے خیال رکھنا"...... صالحہ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم فکر مت کرو۔ یہ قیامت تک رسی نہ کھول سکے گا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کمرے میں ان کی کرسیوں کے سامنے دو کرسیاں اور ایک تپائی موجود تھی۔

"تم بیٹھو۔ میں اسے ہوش میں لے آتی ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ تم مشین گن لے کر باہر جاؤ اور نگرانی کرو۔ ان کا پورا گروپ یہاں موجود ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اچانک آجائے۔ ہمیں کسی پہلو سے غافل نہیں ہونا چاہئے"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا اور مشین گن سمیت دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ جولیا نے ایک بار پھر رسیوں اور گانٹھ کا جائزہ لیا اور پھر پوری طرح مطمئن ہو کر اس نے رچرڈ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور کرسی کو آگے کر کے وہ اس کے سامنے بیٹھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی



جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا تیز دھار خنجر باہر نکال لیا۔ یہ خنجر اس نے رچرڈ کی تلاشی کے دوران اس کی جیب سے نکالا تھا۔ اسی لمحے رچرڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ تم۔ تم کیسے آزاد ہو گئیں۔ کیا مطلب"...... رچرڈ نے سامنے بیٹھی ہوئی جولیا کو دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے دونوں ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں رچرڈ۔ ایک کی لاش تو یہاں پڑی ہے اور دوسرے کی باہر موجود ہے"...... جولیا نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم رسیوں سے کیسے آزاد ہو گئیں۔ یہ سب کیا ہے اور کیسے ہو گیا"...... رچرڈ نے کہا۔

"اسے چھوڑو رچرڈ۔ یہ ہمارے لئے معمولی باتیں ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم سے واقعی غلطی ہو گئی کہ ہم نے تمہیں فوراً گولی نہیں ماری لیکن تم بہرحال اس جزیرے پر زندہ نہیں رہ سکتیں"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"میری ساتھی نے تمہیں آفر کی تھی لیکن تم نے وہ آفر ٹھکرا دی لیکن ہم اب بھی اپنی آفر پر قائم ہیں"...... جولیا نے کہا تو رچرڈ بے

اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... رچرڈ نے کہا۔

"ہمارا تعلق واقعی صرف معلومات تک محدود ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ وائٹ ہاؤس میں کسی صورت بھی داخل نہیں ہوا جا سکتا اور ہم زندہ سلامت اس جزیرے سے واپس جانا چاہتی ہیں۔ اس لئے اگر تم ہمیں اس بات کی ضمانت دے دو کہ ہمیں زندہ یہاں سے واپس جانے دیا جائے گا تو ہم تمہیں ہلاک نہیں کریں گی ورنہ دوسری صورت میں تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ تمہاری زندگی کتنی آسانی سے ختم کی جا سکتی ہے اور تم اگر زندہ نہ رہے تو پھر تمہیں اس ساری کارروائی کا کوئی فائدہ بھی حاصل نہ ہو سکے گا۔ اب تم خود بتاؤ کہ تمہارا کیا جواب ہے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ مجھے باس نے حکم دیا ہے کہ تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جائے اور کل صبح دس بجے کے بعد وہ تمہاری لاشیں اعلیٰ حکام پر اوپن کرے گا"...... رچرڈ نے کہا۔

"تم اپنے باس کو فون کر کے کہہ دو کہ تم نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی ہے اور ہمیں خاموشی سے کسی لانچ کے ذریعے یہاں سے روانہ کر دو۔ بعد میں تم کوئی بھی بہانہ بنا سکتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"اس کا نام اینڈریو ہے۔ وہ انتہائی مکار اور عیار آدمی ہے۔ وہ فوراً ساری بات سمجھ جائے گا اور پھر مجھے موت سے کوئی نہ بچا سکے





گا"...... رچرڈ نے کہا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ پھر مر جاؤ۔ ہم خاموشی سے واپس چلی جائیں گی"...... جولیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ ایک منٹ۔ مجھے سوچنے دو"...... رچرڈ نے کہا اور جولیا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ٹھیک ہے۔ میں فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔ کل جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رچرڈ نے کہا۔

"تم نے اپنی زندگی بچا لی ہے اور یہ اچھا فیصلہ ہے۔ بہانہ کوئی بھی کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ زندگی نہ رہی تو پھر یہ سب کچھ فضول ہو گا۔ تم مجھے کھول دو میں باس کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں اور تمہیں بھی لانچ پر سوار کرا دیتا ہوں"...... رچرڈ نے کہا۔

"تم نمبر بتاؤ۔ میں نمبر پریس کر کے رسیور تمہارے کان سے لگا دیتی ہوں۔ تم میرے سامنے بات کرو۔ اس طرح میں کنفرم ہو جاؤں گی کہ تم واقعی ہم سے تعاون کر رہے ہو"...... جولیا نے کہا اور رچرڈ نے نمبر بتا دیئے۔ جولیا نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے ایک ہاتھ سے فون پیس اٹھایا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور رچرڈ کے کان سے لگا دیا اور پھر واقعی رچرڈ نے ان دونوں کی بے ہوشی کے دوران ہلاکت کی اطلاع کمانڈر اینڈریو کو دے دی تو جولیا نے اطمینان بھرے انداز میں رسیور واپس فون پیس پر رکھا اور

پھر فون پیس کو تپائی پر رکھ دیا۔

" اب تو تم کنفرم ہو چکی ہو۔ اب تو مجھے کھول دو"...... رچرڈ نے کہا۔

" کھول دوں گی۔ جلدی کیا ہے۔ پہلے تم مجھے بتاؤ کہ سپیشل آبدوز سمندر میں کہاں نمودار ہو گی۔ سوگانی گھاٹ سے کون سی سمت اور کتنے فاصلے پر"...... جولیا نے کہا۔

" مجھے کیا معلوم۔ یہ تو باس کو معلوم ہو گا۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے"۔ رچرڈ نے چونک کر کہا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ یہاں تمہارے اور کتنے افراد موجود ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ اس جزیرے پر"...... جولیا نے کہا۔

" چار مزید افراد ہیں مختلف پوائنٹس پر"...... رچرڈ نے کہا۔

" سوگانی گھاٹ پر فون ہے"...... جولیا نے کہا۔

" وہاں تو سمتھ تھا۔ وہی تمہیں یہاں لے آیا تھا۔ اسے تو تم نے ہلاک کر دیا ہے"...... رچرڈ نے کہا تو جولیا اٹھی اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کی نوک رچرڈ کی دائیں آنکھ کے ذرا نیچے رکھ دی۔

" یہ۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ کیا مطلب۔ رک جاؤ"...... رچرڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جو سوال میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ لازماً تم لوگوں نے وہاں حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے ہوں گے اس لئے تمہیں معلوم ہو گا اور سنو اگر تم نے انکار کیا تو ایک لمحے میں تمہاری



آنکھ باہر نکال دوں گی اور پھر دوسری آنکھ کا بھی یہی حشر ہو گا"۔ جولیا نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

" تم کیا کرنا چاہتی ہو۔ اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ وہاں ہر طرف ملٹری کا انتہائی سخت پہرہ ہو گا۔ وہاں تو پرندہ بھی پر نہیں مار سکے گا"...... رچرڈ نے کہا۔

" تم اس بات کو چھوڑو۔ ہم نے وہاں جا کر کچھ نہیں کرنا۔ ہم نے صرف معلومات ٹرانسفر کرنی ہیں اور بس"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ پھر میں بتا دیتا ہوں۔ ویسے بھی تم یا تمہاری پارٹی اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے گی۔ لیکن ایک شرط ہے کہ تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گی"...... رچرڈ نے کہا۔

" اگر تم پوری طرح تعاون کرو گے تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گی"...... جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بیٹھ جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں"...... رچرڈ نے کہا تو جولیا پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

" سوگانی گھاٹ سے تقریباً دو سو گز دور شمال کی طرف سمندر میں آبدوز ابھرے گی اور اس کے گرد ملٹری کی انتہائی طاقتور لانچیں گھیرا ڈال لیں گی"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہاں تمہارے اڈے کے نیچے ایک تہہ خانے میں اسلحے کی پیٹیاں موجود ہیں۔ یہ یہاں کیوں رکھی گئی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہ اڈا اسلحے کی ایک سمگلر پارٹی کا ہے۔ ہم نے اس سے عارضی طور پر لیا ہوا ہے۔ ہمارا اسلحے سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"تم نے چیک کیا ہے ان پیٹیوں میں کس قسم کا اسلحہ ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے چیک کرنے کی۔ ہم اس اڈے کو صرف آفس کے طور پر استعمال کرتے ہیں"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب تو پھر پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں رہی"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"مجھے کھول دو"...... رچرڈ نے کہا۔

"میری ساتھی آ کر کھولے گی"...... جولیا نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"کیا ہوا"...... باہر موجود صالحہ نے اس کے پہنچنے پر کہا۔

"جا کر اسے ہلاک کر دو۔ میں وعدہ کر چکی ہوں۔ کام بن گیا ہے۔ کل ہم اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیں گے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔





کمرے کا دروازہ کھلا اور کمرے میں موجود سب کمانڈر اینڈریو اندر داخل ہونے والے کو دیکھ کر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ یہ وائٹ ہاؤس کا سب سے بڑا سائنس دان ڈاکٹر پال تھا۔

"آپ ڈاکٹر پال اور یہاں میرے آفس میں۔ آپ نے مجھے کال کر لیا ہوتا"...... کمانڈر اینڈریو نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیٹھو۔ تم سے انتہائی ضروری اور خفیہ بات کرنی ہے اس لئے مجھے خود آنا پڑا ہے"...... ادھیڑ عمر ڈاکٹر پال نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ پھر تو مجھے حفاظتی انتظامات کر لینے چاہئیں"...... اینڈریو نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں قریب کوئی نہیں ہے۔ تم

بیٹھو"...... ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو ہونٹ بھینچتے ہوئے میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے واٹر میزائل کا پلیٹ فارم تیار کر لیا ہے اور اسے آپریٹ کرنے والی تمام مشینری بھی نصب کر دی ہے اور ان سب کی کئی بار مکمل چیکنگ بھی ہو چکی ہے۔ اب صرف اتنا ہونا ہے کہ کل صبح دس بجے تم نے ہیلی کاپٹر پر جا کر واٹر میزائل لے آنا ہے جسے ہم نے پلیٹ فارم پر نصب کر کے اسے آپریٹ کر دینا ہے۔ یہ سب کام زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کا ہے"...... ڈاکٹر پال نے کہا۔

" یس ڈاکٹر۔ مجھے معلوم ہے"...... اینڈریو نے کہا۔

" تمہیں کچھ بھی نہیں معلوم اور یہی بات تمہیں بتانے آیا ہوں"۔ ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو بے اختیار چونک پڑا۔

" یس ڈاکٹر۔ فرمائیے"...... اینڈریو نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کل دس بجے جو میزائل ہمیں بھجوایا جا رہا ہے وہ ڈمی ہو گا"۔ ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

" ڈمی ہو گا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ڈمی میزائل تو کارٹ جزیرے پر بھیجا گیا ہے۔ یہاں تو اصل آئے گا"...... سب کمانڈر اینڈریو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈاکٹر پال بے اختیار ہنس پڑا۔

" کارٹ جزیرے پر اصل میزائل بھجوایا گیا ہے۔ ڈمی نہیں"۔



ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر آتش فشاں پھٹنے لگ گئے ہوں۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ تو ہماری ساری محنت ہی رائیگاں چلی گئی"...... اینڈریو نے کہا تو ڈاکٹر پال بے اختیار ہنس پڑا۔

" حکومتیں اپنے مفادات کے سلسلے میں کسی فرد کے عذبات کا خیال نہیں رکھا کرتیں سب کمانڈر اینڈریو۔ اس لئے اس میں اس قدر پریشان ہونے یا افسوس کرنے کی کوئی بات نہیں ہے"۔ ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

" آپ کی بات درست ہے ڈاکٹر پال۔ لیکن بحیثیت انسان جھٹکا تو لگتا ہے"...... اینڈریو نے کہا۔

" ہاں۔ لگنا بھی چاہئے۔ اب تم سوچو کہ تم نے تو انتظامات کئے ہیں جبکہ میں نے اور میری ٹیم نے دن رات ایک کر کے یہاں سب تنصیبات مکمل کی ہیں اور اگر تمہارا یہ حال ہے تو ہمارا کیا ہونا چاہئے"۔ ڈاکٹر پال نے کہا۔

" آپ درست کہہ رہے ہیں ڈاکٹر پال۔ آئی ایم سوری"۔ اینڈریو نے کہا۔

" اور اب مزید انکشاف بھی کر دوں"...... ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو چونک کر اسے اس طرح دیکھنے لگا جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو دیکھتے ہیں کہ نجانے اب وہ کون سا شعبدہ دکھانے والا ہے۔

"اصل میزائل بھی یہیں سے ہی فائر ہو گا"....... ڈاکٹر پال نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ واقعی لطف لے رہا ہو۔

"وہ کیسے۔ کب"....... اینڈریو نے چونک کر کہا۔

"کل صبح پانچ بجے"....... ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔ پلیز آپ کھل کر بتائیں"....... اینڈریو نے رک رک کر کہا تو ڈاکٹر پال بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو حالت تمہاری ہو رہی ہے وہی میری بھی ہوئی تھی۔ مجھے بھی اعلیٰ حکام نے پہلے ڈمی میزائل والی بات کی اور پھر اصل میزائل والی۔ سنو۔ اعلیٰ حکام ہر قیمت پر اس مشن کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے انتہائی پیچیدہ اور انتہائی خفیہ پلاننگ کی ہے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک ترین سروس ہے اور جیسے ہی اسے اطلاع ملی کہ اس کے ملک کی ایٹمی تنصیبات تباہ کی جا رہی ہیں ویسے ہی وہ دیوانہ وار کام شروع کر دے گی اور پھر وہ سب کچھ تباہ کر کے رہے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعد میں وہ واٹر میزائل کی لیبارٹری اور اس کے سائنس دانوں کو بھی ہلاک کر کے ہمیشہ کے لئے اس خطرے کا سدباب کر دیں اس لئے اس بار ایسا پیچیدہ ٹریپ تیار کیا گیا ہے کہ اسرائیل اور ایکریمیا کا





مشن ہر صورت میں کامیاب ہو جائے۔ انہوں نے کارٹ جزیرے میں مشن سپاٹ تیار کرایا۔ وہاں کرانس کی ایک ایجنسی کو حفاظت کے لئے بھجوایا اور پھر ان کی توقع کے عین مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے خفیہ طور پر یہاں ساجورا جزیرے میں مشن سپاٹ تیار کرانا شروع کر دیا اور تمام آفسرز کو اور تمام ملک کو یہی بتایا گیا کہ مشن کارٹ میں پورا ہو گا اور آبدوز واٹر میزائل لے کر وہاں پہنچے گی اور ایسا ہوا بھی ہے جبکہ یہاں مجھے یہ بتایا گیا کہ اصل میزائل یہاں پہنچے گا اور یہاں سے فائر ہو گا لیکن کارٹ میں کام کرنے والے تمام سائنس دانوں اور انجینئرز کو اور کرانس کی حفاظتی ایجنسی سب کو یہی بتایا گیا ہے کہ اصل مشن کارٹ میں ہی مکمل ہو گا۔ یہاں کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا گیا۔ نیوی کے ہیڈ کوارٹر کو بھی یہ معلوم ہے کہ سپیشل آبدوز ایک واٹر میزائل لے کر کارٹ جائے گی اور بس۔ جبکہ مجھے یہ بتایا گیا کہ آبدوز دو واٹر میزائل لے کر پہلے کارٹ پہنچے گی اور وہاں پہلے ڈمی میزائل اتار کر وہ سمندر کی تہہ میں دوسری آبدوز کے گھیرے میں چھپی رہے گی تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ردعمل کو چیک کیا جا سکے جبکہ ہمارے ساتھ یہ طے ہوا کہ آبدوز کل صبح دس بجے یہاں نمودار ہو گی اور پھر اصل میزائل یہاں سے فائر ہو گا۔ دونوں سپاٹس پر کام آج شام کو مکمل کر لیا گیا کیونکہ حکم یہی تھا۔ بہرحال چونکہ کارٹ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ موجود تھے اس لئے اعلیٰ

حکام نے کارٹ کے انچارج کو باقاعدہ اطلاع دے دی کہ وہاں کارٹ کا واٹر میزائل ڈمی ہے اور اسے کل صبح دس بجے سے پہلے فائر نہیں کرنا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی ایجنٹ یہاں ساجورا میں تو نہیں ہے تو میں نے جواب دیا کہ یہاں کوئی نہیں آیا اور یہاں آ بھی نہیں سکتا تو انہوں نے مجھے کہا کہ یہاں کا میزائل بھی ڈمی ہو گا اور کل صبح دس بجے میزائل یہاں پہنچے گا۔ میں یہ سن کر بے حد پریشان اور مایوس ہوا لیکن ظاہر ہے کہ میں اعلیٰ حکام کے سامنے کیا کر سکتا تھا اس لئے خاموش رہا۔ اب سے تھوڑی دیر پہلے پھر اعلیٰ حکام کا فون آیا اور مجھے بتایا گیا کہ کارٹ اور ساجورا دونوں سپاٹس پر اصل مشن مکمل کیا جائے گا اور یہ مشن کل دس بجے نہیں بلکہ کل صبح پانچ بجے مکمل ہوں گے"۔ ڈاکٹر پال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خاموش ہو گیا۔

"کل صبح پانچ بجے۔ لیکن کیسے۔ میزائل تو آیا ہی نہیں"۔ اینڈریو نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں ساجورا میں کوئی ایجنٹ تو موجود نہیں ہے"...... ڈاکٹر پال نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہاں کے بارے میں تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا"...... اینڈریو نے فوراً ہی جواب دیا۔ اس کے ذہن میں ان دونوں لڑکیوں کے بارے میں اطلاعات موجود تھیں لیکن چونکہ رچرڈ نے اسے بتا دیا تھا کہ اس نے ان دونوں کو بے ہوشی کے عالم



میں ہلاک کر دیا ہے اس لئے اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔

"گڈ۔ تو سنو۔ اصل میں پلاننگ یہ ہے کہ سپیشل آبدوز کل صبح دس بجے نہیں بلکہ کل صبح چار بجے سمندر میں نمودار ہو گی اور تم ہیلی کاپٹر پر میزائل لے آؤ گے جسے نصب کرنے میں صرف آدھا گھنٹہ لگے گا اور ٹھیک پانچ بجے میزائل فائر کر دیا جائے گا۔ اس طرح اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ یہاں موجود ہوں گے تب بھی وہ صبح دس بجے کا انتظار کریں گے اور انہوں نے اس سپاٹ کے لئے منصوبہ بندی کر رکھی ہو گی جہاں پہلے آبدوز نے نمودار ہونا تھا۔ اس طرح وہ یقینی طور پر ڈاج کھا جائیں گے اور اسرائیل اور ایکریمیا کا یہ مشن نہ صرف کامیاب ہو جائے گا بلکہ اسرائیل اور ایکریمیا کا یہ دشمن نمبر ایک ملک بھی بے ضرر اور کم قیمت ہو کر رہ جائے گا"۔ ڈاکٹر پال نے اس بار قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ ہے اصل پلان۔ ویری سٹرینج۔ یہ پلان جس نے بھی بنایا ہے وہ واقعی بے پناہ ذہین ہے لیکن کارٹ کا کیا ہو گا"۔ اینڈریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ سیکرٹ ایجنٹ تھا اس لئے اسے اس پلان کی اہمیت کا اب بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔

"وہاں بھی یہی کام کیا جائے گا۔ وہاں بھیجا جانے والا میزائل بھی اصل ہے جبکہ اسے ڈمی بتایا گیا ہے۔ وہ پانچ بج کر پانچ منٹ پر فائر ہو گا"...... ڈاکٹر پال نے کہا۔

"پانچ منٹ بعد۔ لیکن یہ وقفہ کیوں رکھا گیا ہے۔ ویسے بھی

ہمارے میزائل کے بعد اسے فائر کرنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں"۔ اینڈریو نے کہا۔

" ہر پہلو کو سامنے رکھا گیا ہے۔ پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات کی حفاظت فول پروف انداز میں کی جاتی ہے۔ وہاں کے حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ آج تک وہاں کوئی حملہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ واٹر میزائل میں یہ خوبی ہے کہ یہ جب تک سمندر میں سفر کرتا ہے یہ نہ ہی راڈار پر نظر آتا ہے اور نہ ہی اسے تباہ کیا جا سکتا ہے اور سمندر سے پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات کا فاصلہ بے حد کم ہے۔ میزائل پلک جھپکنے میں وہاں پہنچ کر فائر ہو جائے گا۔ انہوں نے سمندر میں ہر طرف اینٹی میزائل سسٹم نصب کر رکھا ہے لیکن یہ ایسی صورت میں فائر ہو سکتے ہیں جب وہ راڈار پر نظر آئیں جبکہ واٹر میزائل اپنی مخصوص خصوصیات کی بنا پر راڈار پر نظر نہیں آئے گا اور پھر جب وہ سمندر کراس کرے گا تو پلک جھپکنے میں ٹارگٹ پر فائر ہو جائے گا اور وہ اسے روک نہ سکیں گے۔ لیکن اعلیٰ حکام سمجھتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ ایک میزائل کسی بھی وجہ سے ناکام ہو جائے اور ٹارگٹ پر فائر نہ ہو تو پانچ منٹ بعد دوسرا میزائل فائر ہو گا۔ پہلا میزائل فائر ہونے کے بعد اگر تو مشن مکمل ہو چکا ہو گا تو زیادہ سے زیادہ دوسرا میزائل ضائع ہو جائے گا لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو وہ لوگ ابھی اس بارے میں سوچ بچار ہی کر رہے ہوں گے کہ دوسرا میزائل ٹارگٹ پر ہٹ ہو جائے گا۔ اس طرح یہ مشن یقینی طور پر کامیاب ہو جائے





گا"...... ڈاکٹر پال نے کہا۔

" آپ سائنس دان ہیں اس لئے آپ زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنا بڑا میزائل فضا میں پرواز کرے اور راڈار پر چیک نہ ہو سکے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ کیا میزائل نے سلیمانی ٹوپی پہنی ہوئی ہو گی"...... اینڈریو نے کہا تو ڈاکٹر پال بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو تم سمجھ رہے ہو کہ یہ میزائل بھی دوسرے میزائلوں کی طرح فضا میں پرواز کرے گا"...... ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو چونک پڑا۔

" تو اور کیا ہو گا"...... اینڈریو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا نام واٹر میزائل ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ میزائل سمندر میں سفر کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح تارپیڈو کسی آبدوز کو تباہ کرنے کے لئے فائر کیا جاتا ہے اور وہ سمندر کے اندر سفر کرتا ہوا آبدوز کو تباہ کر دیتا ہے۔ یہ میزائل جب یہاں سے فائر ہو گا تو پہلے یہ عام میزائلوں کی طرح آسمان کی طرف اٹھے گا پھر ایک مخصوص اینگل سے یہ سمندر میں گر جائے گا اور بظاہر دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہو گا کہ میزائل خراب ہو کر سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا ہے لیکن یہ سمندر کی تہہ میں انتہائی تیز رفتاری سے سفر کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ پھر ماسٹر کمپیوٹر کی مدد سے جو اس کے اندر نصب ہے یہ خود بخود مخصوص وقت پر سمندر کی تہہ سے نکلے گا اور مخصوص بلندی پر جا کر فضا میں پرواز کرتا ہوا ٹارگٹ پر پہنچ جائے گا۔ اس لئے یہ انتہائی کامیاب میزائل سمجھا جا رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے

صرف چند شرائط ہیں۔ یہ کہ جس راستے سے سمندر میں اسے سفر کرنا ہے اس راستے میں کوئی جزیرہ، کوئی ٹاپو یا سمندر کی تہہ میں کوئی سمندری چٹان وغیرہ موجود نہ ہو۔ دوسری بات یہ کہ خشکی پر سفر کرتے ہوئے ٹارگٹ زیادہ دور نہ ہو۔ اسی وجہ سے اسے یہاں کارٹ اور ساجور سے فائر کیا جا رہا ہے"...... ڈاکٹر پال نے جواب دیا اور اینڈریو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" واقعی یہ تو بالکل نیا آئیڈیا اور نئی ایجاد ہے۔ ویری گڈ۔ جواب نہیں اسے ایجاد کرنے والے سائنس دان کی ذہانت کا۔ اسے سمندر میں گرتے دیکھ کر سب ہی یہ سمجھیں گے کہ یہ تباہ ہو گیا ہے لیکن یہ کام کر رہا ہو گا۔ ویری گڈ"...... اینڈریو نے کہا اور ڈاکٹر پال بے اختیار مسکرا دیا۔

" ہاں۔ انہی خصوصیات کی بنا پر تو انہیں اس اہم ترین ٹارگٹ کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے ورنہ دوسرے بے شمار خصوصیات سے پر میزائل ایکریمیا اور اسرائیل کے پاس ہیں لیکن آج تک پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو خراش تک نہیں پہنچا سکے۔ مسئلہ صرف یہ تھا کہ انہیں فائر کرنے سے پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچایا جائے۔ اس لئے پیچیدہ پلان بنایا گیا ہے"...... ڈاکٹر پال نے کہا اور اینڈریو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اب ہم نے کب اس کام کے لئے روانہ ہونا ہے"...... اینڈریو نے کہا۔



" تم انتظامات کرو۔ میں تمہیں کاشن دوں گا"...... ڈاکٹر پال نے اٹھتے ہوئے کہا اور اینڈریو بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر فتح مندی اور کامیابی کے واضح تاثرات موجود تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ساجورا میں اس کے لئے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ سرے سے موجود ہی نہیں ہے اس لئے لازماً یہاں واٹر میزائل کا مشن کامیابی سے ہمکنار ہو جائے گا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈاکٹر ایڈورڈ برا سا منہ بناتے ہوئے بستر سے اٹھ کر نیچے اتر آیا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ ڈاکٹر ایڈورڈ نے کرسی پر بیٹھ کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر ایڈورڈ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے خمار آلود لہجے میں کہا۔ مسلسل اور کثرت سے شراب نوشی کے ساتھ ساتھ نیند سے اٹھنے کی وجہ سے اس کا لہجہ خمار آلود تھا۔ جیکوٹی اس کے ساتھ بیٹھ کر کافی دیر تک شراب نوشی کرتی رہی اور پھر جب اسے محسوس ہوا کہ اب وہ مزید شراب نوشی نہیں کر سکتی تو اس نے ڈاکٹر ایڈورڈ سے اجازت لی اور کمرے سے نکل کر واپس اپنے آفس کے ساتھ ملحقہ ریسٹ روم کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ ڈاکٹر ایڈورڈ اس کے جانے کے بعد بیڈ پر لیٹ کر سو گیا تھا اور اب اچانک فون کی گھنٹی بجنے کی وجہ سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔



"آپریشنل ہیڈ کوارٹر سے کرنل سپنسر کالنگ یو"...... ایک ٹھہری ہوئی سی باوقار آواز سنائی دی تو ڈاکٹر ایڈورڈ کا جسم یکلخت تن سا گیا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ایڈورڈ۔ تنصیبات کی کیا پوزیشن ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اوکے سر"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ جو واٹر میزائل آپ نصب کر رہے ہیں وہ ڈمی نہیں ہے بلکہ اصل ہے۔ اسے اس لئے ڈمی کہا گیا تھا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا رابطہ مشن سپاٹ پر کسی آدمی سے ہو تو ان تک یہ اطلاع پہنچے کہ یہ سب ڈمی کام ہے۔ اس طرح وہ پیچھے ہٹ جائیں گے لیکن یہ اصل ہے اور یہ سن لو کہ اس کا حتمی وقت مقرر کر دیا گیا ہے۔ تم نے اسے کالاٹ کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بج کر پانچ منٹ پر فائر کرنا ہے۔ ساجو راجزیرے پر موجود واٹر میزائل پانچ بجے فائر ہو گا جبکہ تم نے اسے پانچ منٹ بعد فائر کرنا ہے تاکہ ٹارگٹ ہٹ ہونے میں کوئی شک باقی نہ رہے۔ اٹ از فائنل آرڈر"...... کرنل سپنسر نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

"پوری طرح محتاط رہنا۔ یہ اسرائیل اور ایکریمیا کی تاریخ کا سب سے اہم مشن ہے۔ اس کی کامیابی کے بعد تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اس قدر انعامات ملیں گے کہ جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے" ...... کرنل سپنسر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ سب اوکے ہے اور اوکے رہے گا"۔ اس بار ڈاکٹر ایڈورڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ بات ہے۔ مجھے پہلے جیکوٹی کو اطلاع دینی ہو گی"۔ ڈاکٹر ایڈورڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز آتی رہی لیکن رسیور نہ اٹھایا گیا لیکن ڈاکٹر ایڈورڈ جانتا تھا کہ جیکوٹی گہری نیند سوئی ہوئی ہو گی اور پھر کافی دیر بعد رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو" ...... جیکوٹی کی خمار آلود آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ایڈورڈ بول رہا ہوں جیکوٹی۔ تمہارے لئے خوشخبری ہے" ...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ اس وقت۔ کیسی خوشخبری" ...... جیکوٹی کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور ڈاکٹر ایڈورڈ نے اسے مشن کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو" ...... جیکوٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



"ہاں جیکوٹی۔ میں سب سے پہلے تمہیں خوشخبری سنا رہا ہوں۔ آ جاؤ تاکہ یہ مشن تمہارے سامنے ہی مکمل ہو سکے" ...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہی ہوں" ...... اس بار جیکوٹی کے لہجے میں بے حد مسرت تھی اور ڈاکٹر ایڈورڈ نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر ملحقہ باتھ روم میں گھس گیا۔ اس نے غسل کر کے لباس تبدیل کیا اور باتھ روم سے باہر آ کر وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن روم میں پہنچ گیا اور پھر جب اس نے وہاں سب کو اصل بات بتائی تو وہاں جیسے یکلخت زندگی سی دوڑ گئی۔ ہر چہرہ مسرت سے کھل اٹھا اور ڈاکٹر ایڈورڈ نے آخری چیکنگ شروع کر دی کیونکہ اب میزائل فائر ہونے میں صرف دو گھنٹے کا وقفہ رہ گیا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ مشن میں کسی قسم کی کوئی خامی باقی رہ جائے۔ تھوڑی دیر بعد جیکوٹی بھی ڈاکٹر ایڈورڈ کے پاس پہنچ گئی۔ وہ بھی غسل کر کے لباس تبدیل کر چکی تھی اور اس وقت انتہائی تازہ دم اور فریش دکھائی دے رہی تھی۔

"یہ سب کیسے ہو گیا ڈاکٹر ایڈورڈ" ...... جیکوٹی نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پلاننگ جیکوٹی۔ پلاننگ۔ تاکہ کسی قسم کا کوئی چکر نہ ہو سکے"۔ ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا اور جیکوٹی کو اچانک عمران اور اس کے ساتھیوں کا خیال آ گیا۔ ایک لمحے کے لئے اس پر گھبراہٹ سی طاری

ہو گئی لیکن دوسرے لمحے اس نے ان کا خیال جھٹک دیا کیونکہ ظاہر ہے کہ وارٹن کلب کے مینجر نے اس کی ہدایت پر انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے تھے اس لئے ان کی طرف سے کسی قسم کے خطرے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا اس لئے وہ مطمئن ہو گئی لیکن پھر اس نے سوچا کہ وہ پہلے اس بارے میں اطمینان کر لے۔

" میں تمہارے کمرے میں جا رہی ہوں۔ میں نے ایک فون کرنا ہے"....... جیکوٹی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ایڈورڈ نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ کام میں بے حد مصروف تھا۔ جیکوٹی ڈاکٹر ایڈورڈ کے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے دروازہ بند کیا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ وارٹن کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن یہ پیٹر کی آواز نہ تھی۔

" مادام جیکوٹی بول رہی ہوں پیٹر کہاں ہے"....... جیکوٹی نے کہا۔

" وہ تو اپنے بیڈ روم میں موجود ہوں گے۔ میں نائٹ مینجر رابرٹ بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے اس بار مودبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیائیوں کو کہاں رکھا گیا ہے"۔ جیکوٹی نے کہا۔





" پاکیشیائیوں کو۔ کیا مطلب مادام"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو جیکوٹی سمجھ گئی کہ پیٹر نے اس معاملے کو خفیہ رکھا ہے۔

" پیٹر سے میری بات کراؤ۔ اس کے بیڈ روم میں فون تو ہو گا" جیکوٹی نے کہا۔

" یس مادام۔ میں ٹرائی کرتا ہوں"....... رابرٹ نے کہا۔

" مجھے نمبر بتا دو۔ میں اس سے براہ راست بات کر لوں گی"۔ جیکوٹی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ جیکوٹی نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے نمبر پریس کر دیئے جو رابرٹ نے بتائے تھے۔ دوسری طرف کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

" پیٹر بول رہا ہوں"....... پیٹر کی خمار آلود آواز سنائی دی۔

" مادام جیکوٹی بول رہی ہوں پیٹر"....... جیکوٹی نے کہا۔

" اوہ مادام آپ۔ اس وقت۔ خیریت"....... پیٹر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ یہاں مشن مکمل ہونے کا وقت قریب آگیا ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ پاکیشیائیوں کی تازہ ترین پوزیشن معلوم کر لوں"....... جیکوٹی نے کہا۔

" اس وقت مشن۔ وہ تو صبح دس بجے مکمل ہونا ہے"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" وہ ٹریپ تھا۔ اصل وقت پانچ بج کر پانچ منٹ ہے"۔ جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا مادام۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے تھے اس لئے وہ تو بے ہوش پڑے ہوں گے زیرو روم میں"...... پیٹر نے کہا۔

" کیا وہاں حفاظتی انتظامات کئے تھے تم نے"...... جیکوٹی نے کہا۔

" حفاظتی انتظامات۔ وہ کس لئے مادام۔ بے ہوش افراد نے کیا کرنا تھا"...... پیٹر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو تم نے ایسے خطرناک ترین ایجنٹوں کو بغیر کسی حفاظتی انتظامات کے چھوڑ دیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً جا کر ان کی پوزیشن چیک کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... جیکوٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور ایک طرف رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو جیکوٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ کے بعد دوبارہ پیٹر کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو۔ پیٹر بول رہا ہوں مادام"...... پیٹر نے کہا۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... جیکوٹی نے کہا۔

" وہ سب بے ہوش پڑے ہوئے ہیں مادام۔ البتہ میں نے اب دروازہ باہر سے بند کر دیا ہے"...... پیٹر نے کہا۔



" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مشن مکمل کرنے کے بعد واپس آؤں گی۔ گڈ بائی"...... جیکوٹی نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر اب انتہائی گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

عمران کے ذہن میں ہلکی سی روشنی نمودار ہوئی اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک خاصے بڑے کمرے کے فرش پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ارد گرد اس کے ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر پڑے ہوئے تھے اور وہ سب بے ہوش تھے۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہوا اور ابھی وہ دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے دروازے کی دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ آوازیں دروازے کی طرف ہی آتی سنائی دے رہی تھیں۔ عمران تیزی سے پلٹا اور اپنی جگہ پر لیٹ کر پہلے کی طرح بے حس و حرکت ہو گیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں جھری سی موجود تھی اور اس نے اپنی پوزیشن ایسی رکھی تھی کہ اگر آنے والا خطرناک ثابت ہوتا تو وہ فوری طور پر





اسے کور کر سکتا تھا۔ ویسے قدموں کی آوازوں سے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ آنے والا ایک ہی آدمی ہے۔ کمرے کی چھت میں ایک بلب جل رہا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے عمران اندر آنے والے کو پہچان گیا۔ یہ پیٹر تھا۔ وارٹن کلب کا مینجر جس سے ملنے وہ اس کے آفس میں گئے تھے تو چھت سے نکلنے والی ریز کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ البتہ اب پیٹر کے جسم پر شب خوابی کا مخصوص لباس موجود تھا اور اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ گہری نیند سے جاگا ہے۔

"ہونہہ۔ یہ مادام جیکوٹی بھی احمق ہے نانسنس۔ خواہ مخواہ سوتے سے اٹھا دیا کہ جا کر چیک کرو۔ نانسنس۔ بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو کیا ہونا تھا۔ نانسنس"...... پیٹر نے اندر داخل ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ گیا۔ دروازہ بند ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی۔ یہ لاک لگنے کی آواز تھی جبکہ پہلے اسے لاک کھلنے کی آواز سنائی نہ دی تھی۔ پھر قدموں کی آواز واپس جاتی سنائی دی تو عمران تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہینڈل دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ شاید لاک پوری طرح نہ لگا تھا یا پھر لاک میں کوئی خرابی تھی۔ بہرحال دروازہ کھلتے ہی اسے طویل راہداری کے آخر میں دائیں طرف مڑ کر جاتا ہوا پیٹر دکھائی دیا تو وہ تیزی سے راہداری میں آیا اور پھر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دائیں طرف

راہداری میں ایک کمرے کے دروازے کی دوسری طرف ہلکی سی آواز سنائی دی تھی۔ راہداری خالی تھی۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ سب بے ہوش ہیں مادام اور اب میں نے دروازہ باہر سے بند کر دیا ہے"...... دروازے کی اندرونی طرف سے پیٹر کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر عمران نے رسیور رکھے جانے کی آواز سنی۔

"ہونہہ۔ خواہ مخواہ مجھے اٹھا دیا۔ نانسنس"...... پیٹر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی آدمی بیڈ پر لیٹا ہو۔ عمران نے اپنی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن جیبیں خالی تھیں۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے اندر جھانکا تو یہ ایک بیڈ روم تھا اور پیٹر بیڈ پر پڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ عمران نے مزید دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"کون ہے۔ کون ہے"...... اچانک پیٹر نے بیڈ سے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی طرف گیا تھا جہاں ایک مشین پسٹل موجود تھا لیکن عمران بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا۔ دوسرے لمحے پیٹر کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ واپس بیڈ پر گرا۔ عمران کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا۔ اس نے نیچے گر کر ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران کا بازو دوبارہ گھوما اور اس بار پیٹر کے حلق سے چیخ بھی نہ نکل



سکی اور اس کا جسم دوبارہ گرا اور پھر ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر اس نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے پیٹر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور واپس مڑا لیکن دوسرے لمحے اس کی نظریں سائیڈ ٹیبل پر پڑی ہوئی گھڑی پر پڑیں۔

"اوہ۔ رات کے تین بجے ہیں۔ یہ اس وقت جیکوٹی کے کہنے پر چیکنگ کرنے کیوں آیا تھا اور ہمیں زندہ کیوں رکھا گیا ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے کاندھے پر اٹھائے راہداری میں پہنچا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور تیزی سے مڑ کر اس راہداری میں آ گیا جس کے آخر میں وہ کمرہ تھا جس میں اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس بار جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ایک تو یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا دوسرا وہاں راڈز والی کرسیاں اور ٹارچنگ کا دوسرا سامان بھی موجود تھا۔ عمران کے ہوش میں آتے ہی واقعات ایسے پیش آئے تھے کہ عمران پہلے ان باتوں پر غور ہی نہ کر سکا تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک کرسی پر بے ہوش پیٹر کو بٹھا کر عقب میں جا کر بٹن پریس کر دیا تو پیٹر کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہوئے اور پیٹر ان راڈز میں جکڑا گیا۔ عمران نے مڑ کر کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر ایک طرف پڑی ہوئی اسے دو خالی سرنجیں نظر آ گئیں۔ عمران نے سرنجوں کو اٹھا کر ان پر موجود لیبل چیک کئے تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس

لیا۔ یہ طویل بے ہوش کر دینے والی دوا کی سرنجیں تھیں۔ اس کا
مطلب تھا کہ پیٹر نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے تھے
اس لئے وہ مطمئن تھا اور اسی لئے اس نے انہیں راڈز والی کرسیوں
میں بھی جکڑنے کا تکلف نہ کیا تھا۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اس
کی نظروں میں چمک آ گئی کیونکہ وہاں ایسی بوتلیں موجود تھیں جو ان
انجکشنوں کا توڑ تھا۔ وہ ایک شیشی اٹھا ہی رہا تھا کہ اس نے اپنے
عقب میں کراہ سنی تو وہ تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ بے
اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ کراہ صفدر کی تھی اور وہ ہوش میں آ رہا تھا۔

" اوہ۔ چلو میں تو ذہنی ورزشوں کی وجہ سے پہلے ہوش میں آ گیا تھا
لیکن صفدر کے ہوش میں آنے کا مطلب ہے کہ ایسے ہی کچھ دیر بعد
سب ہوش میں آ جائیں گے لیکن پھر ایک خیال کے تحت وہ بے
اختیار مسکرا دیا۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ پہلے انہیں ریز کی مدد
سے بے ہوش کیا گیا تھا اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں انہیں
طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے گئے تھے اس طرح دونوں میں
ری ایکشن پیدا ہوا ہے۔ اس نے چونکہ گھڑی میں وقت دیکھ لیا تھا
اس لئے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں بے ہوش ہوئے چھ گھنٹے گزر
چکے ہیں اور اگر یہ ری ایکشن نہ ہوتا تو ان طویل بے ہوشی کے
انجکشن لگنے کے بعد انہیں کل رات تک بھی ہوش نہ آ سکتا تھا۔

" یہ۔ یہ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں "...... صفدر نے ہوش میں
آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔





" ہم شاید اس وارٹن کلب کے نیچے کسی تہہ خانے میں ہیں۔
جلدی اٹھو۔ ہمارے پاس وقت کم رہ گیا ہے "...... عمران نے کہا تو
صفدر نے جھٹکا کھایا اور پھر اسی جھٹکے سے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
عمران کے جواب سے اس کا منتشر ذہن فوراً سنبھل گیا تھا۔

" یہ بوتل لو اور باقی ساتھیوں کی ناک سے لگا دو تاکہ وہ سب
جلدی ہوش میں آ جائیں "...... عمران نے بوتل صفدر کی طرف
بڑھاتے ہوئے کہا۔

" یہ تو وہی پیٹر ہے مینجر "...... صفدر نے بوتل لیتے ہوئے کرسی پر
بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں جکڑے ہوئے پیٹر کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ جیکوٹی کے کہنے پر گہری نیند سے اٹھ کر ہمیں چیک
کرنے آیا تھا کہ ہم بے ہوش ہیں یا نہیں اور اس کے کمرے میں
موجود ٹائم پیس پر اس وقت رات کے تین بجے ہیں۔ اس وقت
جیکوٹی کا ہمارے بارے میں معلوم کرنا انتہائی معنی خیز ہے اس لئے
جلدی سے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ تاکہ معاملات کو فائنل کیا جا
سکے "...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا تنویر اور کیپٹن شکیل کی
طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے آگے بڑھ کر راڈز میں جکڑے ہوئے پیٹر
کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس
کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے
ہاتھ ہٹا لئے اور پھر پیٹر کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا۔ اس دوران

تنویر اور کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آگئے تھے اور ان کے لبوں پر بھی وہی سوالات تھے جو اس سے پہلے صفدر عمران سے پوچھ چکا تھا۔

"تم۔ تم کیسے ہوش میں آگئے۔ کیا مطلب۔ ابھی تو میں دیکھ کر گیا تھا۔ تم سب بے ہوش تھے اور تمہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے گئے تھے۔ تم تو کسی صورت ہوش میں نہ آسکتے تھے"۔ پیٹر نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے چھوٹی سی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے ہمیں وقت سے پہلے ہوش آگیا ہے۔ جب تم اس کمرے میں ہمیں چیک کرنے آئے تھے اس وقت میں ہوش میں تھا اور پھر میں تمہارے پیچھے تمہارے بیڈ روم تک گیا اور میں نے وہ ساری بات سن لی ہے جو تم نے جیکوٹی سے کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سی غلطی"...... پیٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے پہلے ہمیں ریز سے بے ہوش کیا اور پھر ریز کے اثرات ختم ہونے سے پہلے تم نے ہمیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے اس طرح دونوں کے اثرات ایک دوسرے سے ری ایکشن کر گئے جس کے نتیجے میں ہمیں چھ گھنٹے بعد ہی ہوش آگیا ورنہ تو شاید کل رات تک ہم ہوش میں نہ آتے"...... عمران نے جواب دیا تو پیٹر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے بے بسی کے سے انداز میں ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب تم بتاؤ کہ اس وقت رات گئے جیکوٹی نے تمہیں کیوں





ہماری چیکنگ کی ہدایت کی تھی"...... عمران نے کہا تو پیٹر ایک لمحے کے لئے چونکا لیکن پھر اس نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"مجھے کیا معلوم۔ میں نے تو تمہارے بارے میں مادام جیکوٹی کو رپورٹ دے دی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ تمہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے جائیں۔ کل وہ تمہیں خود اپنے ہاتھوں سے گولی مارے گی۔ چنانچہ اس کی ہدایات پر ایسا کیا گیا۔ پھر میں گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اچانک اس نے فون کر کے مجھے کہا کہ میں معلوم کروں کہ کہیں تم ہوش میں تو نہیں آگئے"...... پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے۔

"جیکوٹی اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مشن سپاٹ پر"...... پیٹر نے بے اختیار جواب دیا لیکن دوسرے لمحے اس نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اسے احساس ہوا ہو کہ اس نے غلط جواب دے دیا ہے۔

"تم نے ہمیں کیسے چیک کر لیا تھا کہ ہم وہ نہیں ہیں جو میں نے بتایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"جس راہداری سے تم گزرے تھے اس میں ایسے آلات نصب ہیں کہ تمہارے میک اپ کے باوجود تمہارے اصل چہرے سامنے آ گئے تھے"...... پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم جیکوٹی کو فون کر کے اس سے معلوم کر سکتے ہو کہ اس نے کیوں تمہیں اس وقت چیکنگ کے لئے کہا ہے"...... عمران نے

کہا۔

" نہیں۔ مجھے ان کے فون کا نمبر معلوم نہیں ہے۔ وہ خود ہی مجھ سے رابطہ کرتی ہیں"...... پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ راستہ کہاں ہے جو مشن سپاٹ کے لئے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ راستہ سیلڈ ہے۔ وہ اب اندر سے ہی کھل سکتا ہے باہر سے نہیں"...... پیٹر نے جواب دیا۔

" وہ ہے کہاں۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم"...... پیٹر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم بچ جاؤ کیونکہ ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن شاید تم خود بھی یہی چاہتے ہو کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں"...... پیٹر نے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے عمران آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ پیٹر کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اس نے اس کی گردن پر اس انداز میں رکھا کہ اس کا انگوٹھا اس کی شہ رگ پر اور ساتھ والی انگلی سائیڈ پر مخصوص انداز میں جم گئی تھی۔

" یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو تم۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ پیٹر نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ابھی تم سب کچھ بتا دو گے"...... عمران نے کہا اور اس کے



ساتھ ہی اس نے انگوٹھا اور انگلی دونوں کو مخصوص انداز میں دبا کر حرکت دی تو پیٹر کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونا شروع ہو گیا۔ اس کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخیں نکلنے لگیں۔ چہرہ یکلخت پسینے میں ڈوب گیا اور آنکھیں باہر کو نکل آئیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کے دل کو مٹھی میں لے کر دبانا شروع کر دیا ہو۔

" بتاؤ ورنہ"...... عمران نے دباؤ کو ہلکا کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ اس عذاب کو ختم کرو۔ بتاتا ہوں"...... پیٹر نے حواس باختہ سے لہجے میں کہا۔

" بتاؤ ورنہ دنیا کا ہولناک ترین عذاب بھگتو گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" وہ۔ وہ۔ پانچ بجے مشن مکمل ہو جانا ہے اس لئے مادام جنیکوٹی نے کہا تھا کہ میں چیک کر لوں کہ تم بے ہوش ہو یا نہیں"۔ پیٹر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" لیکن وقت تو کل صبح دس بجے کا مقرر ہے۔ پھر صبح پانچ بجے کیوں مشن مکمل ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ مادام جنیکوٹی نے کہا تھا۔ مجھے نہیں معلوم" پیٹر نے کہا۔

" راستے کی تفصیل بتاؤ۔ جلدی اور اس کے حفاظتی انتظامات بھی بتاؤ"...... عمران نے کہا تو پیٹر نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"مشن سپاٹ میں کتنے آدمی ہیں اور دوسرا راستہ کہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اندر بیس پچیس افراد ہیں اور دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے"۔ پیٹر نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ واٹر میزائل کلب کے راستے سے تو اندر نہیں پہنچا ہو گا۔ بتاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ اندر سے کونے کی چھت کھلتی ہے اور ہیلی کاپٹر اندر اتر جاتا ہے۔ ہیلی کاپٹر اندر لے گیا تھا میزائل۔ سولاز تفریح گاہ کے کونے کی چھت کھلتی ہے"...... پیٹر نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہمارا سامان کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ میرے کمرے کی الماری کے نچلے خانے میں ہے۔ وہ انتہائی خوفناک بم تھے اس لئے میں نے انہیں اپنی تحویل میں رکھ لیا تھا"...... پیٹر نے جواب دیا اور پھر عمران نے مزید تفصیل معلوم کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اپنے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو پیٹر کے منہ سے یکلخت ہلکی سی کراہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ایک لمحے کے لئے زور سے کانپا اور پھر نہ صرف اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں بلکہ اس کا جسم بھی ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران نے ہاتھ ہٹائے اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی





تھی۔

"مشن مکمل ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے اس لئے ہمیں انتہائی تیز اور ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہو گا۔ راستہ سیلڈ ہے اور وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ اگر ہم ان حفاظتی انتظامات کو آف کرنے کے چکر میں پڑ گئے تو پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات تباہ ہو جائیں گی اس لئے اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ہم پہلے دروازے کے ساتھ سپر میگا بم لگا کر اسے فائر کر دیں اس کے بعد اندر گھسیں اور جو چیز نظر آئے اسے تباہ کر دیں۔ آؤ"...... عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی یکلخت انتہائی گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد عمران دوبارہ پیٹر کی خواب گاہ میں داخل ہوا جبکہ اس کے ساتھی راہداری میں ہی رک گئے تھے۔ یہاں کوئی آدمی نہیں تھا۔ شاید وہ کلب کا کوئی خصوصی حصہ تھا اس لئے یہاں کوئی آدمی نہ آ رہا تھا اور نہ جا رہا تھا۔ ویسے بھی رات گئے اس وقت کسی کو یہاں آنے کی کوئی ضرورت بھی نہ پڑ سکتی تھی۔ عمران کو واقعی الماری کے نچلے خانے سے نہ صرف اپنا سامان مل گیا تھا بلکہ وہاں موجود سرخ رنگ کا ایک ایسا فون بھی اسے نظر آ گیا تھا جو کارڈلیس تھا۔ عمران نے اسے باہر نکالا اور پھر اس کا ایریل اونچا کر کے اس نے اسے آن کیا تو اس پر لائٹ خود بخود جل اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز فون سے نکلی جیسے دوسری طرف گھنٹی بج رہی ہو

حالانکہ عمران نے نہ نمبر پریس کئے تھے اور نہ ہی اس نے کوئی بٹن دبایا تھا۔

" یس۔ کرنل سپنسر اٹنڈنگ یو"....... اچانک ایک بھاری سی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔

" پیٹر بول رہا ہوں سر"....... عمران نے پیٹر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" اوہ تم۔ کیا بات ہے۔ کیوں سپیشل کال کی ہے"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" مادام جیکوٹی کی حرکات پراسرار محسوس ہو رہی ہیں سر"۔ عمران نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسے۔ تفصیل بتاؤ"....... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کلب میں آئی۔ میں نے انہیں کور کر کے ریز کی مدد سے بے ہوش کر دیا اور مادام جیکوٹی کو اطلاع دی۔ انہوں نے بجائے انہیں ہلاک کرنے کے صرف یہ حکم دیا کہ انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے جائیں۔ میں نے بہرحال ایسا ہی کیا۔ اب اس وقت اچانک مادام جیکوٹی کی کال آئی کہ میں جا کر چیک کروں کہ کیا یہ لوگ بے ہوش ہیں یا نہیں۔ میں نے چیک کیا تو وہ بے ہوش تھے۔ میں نے واپس آکر مادام جیکوٹی کو رپورٹ دی۔ اب پھر ان کی کال آئی ہے کہ میں انہیں ہوش میں



لاؤں۔ وہ سیلڈ راستہ کھول کر خود آ رہی ہے اور وہ انہیں اپنے ساتھ مشن سپاٹ پر لے جائے گی۔ میں نے انہیں اوکے تو کہہ دیا ہے لیکن میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"....... عمران نے اپنے ذہن میں موجود خاکے سے باقاعدہ ایک کہانی بناتے ہوئے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے۔ اب جبکہ مشن فائنل ہونے میں تھوڑی دیر باقی رہ گئی ہے تو اب وہ کیسے پاکیشیائی ایجنٹوں کو اندر لے جا سکتی ہے۔ ویری بیڈ۔ یہ تو غداری ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب"....... عمران نے جان بوجھ کر جواب دیا۔

" کیا تم نے انہیں ہوش دلا دیا ہے"....... کرنل سپنسر نے کہا۔

" نہیں جناب۔ وہ بدستور بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ باقاعدہ سازش ہے اور جیکوٹی ان سے ملی ہوئی ہے۔ اوہ۔ اسی لئے اس نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگوائے تھے کہ پہلے کل صبح دس بجے کا وقت مقرر تھا اب جبکہ وقت تبدیل کیا گیا ہے تو اب پلاننگ میں بھی تبدیلی کر دی گئی ہے۔ ویری بیڈ۔ سنو۔ تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو فوراً ہلاک کر دو"....... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

" لیکن سر۔ ایک تو اس طرح سیلڈ راستہ آپ کے حکم پر اسے

کھلوانے کا موقع مل جائے گا اور دوسرا ہو سکتا ہے کہ وہاں اس کے ساتھی بھی ہوں"...... عمران نے اپنی طرف سے ایک آئیڈیے کے تحت کہا۔

"نہیں۔ وہ ڈاکٹر ایڈورڈ کو استعمال کر کے سیلڈ راستہ کھلوا سکتی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر ایڈورڈ عیاش فطرت آدمی ہے اس لئے جیکوٹی نے اسے دوسرے انداز میں اپنے ساتھ شامل کیا ہو گا لیکن ڈاکٹر ایڈورڈ کو اس موقع پر چھیڑا نہیں جا سکتا ورنہ مشن فائنل نہیں ہو سکتا۔ میں ڈاکٹر ایڈورڈ کو خود کہہ کر سیلڈ راستہ کھول کر جیکوٹی کو تمہارے پاس بھجوا دیتا ہوں۔ تم نے اسے بھی ساتھ ہی ہلاک کر دینا ہے۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا"...... کرنل سپنسر عمران کی توقع کے عین مطابق خود بخود اس کے ڈھب میں آ گیا تھا۔

"لیکن سر جیکوٹی کو یہاں آنے تک سپیشل کال کے بارے میں علم نہیں ہونا چاہئے ورنہ آپ بہرحال بہتر سمجھتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ سمجھے۔ آئندہ مجھے سمجھانے کی کوشش نہ کرنا۔ نانسنس۔ بس تم نے میرے حکم کی تعمیل کرنی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ یس سر"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے فون آف کر کے اس کا ایریل اندر کر کے اسے اٹھا کر ساتھ لے لیا اور





دوسرے ہاتھ میں سامان کا بڑا سا تھیلا اٹھائے وہ مڑا اور بیڈ روم سے باہر آ گیا۔

"بہت دیر لگا دی آپ نے"...... صفدر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اتفاق سے بہت بڑا کام ہو گیا ہے۔ آؤ میرے ساتھ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ صفدر نے اس کے ہاتھ سے تھیلا لے لیا۔ عمران چونکہ پیٹر سے راستے کے بارے میں معلومات حاصل کر چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہ سیلڈ راستہ کس طرف ہے اور اس کو کیسے توڑا جا سکتا ہے۔

"کیا ہوا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتائیں"...... صفدر نے کہا تو عمران نے فون اور اس پر ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پیٹر اسرائیلی حکام کا آدمی تھا۔ اب راستہ کھل جائے گا۔ ویری گڈ"...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جب اللہ تعالیٰ مدد کرے تو ہر راستے خود بخود کھل جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک راہداری کے آخر میں پہنچ گئے۔ یہاں راہداری ختم ہو رہی تھی اور سامنے ٹھوس دیوار تھی لیکن دیوار کے اوپر چھت کے قریب ایک سرخ رنگ کا بلب مسلسل جل رہا تھا۔

"تھیلے میں سے بم اور گنیں نکال لو۔ بموں کو چارج کر کے

جیبوں میں ڈال لو اور گنیں ایڈجسٹ کر کے ہاتھوں میں پکڑ لو۔ راستہ کھلتے ہی ہم نے اس جیکوٹی سے اندر کے تمام حالات معلوم کرنے ہیں اور پھر فل ایکشن میں آنا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن ہو سکتا ہے کہ جیکوٹی باہر نہ آئے کیونکہ جو کچھ آپ نے اس کرنل سے کہا ہے جیکوٹی نے تو یہ بات پیٹر سے نہیں کی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

" میں نے اس کرنل کے ذہن میں شک کا بیج بو دیا ہے اب جبکہ ان کا اس قدر خوفناک مشن مکمل ہونے کے قریب ہو تو وہ جیکوٹی تو کیا پوری ٹیم کی قربانی دینے پر بھی تیار ہو جائے گا اور اسی لئے تو میں یہ سپیشل فون بھی ساتھ لے آیا ہوں تاکہ اگر کوئی اور بات ہوئی تو لازماً وہ مجھے اس فون پر کال کرے گا اور پھر جو حالات ہوں گے ویسی ہی کارروائی کی جائے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ جیکوٹی کا انتظار کیا جائے۔ اس دروازے کو سپر میگا بم سے کیوں نہ اڑا دیا جائے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ کرنل سپنسر سے اس فون پر بات کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہاں کے حفاظتی انتظامات ویسے نہیں ہیں جیسے کہ پیٹر نے بتائے تھے۔ یہ اسرائیل کا کام ہے جبکہ انہیں معلوم ہے کہ ان کا مقابلہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہونا ہے تو انہوں نے یہاں خصوصی انتظامات کئے ہوں گے۔ ویسے بھی اگر اس دروازے





کو دھماکے سے اڑا دیا جائے تو وہ لوگ آگے مکمل طور پر کیمو فلاج ہو سکتے ہیں اور اگر انہوں نے مشن مکمل کر لیا تو پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار تنویر نے بھی اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ بھی عمران کی بات سے متفق ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب سائیڈوں پر گنیں لئے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ بم انہوں نے اپنی جیبوں میں ڈال لئے تھے۔

" اگر یہ مشن ہم نے تباہ کر دیا تو وہ جولیا اور صالحہ وہ دونوں کیا کریں گی"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ ہاں۔ وہ دونوں کہاں ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے خیال میں چیف نے انہیں بھجوایا ہی نہیں ورنہ وہ لازماً ہم سے پہلے یہاں پہنچ چکی ہوتیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ وجہ "...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وجہ کا علم تو بعد میں ہو گا فی الحال تو صرف آئیڈیا ہی ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی بلب یکلخت بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو ان سب کے اعصاب یکلخت تن سے گئے۔ وہ سب راہداری کی دونوں طرف کی دیواروں سے پشت لگائے کھڑے تھے اور ان کی نظریں دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار

درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں پر ہوئی اور ایک خلا نمودار
ہوا۔ اس کے ساتھ ہی جیکوٹی اچھل کر راہداری میں آئی ہی تھی کہ
اچانک عمران اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے جیکوٹی کے حلق سے
گھٹی گھٹی سی کراہیں نکلیں اور پھر اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے
ہوش ہو چکی تھی۔ باقی ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ عمران نے جیکوٹی
کو ایک طرف دیوار کی جڑ میں لٹا دیا اور پھر مڑ کر وہ اس خلا کی طرف
بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی اور
اس کے ساتھ ہی وہ سرخ رنگ کا بلب دوبارہ جل اٹھا تو عمران نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ بہرحال سمجھ گیا تھا کہ راستہ
دوبارہ سیلڈ کر دیا گیا ہے اور اس کی وجہ بھی وہ سمجھتا تھا کہ چونکہ
جیکوٹی کو ہلاک کر دیا جانا ہے اس لئے اس نے واپس تو نہیں جانا۔
یہ سوچ کر راستہ دوبارہ سیلڈ کر دیا گیا تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور
اس نے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی جیکوٹی کا ناک اور منہ دونوں
ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"اس کو کور رکھنا ہے۔ یہ بہرحال تربیت یافتہ ایجنٹ ہے"۔
عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اسے باندھ نہ دیں"...... صفدر نے کہا۔

"اب وقت نہیں ہے کہ رسیاں تلاش کی جائیں"...... عمران
نے کہا اور جیکوٹی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھ
کر اس نے ہاتھ ہٹائے اور اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد



جیکوٹی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو"...... جیکوٹی نے ہوش
میں آتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ"...... عمران نے
انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"عم۔ عمران۔ مم۔ مم۔ مگر وہ۔ وہ"...... جیکوٹی کے چہرے پر
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور وہ جھٹکے سے اٹھی ہی تھی کہ
عمران کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے
اس نے جیکوٹی کی گردن پکڑ کر اسے دیوار سے لگا دیا۔ جیکوٹی نے
اچھل کر اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن عمران کا چہرہ اس
وقت پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو رہا تھا۔ اس نے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو
جیکوٹی کے حلق سے یکلخت خرخراہٹ کی سی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا
چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔

"دروازہ یہاں سے کیسے کھل سکتا ہے۔ بتاؤ۔ اندر کیا کیا حفاظتی
انتظامات ہیں۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مم۔ مم"...... جیکوٹی نے رک رک کر کہا۔ اس کا
بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے الفاظ منہ سے نکالنے میں اسے انتہائی شدید
ترین تکلیف ہو رہی ہو۔

"سنو جیکوٹی۔ کرنل سپنسر نے پیٹر کو حکم دے دیا تھا کہ تم جیسے
ہی باہر آؤ وہ تمہیں ہلاک کر دے اس لئے تمہیں یہاں واپس بھجوایا

گیا ہے۔ یہ تو میں نے اس کی بات سن لی اور میں پیٹر کو ہلاک کر کے
یہاں آ گیا۔ تمہارا تعلق کرانس سے ہے۔ اسرائیل یا ایکریمیا سے
نہیں اس لئے انہوں نے تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے کیونکہ
انہیں خدشہ تھا کہ تم کسی بھی لمحے ان کے مشن کے خلاف کام کر
سکتی ہو۔ تمہارا ساتھی وائٹ اور تمہارے گروپ کا چیف اور اس کے
چاروں ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ انہیں بھی کرنل سپنسر کے حکم پر
پیٹر نے ہی ہلاک کرایا ہے۔ اب تمہاری باری تھی اس لئے اگر تم ہم
سے تعاون کرو تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ سلامت کرانس واپس
بھجوا دوں گا ورنہ دوسری صورت میں ایک لمحے میں تمہاری یہ نازک
سی گردن ٹوٹ جائے گی اور پھر تمہاری لاش یہاں پڑی سڑتی رہے
گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ البتہ
اس نے اپنا ہاتھ اس کی گردن سے ہٹا لیا تھا۔

"یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... جیکوٹی نے
دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اور نہ مجھے تمہاری
زندگی یا موت سے کوئی دلچسپی ہے۔ بولو۔ ہاں یا نہ میں جواب دو۔
تعاون کر کے زندہ رہنا چاہتی ہو یا ہلاک ہونا چاہتی ہو"...... عمران کا
لہجہ اس قدر سرد تھا کہ جیکوٹی کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گیا۔
عمران کے ساتھیوں کے جسموں میں بھی سرد لہریں سی دوڑنے لگ
گئی تھیں۔





"کک۔ کک۔ کیسا تعاون"...... جیکوٹی نے خوفزدہ سے لہجے
میں کہا۔

"صرف یہ بتا دو کہ یہ سیلڈ دروازہ دوبارہ کیسے کھل سکتا ہے اور یہ
بھی سن لو کہ اگر تم نہیں بتاؤ گی تب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں
پڑے گا۔ ہمارے پاس سپر میگا بم موجود ہے۔ ہم اسے مکمل طور پر
تباہ کر دیں گے لیکن اگر تم بتا دو گی تو تم زندہ رہو گی اور پھر اندر
کتنے آدمی ہیں اور کیا حفاظتی انتظامات ہیں۔ یہ سب تفصیل بتا دو"۔
عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتا دیتی ہوں۔ تم واقعی مجھے ہلاک کر دو گے۔
مم۔ مم۔ میں اتنی خوفزدہ پہلے کبھی نہیں ہوئی"...... جیکوٹی نے کہا۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے۔ جلدی بولو"...... عمران کا لہجہ
مزید سرد ہو گیا۔

"یہ دروازہ اندر سے کھل سکتا ہے لیکن اسے باہر سے بھی کھولا جا
سکتا ہے۔ میں سرکٹ بریکر ساتھ لے آئی ہوں کیونکہ میں جانتی ہوں
کہ دروازہ زیادہ دیر کھلا نہیں رکھا جا سکتا"...... جیکوٹی نے کہا اور پھر
جیکٹ کی جیب کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"رک جاؤ۔ ہاتھ واپس نیچے کر لو ورنہ بے موت ماری جاؤ گی۔
صفدر اس کی جیبوں سے سامان نکالو"...... عمران نے کہا تو صفدر سر
ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا جبکہ باقی ساتھیوں نے گنیں جیکوٹی کی
دونوں کنپٹیوں سے لگا دیں۔ چند لمحوں بعد صفدر نے ایک چھوٹا سا

چوکور ڈبہ اس کی جیب سے نکال لیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے یہ ڈبہ لیا۔ یہ واقعی انتہائی جدید ترین سرکٹ آف کرنے والا آلہ تھا۔

"تمہیں کرنل سپنسر نے کیا کہہ کر باہر بھیجا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس نے مجھے حکم دیا کہ میں فوری طور پر جا کر پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دوں کیونکہ وہ کسی بھی لمحے ہوش میں آسکتے ہیں اور یہ کام پیٹر کے بس کا نہیں ہے۔ چنانچہ میں باہر آگئی لیکن چونکہ مجھے معلوم تھا کہ باہر مجھے کچھ وقت لگ جائے گا اس لئے میں یہ سرکٹ بریکر ساتھ لے آئی تھی"...... جیکوٹی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اندر کی تفصیل بتاؤ۔ پوری تفصیل"۔ عمران نے کہا۔

"اندر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ تم اندر جاتے ہی مفلوج ہو جاؤ گے"...... جیکوٹی نے جواب دیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ایک بار پھر ذہنی طور پر سنبھل گئی ہے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک بیگ میں موجود سپیشل سرخ فون سے گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

"اس کا منہ بند کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جھپٹ کر جیکوٹی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر بیگ میں سے وہ فون باہر نکالا اور اس کا ایریل سیدھا کر کے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ کرنل سپنسر کالنگ"...... کرنل سپنسر کی آواز سنائی دی۔





"پیٹر بول رہا ہوں سر"...... عمران کے حلق سے پیٹر کی آواز نکلی۔

"جیکوٹی کو ہلاک کر دیا ہے یا نہیں"...... کرنل سپنسر کی آواز سنائی دی۔ چونکہ اس فون میں رسیور نہ تھا اس لئے فون پیس سے ہی آواز نکل رہی تھی جو ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ جیکوٹی بھی سن رہی تھی۔

"یس سر۔ ہلاک کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو"...... کرنل سپنسر نے کہا۔

"انہیں بھی ہلاک کر دیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"جیکوٹی کے کلب میں آنے کے بعد راستہ بند ہو گیا ہے یا ابھی تک کھلا ہوا ہے"...... کرنل سپنسر نے پوچھا۔

"اسی وقت بند ہو گیا تھا۔ میں راہداری میں ہی موجود تھا سر"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب مشن مکمل ہونے کے بعد تم سے بات ہو گی"...... دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون آف کر کے اسے واپس بیگ میں رکھ دیا۔

"اب اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا دو صفدر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"تم۔ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو"...... جیکوٹی نے تیز تیز لہجے

میں کہا۔

" میری تعریف بعد میں کر لینا پہلے یہ فیصلہ کرو کہ تم اندر کے بارے میں تفصیل بتا رہی ہو یا نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اب ضرور بتاؤں گی کیونکہ کرنل سپنسر نے میری موت کا پیپر کو حکم دے کر اپنا ہی نقصان کیا ہے۔ اب ضرور بتاؤں گی بلکہ تمہارے ساتھ عملی تعاون بھی کروں گی"...... جیکوٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی تفصیل بتانا شروع کر دی۔ عمران خاموش کھڑا سنتا رہا۔ پھر اس نے مختلف سوالات کر کے مزید معلومات حاصل کر لیں۔

" لیکن یہ وقت پانچ بج کر پانچ منٹ۔ اس کا کیا مطلب ہوا" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیونکہ پانچ بجے ساجورا جزیرے پر موجود واٹر میزائل فائر ہو گا"...... جیکوٹی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" ساجورا جزیرے پر۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے افسوس ہے عمران تمہارے ملک کی ایٹمی تنصیبات بہر حال تباہ ہو جائیں گی۔ اس بار اسرائیل اور ایکریمیا نے ایسی پلاننگ کی ہے کہ پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات کسی صورت بھی نہیں بچ سکتیں"...... جیکوٹی نے کہا۔



" تم پلاننگ بتاؤ۔ باقی رائے دینے کی کوشش مت کرو۔ جو کچھ ہونا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہونا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جیکوٹی نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

" اوہ۔ واقعی حیرت انگیز پلاننگ ہے۔ ویری بیڈ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور اس نے بیگ میں ہاتھ ڈال کر اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر تیزی سے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔ عمران کے ساتھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

" ایکسٹو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" جناب میں کارٹ جزیرے سے بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر جیکوٹی کی بتائی ہوئی پلاننگ دوہرا دی۔

" ویری بیڈ۔ جولیا اور صالحہ کہاں ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

" وہ تو سرے سے یہاں نظر ہی نہیں آئیں۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ نے انہیں کسی وجہ سے بھیجا ہی نہیں۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ بھی مشن پر گئی ہوئی ہیں۔ تم خود انہیں کال کرو اور ان سے پوچھو کہ وہ کیا کر رہی ہیں اور پھر مجھے دوبارہ کال کرنا۔ میں اس دوران ساجورا جزیرے کے سلسلے میں انتظامات کرتا ہوں"۔ ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک خصوصی فریکونسی بتا کر کال اوور کر دی اور عمران نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ یہ ٹرانسمیٹر انتہائی خصوصی ساخت کا تھا اس لئے عمران کو معلوم تھا کہ اس کی کال نہ کہیں کیچ ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی اور ٹرانسمیٹر پر سنی جا سکتی ہے۔ اس بار وہ اپنے ساتھ یہ خصوصی ٹرانسمیر لے آیا تھا۔

" یس۔ جولیا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

" تم اور صالحہ کہاں ہو۔ تم کارٹ جزیرے پر کہیں نظر نہیں آئیں۔ اوور"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں اور صالحہ ساجورا میں ہیں۔ اصل مشن یہاں مکمل کیا جا رہا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ اوور"...... عمران نے



حقیقتاً انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا آئیڈیا تھا کیونکہ جس انداز میں کارٹ میں معاملات اوپن کئے جا رہے تھے اس سے مجھے خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہاں اصل مشن نہیں ہے اور پھر یہاں سے ساجورا پہنچ کر معلوم ہو گیا کہ واقعی وہاں سب کچھ ڈمی بنایا گیا ہے۔ اصل مشن ساجورا میں مکمل ہو رہا ہے۔ اوور"۔ جولیا نے کہا۔

" یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں مشن کا وقت کیا مقرر ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کل صبح دس بجے۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

" تو پھر سن لو۔ یہ کل صبح دس بجے نہیں بلکہ اب پانچ بجے مکمل ہو گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوور"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ درست ہے۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ یہاں کارٹ میں مشن پانچ بج کر پانچ منٹ پر مکمل کیا جائے گا جبکہ ساجورا میں پانچ بجے ہو گا اور دونوں جگہ پر اب اصل مشن ہے۔ یہ سب ہمیں چکر دینے کے لئے کیا جا رہا تھا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے فریکونسی تبدیل کر کے کال دینا شروع کر دی۔

" ایکسٹو۔ اوور"...... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں سر"....... عمران نے کہا اور جولیا سے ہونے والی بات چیت دوہرانے کے بعد اوور کہہ کر بات ختم کر دی۔

" اوکے ۔ اب جولیا خود ہی سنبھال لے گی۔ اوور اینڈ آل"۔ چیف نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" صفدر اسے ہاف آف کر دو"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر اس طرح جیکوٹی پر جھپٹا جیسے عقاب چڑیا پر جھپٹتا ہے اور چند لمحوں بعد ہی جیکوٹی بے ہوش ہو چکی تھی اور صفدر نے اسے نیچے لٹا دیا اور پھر وہ پیچھے ہٹا ہی تھا کہ یکلخت راہداری تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھی۔ گولیاں فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی جیکوٹی کو چھلنی کر رہی تھیں۔ یہ فائرنگ تنویر نے کی تھی۔

" یہ ۔ یہ کیا کر دیا ہے"....... فائرنگ کی آواز پر عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔

" کچھ نہیں ہوتا۔ میں دشمن کو معاف کرنے کا قائل نہیں ہوں"۔ تنویر نے خشک لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ وقت ضائع نہ کریں۔ ہم نے مشن مکمل کرنا ہے"....... صفدر نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا جیکوٹی سے ملنے والے سرکٹ بریکر آن کر دیا۔





صالحہ گہری نیند سوئی ہوئی تھی جبکہ جولیا مکان کے بیرونی حصے میں ہاتھ میں گن پکڑے موجود تھی۔ انہوں نے رات اس مکان میں گزارنے کا فیصلہ کر لیا تھا جس میں انہیں لایا گیا تھا کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے یہی اس وقت سب سے محفوظ جگہ تھی۔ چونکہ انہیں معلوم تھا کہ مشن کل صبح دس بجے مکمل ہونا ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کے نیچے تہہ خانے میں انہیں ایسے راکٹ مل گئے تھے جن کی مدد سے آسانی سے کسی ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی کریش کیا جا سکتا تھا اس لئے انہوں نے بجائے وائٹ ہاؤس پر حملہ کرنے کے یہ منصوبہ بندی کی تھی کہ وہ راکٹ اور اس کے لانچر لے کر سوگانی گھاٹ کے قریب درختوں کے ایک ذخیرے میں چھپ کر بیٹھ جائیں گی اور پھر وہاں سے وہ اس ہیلی کاپٹر کو اس وقت آسانی سے فضا میں ہی کریش کر دیں گی جس وقت وہ آبدوز سے واٹر میزائل لے کر واپس وائٹ

ہاؤس جا رہا ہو گا اس لئے انہوں نے صبح منہ اندھیرے ہی یہاں سے اس ذخیرے میں پہنچنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ دن کے وقت ظاہر ہے وہ راکٹ لے کر کھلے عام وہاں نہ جا سکتی تھیں لیکن بہرحال چونکہ یہ جگہ اجنبی تھی اس لئے انہوں نے باری باری سونے اور پہرہ دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ پہلے جولیا سوتی رہی تھی اور صالحہ پہرہ دیتی رہی تھی۔ پھر رات کو بارہ بجے جولیا اٹھی اور اس نے صالحہ کو سونے کا کہہ کر خود گن لے کر باہر کی طرف آ گئی تھی اور صالحہ سو گئی تھی۔ جولیا باہر ایک راؤنڈ بھی لگا آئی تھی۔ یہ جگہ جزیرے کے شمال مشرقی کنارے کے قریب تھی اور وہاں ایک کٹاؤ کے اندر اس نے ایک لانچ بھی چیک کر لی تھی۔ چونکہ درختوں کا وہ ذخیرہ جہاں سے انہوں نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہٹ کرنے کا پلان بنایا تھا ساحل کے قریب تھا اس لئے جولیا نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ صبح منہ اندھیرے اس لانچ کے ذریعے ہی وہاں جائیں گی۔ اس طرح وہ راکٹ اور لانچر کو آسانی سے وہاں تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ اس وقت بھی جولیا بیٹھی اس پلان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کر سکیں تو پھر نہ صرف یہ مشن ناکام ہو جائے گا بلکہ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو بھی تباہ ہونے سے نہ بچایا جا سکے گا اور یہ ایسا نقصان تھا جس کی کسی صورت بھی تلافی نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے اس کے ذہن میں اس بارے میں شدید دباؤ تھا کیونکہ ایک لحاظ سے اس سارے مشن کا بوجھ اس کے سر آن پڑا تھا۔ اسے معلوم





تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کارٹ جزیرے میں مشن سپاٹ کو ڈھونڈ لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اسے تباہ بھی کر دیں لیکن چونکہ وہ سب کچھ ڈمی تھا اس لئے اگر وہ اسے تباہ بھی نہ کر سکے تب بھی اس سے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو کوئی خطرہ لاحق نہ تھا جبکہ اس کی اپنی ناکامی کا مطلب پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کی حقیقی تباہی تھا اس لئے اس کے ذہن اور اس کے اعصاب پر اس کا بے پناہ بوجھ تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ بیٹھی بار بار اپنے اس پلان پر ہی غور کر رہی تھی۔ پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک جولیا کے کان میں سرسراہٹ سی ہونے لگی تو وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے تیزی سے ہاتھ مار کر دائیں کان میں موجود ٹاپس کو اتار لیا۔ یہ ایک خصوصی ٹرانسمیٹر تھا جو چیف نے اسے خاص طور پر بھجوایا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شاید چیف کی کال ہے"...... جولیا نے کہا اور جلدی سے اس نے ٹاپس کے عقبی حصے میں موجود تار کو دبایا تو ہلکی سی کٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹاپس میں سے سیٹی کی ہلکی سی آواز نکلی۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"...... ٹاپس میں سے عمران کی آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"یس جولیا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم اور صالحہ کہاں ہو۔ تم کارٹ جزیرے پر تو کہیں نظر نہیں آئیں۔ اوور"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر فخریہ

مسکراہٹ رینگنے لگی اور پھر جب جولیا نے اسے اپنے خدشے اور ساجورا جزیرے پر مکمل ہونے والے مشن کے بارے میں بتایا تو عمران نے بے اختیار اس کی تعریف کی اور عمران کے منہ سے اپنی تعریف سن کر جولیا کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا جیسے اس نے واقعی کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔ لیکن جب عمران نے اسے بتایا کہ ساجورا اور کارٹ دونوں جگہوں پر اب اصل مشن مکمل کیا جائے گا اور ساجورا پر مشن کا وقت پانچ بجے اور کارٹ میں پانچ بج کر پانچ منٹ مقرر کیا گیا ہے تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے حیرت کا اظہار کیا لیکن عمران نے اسے حتمی لہجے میں بتایا کہ ایسا ہی ہو گا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تو جولیا کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ اس نے جلدی سے ٹاپس کو آف کر کے اسے جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر اٹھ کر وہ اندرونی حصے کی طرف دوڑ پڑی۔

" صالحہ۔ صالحہ اٹھو۔ جلدی کرو۔ مشن مکمل ہونے والا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ پونے چار بج گئے ہیں۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... جولیا نے کمرے کی دیوار پر موجود کلاک پر وقت دیکھ کر صالحہ کو جھنجھوڑ دیا تو صالحہ بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

" آؤ جلدی۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ آؤ"...... جولیا نے چیخ کر کہا اور واپس دوڑ پڑی۔ صالحہ بھی اٹھ کر اس کے پیچھے دوڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد جولیا کاندھے پر راکٹ اٹھائے اور صالحہ اس کا لانچر اٹھائے ساحل کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھیں اور چند لمحوں بعد لانچ





سمندر میں اپنی پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ صالحہ نے کئی بار جولیا سے پوچھنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے اسے خاموش رہنے کا کہہ دیا اور صالحہ خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد لانچ ساحل کے قریب درختوں کے ایک ذخیرے تک پہنچ گئی۔

" اب ذخیرے کے اندر راکٹ لانچر نصب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صبح پانچ بجے یہاں کوئی نہیں آسکتا۔ اس لئے ہم ساحل پر ہی اسے نصب کر دیتے ہیں۔ یہاں سے ہیلی کاپٹر کو زیادہ آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے لانچ کو ایک جگہ ہک کرتے ہوئے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے واقعی راکٹ لانچر وہاں ساحل کے قریب ہی نصب کر دیا۔ وہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

" سوگانی گھاٹ یہاں سے قریب ہے جولیا۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں سے کوئی آ جائے"...... صالحہ نے کہا۔

" جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راکٹ کو ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ راکٹ کو ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کے آپریشن کو چیک کرنا شروع کر دیا تاکہ عین موقع پر وہ دھوکہ نہ دے جائے جبکہ صالحہ نے گلے میں موجود نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگا لیا اور اس سے سمندر اور ساحل کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ نائٹ ٹیلی سکوپ انہیں اس ہیڈ کوارٹر سے ہی سے مل گئی تھیں۔ ان دونوں کی جیبوں میں مشین پسٹل بھی

موجود تھے۔

" سنو صالحہ۔ ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرتے ہی ہم نے اس لانچ میں بیٹھ کر فوراً یہاں سے فرار ہو کر کارٹ پہنچنا ہے جبکہ یہاں فوج نے گھیرا ڈال لینا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا فی الحال تم اپنی پوری توجہ مشن پر مبذول رکھو۔ ویسے مشن تو صبح دس بجے مکمل ہونا تھا یہ اچانک کیا ہو گیا۔ تم بتاتی کیوں نہیں"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے اسے عمران کی کال آنے اور پھر اس سے ہونے والی ساری بات بتا دی۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر عمران ہمیں کال نہ کرتا تو ہم تو صبح دس بجے کے انتظار میں رہ جاتیں۔ ویری بیڈ"۔ صالحہ نے کہا۔

" ہاں"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ہیلی کاپٹر"...... اچانک صالحہ نے چیخ کر کہا تو جولیا نے جلدی سے گلے میں موجود نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگا لیا۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا کیونکہ اس علاقے میں سورج تقریباً آٹھ بجے نکلتا تھا اس لئے یہاں ہر طرف رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

" ہاں یہ واقعی وائٹ ہاؤس سے ہی اڑا ہے اور یہ ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہے"...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ان دونوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دور جانے کے بعد





ہیلی کاپٹر فضا میں ہی معلق ہو گیا۔

" فاصلہ چیک کر لیا ہے جولیا"...... صالحہ نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ بے فکر رہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی دے گا"...... جولیا نے کہا۔ ہیلی کاپٹر کافی دیر تک فضا میں معلق رہا۔ پھر اچانک اس کے نیچے سمندر میں ہلچل سی پیدا ہوئی اور تھوڑی دیر بعد ایک بڑی سی آبدوز سمندر کی سطح پر نمودار ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر نیچے اترا اور چند لمحوں بعد وہ آبدوز کے کھلے ہوئے حصے پر ٹک گیا۔ پھر وہاں سائے سے حرکت کرتے دکھائی دیتے رہے اور جولیا اور صالحہ خاموش بیٹھیں یہ سب کچھ دیکھتی رہیں۔ جولیا نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور راکٹ کی طرف آ گئی۔ اس نے اسے ایک بار پھر چیک کیا اور پھر اس کا اینگل ذرا سا مزید ایڈجسٹ کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ دعا کے سے انداز میں اٹھائے اور انتہائی خلوص سے اللہ تعالیٰ سے کامیابی کی دعا مانگنا شروع کر دی۔

" ہیلی کاپٹر اوپر اٹھ رہا ہے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے ہاتھ منہ پر پھیرے اور دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ ہیلی کاپٹر واپس بلندی کی طرف اٹھ رہا تھا۔ پھر اس نے دوربین اتار دی کیونکہ اب وہ اسے بغیر دوربین کے بھی نظر آنے لگ گیا تھا۔ جولیا نے ہونٹ بھینچے۔ ہیلی کاپٹر چند لمحے فضا میں معلق رہا۔ پھر اس کا رخ بدلا اور وہ تیزی سے واپس وائٹ ہاؤس کی طرف بڑھنے لگا۔

"جولیا"...... صالحہ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔
"میں دیکھ رہی ہوں۔ بے فکر رہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی دے گا۔ ہمارا مقصد نیک ہے"...... جولیا نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ دعا مانگنے کے بعد اس کی ساری پریشانی اور خوف جیسے بھاپ بن کر اڑ گئے تھے اور اس کا دل و ذہن دونوں جیسے سکون اور یقین سے بھر گئے تھے۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے واپس جا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ ساحل پر پہنچا جولیا نے اللہ کا نام لے کر راکٹ داغ دیا۔ دوسرے لمحے ہلکا سا دھماکہ ہوا اور پھر تیز گونج کی آواز سے راکٹ بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگا۔
"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو فاصلہ رہ جائے گا"...... صالحہ نے یکلخت بے چین سے لہجے میں کہا لیکن جولیا ہونٹ بھینچے خاموش رہی۔ اس نے سانس روکا ہوا تھا اور پھر راکٹ ٹھیک ہیلی کاپٹر سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر یکلخت جیسے بھڑکتے ہوئے شعلے میں لپٹا ہو اور پھر پلک جھپکنے میں اس کے پرزے ہوا میں بکھرتے چلے گئے۔
"خدایا تیرا شکر ہے۔ تو ہی مہربان ہے"...... جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور صالحہ بھی یکلخت اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا چہرہ بھی مسرت سے سرخ پڑ گیا تھا۔
"آؤ اب نکل چلیں۔ آؤ"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے اس



طرف کو دوڑ پڑی جہاں لانچ موجود تھی۔ صالحہ بھی اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی اور ان دونوں کے چہرے فتح و کامیابی سے اس طرح جگمگا رہے تھے جیسے چہروں پر تیز روشنی کا عکس پڑ رہا ہو۔

تنویر کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے جبکہ صفدر کے چہرے اور کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں انتہائی بے چینی اور اضطراب کی جھلکیاں نمایاں تھیں لیکن عمران ایک آرام کرسی پر پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے نیم دراز تھا لیکن اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ عمران کے ساتھی بار بار گھڑیاں دیکھ رہے تھے۔

" عمران صاحب۔ پلیز جولیا اور صالحہ سے رابطہ کریں۔ جیسے جیسے وقت قریب آتا جا رہا ہے ہماری حالت خراب ہوتی جا رہی ہے"۔ اچانک صفدر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" کمال ہے۔ ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے۔ بلیک سٹار کے مین سیکشن کے چیفس وائٹ اور جیکوٹی کے ساتھ ساتھ باقی افراد بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ مشن سپاٹ اور واٹر میزائل کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اس طرح اسرائیل اور ایکریمیا کا یہ مشن مکمل طور



پر ناکام ہو گیا ہے لیکن تم اس طرح بے چین ہو رہے ہو جیسے خدانخواستہ ہم بے بس ہو چکے ہیں اور دشمن اپنے خوفناک مشن میں کامیاب ہونے والا ہے"...... عمران نے اس طرح آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا۔

" میں اپنی بات نہیں کر رہا عمران صاحب۔ ساجورا جزیرے کی بات کر رہا ہوں۔ پانچ بجے وہاں واٹر میزائل فائر ہونا ہے اور پانچ بجنے میں دس منٹ باقی ہیں۔ اگر جولیا اور صالحہ اسے ناکام نہ کر سکیں تو پھر کیا ہو گا"...... صفدر نے اسی طرح بے چین لہجے میں کہا۔

" وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا اس لئے پریشانی کس بات کی ہے"...... عمران نے اس بار آنکھیں کھول کر سیدھا ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ جیسا دل گردہ ہم کہاں سے لائیں عمران صاحب۔ ہمارا تو یہ سوچ سوچ کر دل بیٹھا جا رہا ہے کہ اگر اسرائیل کا یہ مشن کامیاب ہو گیا تو کیا ہو گا"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے صفدر۔ کیا جولیا تم سے کم صلاحیتوں کی مالک ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ جولیا بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہے لیکن پھر بھی"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم تینوں کی حالت دیکھ کر تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ تم

نے آج تک جولیا کو سمجھا ہی نہیں۔ جولیا ہم سب سے زیادہ صلاحیتوں کی مالک ہے اور اسی لئے چیف نے اسے اپنی ڈپٹی چیف بنا رکھا ہے۔ تم دیکھنا کہ وہ کس طرح ساجورا میں اسرائیل اور ایکریمیا کے اس مشن کو ناکام بناتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ کام کرنے پر آ جائے تو پھر کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے میں مطمئن ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کاش۔ میں جولیا کے ساتھ ہوتا تو پھر دیکھتا کہ وہ لوگ کس طرح کامیاب ہوتے ہیں"...... اچانک تنویر نے کہا۔

"تو پھر میری حالت صفدر سے بھی زیادہ خراب ہوتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار صفدر بھی مسکرا دیا۔

"آپ جولیا کو کال تو کریں"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ضروری نہیں ہے کہ جس طرح ہم نے وقت سے پہلے مشن مکمل کر لیا ہے اسی طرح جولیا بھی وقت سے پہلے اسے مکمل کر سکے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس وقت مشن سپاٹ کے اندر ہو اس لئے اس وقت کال کرنا حماقت ہو گی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ سب سولاز تفریحی سپاٹ کے نیچے بنے ہوئے مشن سپاٹ میں جیکوٹی سے ملنے والے سرکٹ بریکر کی مدد سے آسانی سے داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اور چونکہ جیکوٹی سے انہیں اندر کی تمام تفصیل بھی معلوم ہو گئی تھی اور پھر ان کے پاس اسلحہ بھی تھا اس لئے انہیں وہاں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ انہوں





نے نہ صرف وہاں موجود تمام انجینئرز اور سائنس دانوں کو مشین گنوں کی فائرنگ سے ہلاک کر دیا تھا بلکہ تمام مشینری بھی مکمل طور پر تباہ کر دی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے واٹر میزائل کو اطمینان سے کھول کر اس کا آپریشنل حصہ جو چھوٹا سا تھا علیحدہ کر لیا تھا جبکہ باقی حصہ جس میں انتہائی خوفناک تباہ کن مواد بھرا ہوا تھا اس کے ساتھ اس نے وائرلیس چارجر بم نصب کر دیا تھا۔ چونکہ یہ سب کچھ رات کے آخری پہر میں اور خاموشی سے ہو گیا تھا اس لئے ان کے مشن میں کسی قسم کی کوئی مداخلت ہی نہ ہوئی تھی اور وہ کلب کے ایک دوسرے راستے سے بغیر کسی کی نظروں میں آئے باہر بھی آ گئے تھے۔ البتہ عمران نے واپسی پر وہ راستہ سرکٹ بریکر کی مدد سے دوبارہ سیلڈ کر دیا تھا تاکہ اسے کوئی کھول نہ سکے اور پھر وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے تھے لیکن اب انہیں ساجورا جزیرے پر مکمل ہونے والے مشن کی طرف سے فکر تھی کیونکہ انہیں جیکوٹی سے معلوم ہو گیا تھا کہ اس بار اسرائیل اور ایکریمیا نے انہیں چکر دینے کے لئے کارٹ اور ساجورا دونوں جزیروں پر بیک وقت مشن سپاٹ تیار کئے تھے اور دونوں جزیروں پر اصل واٹر میزائل ہی فائر ہونے تھے۔ کارٹ جزیرے پر اس کا وقت پانچ بج کر پانچ منٹ رکھا گیا تھا اور ساجورا جزیرے پر اس کا وقت پانچ بجے رکھا گیا تھا جبکہ وہ تقریباً ساڑھے چار بجے اپنا مشن مکمل کر کے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے تھے۔ یہاں پہنچ کر عمران تو کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر لیٹ گیا تھا

جبکہ باقی ساتھیوں کے دل و دماغ میں پانچ بجے کا وقت مسلسل دھماکے کر رہا تھا۔ گو انہیں معلوم تھا کہ عمران نے جولیا کو کال کر کے اسے بتا دیا تھا کہ وہاں کا وقت پانچ بجے کا ہے لیکن اس کے باوجود چونکہ انہیں وہاں کے سیٹ اپ کے بارے میں قطعاً کوئی علم نہ تھا اس لئے وہ پریشان تھے کہ جولیا اور صالحہ وہاں اسرائیلی مشن کو ناکام کرنے میں کامیاب بھی ہو سکیں گی یا نہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ اگر جولیا اور صالحہ ناکام رہیں اور وہ واٹر میزائل فائر ہو گیا تو پھر پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات بہرحال تباہ ہو جائیں گی اور پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کی تباہی نہ صرف پاکیشیا کی سلامتی کے لئے بھیانک خطرہ تھی بلکہ ان تنصیبات کی تباہی سے پھیلنے والی تابکاری بھی پورے ملک میں بھیانک موت بن کر چھا جائے گی اس لئے وہ تینوں ہی باوجود اپنے آپ کو تسلیاں دینے کے لاشعوری طور پر انتہائی بے چین اور مضطرب ہو رہے تھے لیکن عمران اس طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے سو فیصد یقین ہو کہ جولیا اپنے مشن میں کامیاب رہے گی۔

"عمران صاحب۔ پانچ بجنے میں پانچ منٹ رہ گئے ہیں"۔ اچانک صفدر نے کہا۔

"یہاں نماز کا وقت آٹھ بجے کے قریب ہوتا ہے البتہ تہجد پڑھنا چاہو تو دوسری بات ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا مطلب ہے کہ پانچ منٹ باقی رہ گئے ہیں"...... صفدر نے



کہا۔

"مجھے معلوم ہے صفدر۔ لیکن کیا یہاں بے چین ہونے سے تم جولیا کا مشن کامیاب کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا کرو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے کیا یہ ہماری صلاحیتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ نہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد سے ممکن ہوا ہے اور انشاء اللہ ساجورا جزیرے پر بھی اللہ تعالیٰ کی مدد جولیا اور صالحہ کے شامل حال رہے گی"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ آپ واقعی صاحب دل ہیں۔ اب مجھے واقعی اطمینان محسوس ہونے لگ گیا ہے"۔ صفدر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو لوگ اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ اور یقین رکھتے ہیں وہ ہر حال میں پرسکون رہتے ہیں اور سکون ایسی دولت ہے جو قسمت والوں کو ہی میسر آتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں صفدر۔ ہم واقعی اس طرح بے چین ہو رہے ہیں جیسے سب کچھ ہم ہی کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار تنویر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وقت آگے بڑھتا رہا اور وہ سب اس بار خاموش بیٹھے رہے۔ جب سوا پانچ ہو گئے تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے

لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں جناب۔ امید ہے آپ مع ایٹمی تنصیبات بخیریت ہوں گے۔ دیگر احوال آنکہ یہاں آپ کے لاڈلے ممبران آف سیکرٹ سروس مس جولیا اور مس صالحہ کی صلاحیتوں کی نسبت انتہائی بے چینی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ آپ نے صرف لیڈیز فرسٹ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے جولیا کو سیکرٹ سروس کا ڈپٹی چیف بنا دیا ہے حالانہ میں نے انہیں لاکھ سمجھایا ہے کہ ایسا نہیں ہے لیکن یہ مان ہی نہیں رہے"...... عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی۔

" الحمدللہ۔ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات محفوظ ہیں اور جولیا نے مجھے کال کر کے رپورٹ دے دی ہے کہ اس نے ہیلی کاپٹر کو راکٹ مار کر فضا میں ہی تباہ کر دیا جس کے ذریعے واٹر میزائل کو آبدوز سے اٹھا کر مشن سپاٹ پر لے جایا جا رہا تھا۔ اس طرح اس نے اسرائیل اور ایکریمیا کا یہ مشن بھی ناکام کر دیا ہے۔ البتہ اس نے یہ رپورٹ دی ہے کہ اگر تم اسے صحیح وقت نہ بتاتے تو شاید وہ اس مشن میں کامیاب نہ ہو سکتی۔ اب وہ کارٹ پہنچنے والی ہے۔ تم اسے کال کر کے



اپنا پتہ بتا دو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور تنویر اور صفدر دونوں کے چہروں پر بے اختیار حقیقی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بھی اطمینان کی چمک ابھر آئی تھی۔

" آپ نے کارٹ جزیرے پر مکمل ہونے والے مشن کے بارے میں تو کچھ پوچھا ہی نہیں حالانکہ ہم نے بڑی جان لڑائی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جولیا نے جب مجھے بتایا کہ تم نے اسے درست وقت کے بارے میں بتا دیا تھا تو اس کے بعد کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ رہی تھی۔ دوسری بات یہ کہ اگر تم اکیلے ہوتے تو شاید مجھے فکر ہوتی لیکن تمہارے ساتھ سیکرٹ سروس کے تین ممبران کی موجودگی میں مجھے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی"...... ایکسٹو نے جواب دیا تو عمران کا منہ ایسے بن گیا جیسے اس کے حلق میں کسی نے کونین کا پورا پیکٹ انڈیل دیا ہو لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو چکا تھا اور عمران نے اسی طرح بگڑے ہوئے منہ کے ساتھ رسیور جیسے ہی رکھا صفدر اور تنویر بے اختیار ہنس پڑے۔

" اب پتہ چلا اپنی اوقات کا"...... تنویر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ایکسٹو نے یہ بات کر کے اس کے دل کی حسرت پوری کر دی ہو۔

" کرائے کے سپاہی کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے"...... عمران نے

اداسی بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ بھی تو چیف کو تنگ کرتے ہیں۔ اگر چیف نے بدلہ چکا دیا ہے تو اس میں اتنا مایوس ہونے کی کیا ضرورت ہے "...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ جولیا نے اگر مشن سپاٹ سے باہر واٹر میزائل تباہ کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مشن سپاٹ تباہ نہیں ہوا اور کسی بھی وقت دوسرا واٹر میزائل وہاں پہنچا کر مشن مکمل کیا جا سکتا ہے "...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو اس کی بات سن کر صفدر اور تنویر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں جا کر مشن سپاٹ کو تباہ کرنا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

" لیکن ہم کب تک مشن سپاٹ تباہ کرتے رہیں گے۔ وہ اگر ایک دو ماہ خاموش ہو گئے اور اس کے بعد انہوں نے خاموشی سے مشن سپاٹ دوبارہ تیار کر کے واٹر میزائل فائر کر دیا تب"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو کیپٹن شکیل۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک مسئلہ ہے۔ اسرائیل یا ایکریمیا کے لئے ایسے مشن سپاٹ تیار کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ وہ تو ایک ہزار ایسے مشن سپاٹ تیار کرا سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اب فوری طور پر اور ہر





صورت میں وہ لیبارٹری یا فیکٹری تباہ کرنا ہو گی جس میں واٹر میزائل تیار کئے جا رہے ہیں "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ اب واقعی اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا لیکن عمران خاموش بیٹھا رہا۔

" آپ خاموش ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میری تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔ تم سیکرٹ سروس کے ممبر ہو جو چاہو سوچو اور جو چاہو کرو"...... عمران نے اسی طرح انتہائی اداسی بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کے بغیر تو سیکرٹ سروس ادھوری ہے عمران صاحب۔ آپ کی تعریف تو جولیا نے بھی چیف سے کی ہے کہ اگر آپ اسے صحیح وقت نہ بتاتے تو وہ مشن مکمل نہیں کر سکتی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جولیا نے تعریف کی ہے۔ اوہ واقعی۔ واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہ سہی لیکن سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کا شوہر نامدار ہونے کا سکوپ بن گیا ہے۔ واہ۔ پھر تو میں تم سب پر رعب جمایا کروں گا۔ کیوں"...... عمران نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" منہ دھو رکھو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے میں وضو کر سکتا ہوں۔ تم صرف منہ دھونے کا کہہ رہے ہو۔ کیوں صفدر"...... عمران نے اسی طرح مسرت بھرے لہجے میں

کہا۔

" تم جیسا ڈھیٹ شاید ہی دوبارہ پیدا ہو"....... تنویر نے بھی اس کی بات پر ہنستے ہوئے کہا۔

" ہو جائے گا۔ ہو جائے گا۔ بس صفدر خطبہ نکاح یاد کر لے"۔ عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" عمران صاحب۔ وہ آپ واٹر میزائل کا آپریشنل حصہ لے آئے تھے۔اس کا کیا فائدہ ہے"....... اچانک صفدر نے کہا۔

" میرا خیال تھا کہ اس سے ہمارے سائنس دان اس کا سسٹم سمجھ کر اس کا اینٹی تیار کر لیں گے۔ اس طرح لیبارٹری تباہ کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی لیکن اب کیپٹن شکیل کی بات سن کر میں سوچ رہا ہوں کہ جب تک اس پر ریسرچ ہو اور اس کا اینٹی تیار ہو تب تک بہرحال پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات خطرے میں رہیں گی اس لئے دونوں کام بیک وقت ہونے ضروری ہیں"....... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" عمران صاحب۔ آپ جولیا کو کال کر لیں اور اس کے ساتھ ہی وہ بم بھی ڈی چارج کر دیں جو آپ واٹر میزائل کے ساتھ نصب کر کے آئے تھے تاکہ یہ معاملات حتمی طور پر مکمل ہو جائیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" صفدر کی یاد داشت جب تک بہتر نہ ہو گی تب تک معاملات کیسے حتمی طور پر مکمل ہو سکتے ہیں۔ البتہ عارضی معاملات کے لئے



مجھے واقعی جولیا سے رابطہ کر لینا چاہئے۔ چلو حتمی نہ سہی عارضی سہی۔ کیوں تنویر"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد